

قاموس الرجال العظام

یعنی مکتوبات حضرت مولانا محمد قاسم رضا انصاری روضہ شریعت

اتوار النجف

از پروفیسر محمد ابراہیم شیر کوٹی

ناشرانہ قرآن میڈیو بازار لاہور

قاسم العلوم: فارسی مکتوبات

حجت الاسلام علامہ قاسم نانوتویؒ

انوار النجوم: اردو ترجمہ مکتوبات

مترجم: پروفیسر علامہ انوار الحسن شیرکوٹی

فاضل دارالعلوم دیوبند، تلمیذ رشید علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

قائم العلوم

مع اردو ترجمہ

انوار النجوم

حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب مدظلہ العالی
بانی دارالعلوم دیوبند کے قلمی ہیں۔ مقتدر علمی خطوط
جو معرفت و بانی اور کثیفات الہامی کا سرچشمہ اور
قدرت کا شاہکار ہیں۔ مع اردو ترجمہ و اضافی

1867
سورہ 21

مترجمہ
پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی
1397ھ بمطابق 1977ء

BOOK CENTRE
11, 12, 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100
Hassan Road, KARACHI, PUNJAB
Phone No. 65000

پبلشرز
ناشران قرآن لمیٹڈ - ۲۸ - اردو بازار لاہور
فون: ۶۸۵۸۱

تاریخی یادداشتیں

- | | |
|------------------|--|
| ۱۔ نام کتاب | قاسم العلوم |
| ۲۔ مصنف | فہمی کتب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مدظلہ العالی |
| ۳۔ نام ترجمہ | انوار النجوم |
| ۴۔ مترجم مکتوبات | پروفیسر محمد انوار الحسن شیعہ کوٹلی |
| ۵۔ ناشر | ناشران قرآن لاہور |
| ۶۔ کاتب | فتی احسان ونقی علم السیاح صاحب |
| ۷۔ تعداد | ایک ہزار |
| ۸۔ مال طباعت | ۱۳۹۴ھ و ۱۹۷۲ء |
| ۹۔ قیمت | |

مکتبہ

- ۱۔ ناشران قرآن لمیٹڈ، ۳۸۔ اردو بازار لاہور
- ۲۔ ڈاکٹر انصار الحسن ناظم مکتبہ انوار

انتساب

میں مکتوبات امام الشکلیین حضرت مولانا محمد قاسم
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند کے اس
 جرمہ کا جو مسیری کاوش نگار تھے وہاں غرضی و علمی کا نتیجہ
 ہے اپنے شیخ و استاد حضرت مولانا عمر انور شاہ
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
 کی طرح جس کا ہوں اور ان کی روش سے دعا کا طلبگار
 ہوں۔

محمد انور الحسن بریلوی

فہرست مضافین قاسم العلوم مکتوبات مولانا محمد قاسم صاحب دہلی

ردیف	موضوعات	شماره	موضوعات	شماره	ردیف	موضوعات	شماره
۱	تاریخ نظامی ایران	۱	تاریخ نظامی ایران	۱	۱۱	تاریخ نظامی ایران	۱۱
۲	تاریخ نظامی ایران	۲	تاریخ نظامی ایران	۲	۱۲	تاریخ نظامی ایران	۱۲
۳	تاریخ نظامی ایران	۳	تاریخ نظامی ایران	۳	۱۳	تاریخ نظامی ایران	۱۳
۴	تاریخ نظامی ایران	۴	تاریخ نظامی ایران	۴	۱۴	تاریخ نظامی ایران	۱۴
۵	تاریخ نظامی ایران	۵	تاریخ نظامی ایران	۵	۱۵	تاریخ نظامی ایران	۱۵
۶	تاریخ نظامی ایران	۶	تاریخ نظامی ایران	۶	۱۶	تاریخ نظامی ایران	۱۶
۷	تاریخ نظامی ایران	۷	تاریخ نظامی ایران	۷	۱۷	تاریخ نظامی ایران	۱۷
۸	تاریخ نظامی ایران	۸	تاریخ نظامی ایران	۸	۱۸	تاریخ نظامی ایران	۱۸
۹	تاریخ نظامی ایران	۹	تاریخ نظامی ایران	۹	۱۹	تاریخ نظامی ایران	۱۹
۱۰	تاریخ نظامی ایران	۱۰	تاریخ نظامی ایران	۱۰	۲۰	تاریخ نظامی ایران	۲۰

ردیف	موضوعات	صفحه	ردیف	موضوعات	صفحه	ردیف	موضوعات	صفحه	ردیف	موضوعات	صفحه
۱۲	مقدمه و تشریح کلیات	۱۲۲	۱۳	تاریخ و احوال	۱۲۳	۱۴	تاریخ و احوال	۱۲۴	۱۵	تاریخ و احوال	۱۲۵
۱۶	تاریخ و احوال	۱۲۶	۱۷	تاریخ و احوال	۱۲۷	۱۸	تاریخ و احوال	۱۲۸	۱۹	تاریخ و احوال	۱۲۹
۲۰	تاریخ و احوال	۱۳۰	۲۱	تاریخ و احوال	۱۳۱	۲۲	تاریخ و احوال	۱۳۲	۲۳	تاریخ و احوال	۱۳۳
۲۴	تاریخ و احوال	۱۳۴	۲۵	تاریخ و احوال	۱۳۵	۲۶	تاریخ و احوال	۱۳۶	۲۷	تاریخ و احوال	۱۳۷
۲۸	تاریخ و احوال	۱۳۸	۲۹	تاریخ و احوال	۱۳۹	۳۰	تاریخ و احوال	۱۴۰	۳۱	تاریخ و احوال	۱۴۱
۳۲	تاریخ و احوال	۱۴۲	۳۳	تاریخ و احوال	۱۴۳	۳۴	تاریخ و احوال	۱۴۴	۳۵	تاریخ و احوال	۱۴۵
۳۶	تاریخ و احوال	۱۴۶	۳۷	تاریخ و احوال	۱۴۷	۳۸	تاریخ و احوال	۱۴۸	۳۹	تاریخ و احوال	۱۴۹
۴۰	تاریخ و احوال	۱۵۰	۴۱	تاریخ و احوال	۱۵۱	۴۲	تاریخ و احوال	۱۵۲	۴۳	تاریخ و احوال	۱۵۳
۴۴	تاریخ و احوال	۱۵۴	۴۵	تاریخ و احوال	۱۵۵	۴۶	تاریخ و احوال	۱۵۶	۴۷	تاریخ و احوال	۱۵۷
۴۸	تاریخ و احوال	۱۵۸	۴۹	تاریخ و احوال	۱۵۹	۵۰	تاریخ و احوال	۱۶۰	۵۱	تاریخ و احوال	۱۶۱
۵۲	تاریخ و احوال	۱۶۲	۵۳	تاریخ و احوال	۱۶۳	۵۴	تاریخ و احوال	۱۶۴	۵۵	تاریخ و احوال	۱۶۵
۵۶	تاریخ و احوال	۱۶۶	۵۷	تاریخ و احوال	۱۶۷	۵۸	تاریخ و احوال	۱۶۸	۵۹	تاریخ و احوال	۱۶۹
۶۰	تاریخ و احوال	۱۷۰	۶۱	تاریخ و احوال	۱۷۱	۶۲	تاریخ و احوال	۱۷۲	۶۳	تاریخ و احوال	۱۷۳
۶۴	تاریخ و احوال	۱۷۴	۶۵	تاریخ و احوال	۱۷۵	۶۶	تاریخ و احوال	۱۷۶	۶۷	تاریخ و احوال	۱۷۷
۶۸	تاریخ و احوال	۱۷۸	۶۹	تاریخ و احوال	۱۷۹	۷۰	تاریخ و احوال	۱۸۰	۷۱	تاریخ و احوال	۱۸۱
۷۲	تاریخ و احوال	۱۸۲	۷۳	تاریخ و احوال	۱۸۳	۷۴	تاریخ و احوال	۱۸۴	۷۵	تاریخ و احوال	۱۸۵
۷۶	تاریخ و احوال	۱۸۶	۷۷	تاریخ و احوال	۱۸۷	۷۸	تاریخ و احوال	۱۸۸	۷۹	تاریخ و احوال	۱۸۹
۸۰	تاریخ و احوال	۱۹۰	۸۱	تاریخ و احوال	۱۹۱	۸۲	تاریخ و احوال	۱۹۲	۸۳	تاریخ و احوال	۱۹۳
۸۴	تاریخ و احوال	۱۹۴	۸۵	تاریخ و احوال	۱۹۵	۸۶	تاریخ و احوال	۱۹۶	۸۷	تاریخ و احوال	۱۹۷
۸۸	تاریخ و احوال	۱۹۸	۸۹	تاریخ و احوال	۱۹۹	۹۰	تاریخ و احوال	۲۰۰	۹۱	تاریخ و احوال	۲۰۱
۹۲	تاریخ و احوال	۲۰۲	۹۳	تاریخ و احوال	۲۰۳	۹۴	تاریخ و احوال	۲۰۴	۹۵	تاریخ و احوال	۲۰۵
۹۶	تاریخ و احوال	۲۰۶	۹۷	تاریخ و احوال	۲۰۷	۹۸	تاریخ و احوال	۲۰۸	۹۹	تاریخ و احوال	۲۰۹
۱۰۰	تاریخ و احوال	۲۱۰	۱۰۱	تاریخ و احوال	۲۱۱	۱۰۲	تاریخ و احوال	۲۱۲	۱۰۳	تاریخ و احوال	۲۱۳
۱۰۴	تاریخ و احوال	۲۱۴	۱۰۵	تاریخ و احوال	۲۱۵	۱۰۶	تاریخ و احوال	۲۱۶	۱۰۷	تاریخ و احوال	۲۱۷
۱۰۸	تاریخ و احوال	۲۱۸	۱۰۹	تاریخ و احوال	۲۱۹	۱۱۰	تاریخ و احوال	۲۲۰	۱۱۱	تاریخ و احوال	۲۲۱
۱۱۲	تاریخ و احوال	۲۲۲	۱۱۳	تاریخ و احوال	۲۲۳	۱۱۴	تاریخ و احوال	۲۲۴	۱۱۵	تاریخ و احوال	۲۲۵
۱۱۶	تاریخ و احوال	۲۲۶	۱۱۷	تاریخ و احوال	۲۲۷	۱۱۸	تاریخ و احوال	۲۲۸	۱۱۹	تاریخ و احوال	۲۲۹
۱۲۰	تاریخ و احوال	۲۳۰	۱۲۱	تاریخ و احوال	۲۳۱	۱۲۲	تاریخ و احوال	۲۳۲	۱۲۳	تاریخ و احوال	۲۳۳
۱۲۴	تاریخ و احوال	۲۳۴	۱۲۵	تاریخ و احوال	۲۳۵	۱۲۶	تاریخ و احوال	۲۳۶	۱۲۷	تاریخ و احوال</	

[illegible]

[illegible]

سید الطائفة

محمد بن الفضل بن عبد الوهاب بن عبد البر

پیش لفظ
احوال و تاسمی

[illegible]

دینک سولک

242

عرض دعوت تفریق کی شجاعت یکسو میں آئی شہرت کی ملک ہے۔ گویا میری مدد میں قسمت نے شکر کیا کہ باوجود
کے آؤندہ پاک میں انصاف نہ ہوگی ایک دوست میرا ایک یہاں سے اس وقت کو روک کر اور دعوت اسلام کے لئے دوسرے
ہاں چلا دے گا۔ جب اس کی ہمتی کے لئے میرا انصاف سے مدد فرمائی ایک دوسری جگہ کو خوب بند ہو گیا۔
تپ کی روپ کے خلاف اس کی عقیدت کا نام اس حقیقت ہے کہ چکا کی اس کتاب میں اشیعہ مے مرند پاک ،
مفتیان مذہبی گستاخیوں کی شام سے روپ کا شہرہ کثرت ، عمریوں کی ، عیالوں کی ایک کام صوبی اور شہریوں
میں سوجا ہوا تھا۔ چاہے اس وقت کشمیر کی تہی ، تہی ، پندرہ سال ، دس سال کی ، لکھتہ ، دلی ، مظفر آباد ، اور تھوڑے عرصہ کے بعد
میں بہت بڑے مظہر کی میری ، دین ، توفیق سے تمام ملک کے مذہبی ، علمی ، سیاسی ، اور دیگر امور کے تھیں کہ اس کے علم کا دور دوری ہے

[illegible]

اعلامات | اسی بار اصرار کی عداوت پہ ایک جہاز انظر اندازے قیام کو حرم پر لگا گئے۔ وہیں کی یہ حلق پہنے باقی مرد، عورت، م
سما سب درخت حرم کی ہوا کی اپنے سینوں سے لگا گئے تھے۔ ان کی حالت کا ہم، دیکھ کر پیش کی گئی ہوئی نظر آتی تھی۔ یہ باب
خالی یہ وہ نظر لگتا تھا۔ وہ، پھر دیکھ کر کتب خانہ، یہ نور سے کی پیش کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی، ریش عشق و دوستی، وہ دیکھ کر کفر
نہ نہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی، دیکھ کر کتب خانہ، یہ نور سے کی پیش کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی، ریش عشق و دوستی، وہ دیکھ کر کفر
ہوئے۔ عشق و دوستی، یہ نور سے کی پیش کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی، ریش عشق و دوستی، وہ دیکھ کر کفر

[illegible]

اور یہ صورت مرقا تہ کو فرشتا صاحب در حضرت مرقا تہ صاحب در قاضی صاحب کے تیسری مرقا تہ صاحب صاحب
 بہرہ و اعظم مرقا تہ کو شیخ صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔
 صاحب غفرلہ مرقا تہ کو شیخ صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔
 اور شیخ غفرلہ صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔
 مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔
 مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔
 مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔
 مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ کو شیخ صاحب کا تہوی مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔ مرقا تہ صاحب صاحب غفرلہ کی ہے۔

وہ سب قصیدوں کے لئے ایک کتاب فرماتا جس پر قتل عام کیے گئے اور ان کو کھانا کھا کر بھڑک کر

کتابت کے آخر میں یہ ملاحظہ کے تمام حالات و وجوہات عبارت کی ہے۔ آج پرورشِ مہم و کامیابی کے لیے اس کو دورِ نیک و نیکو پرورش دینا چاہیے۔

دارالعلوم اکابر اہلسنت کی نظروں میں

دارالعلوم کا مقصد صرف علمی و تحقیقی نہیں ہے بلکہ تعلیمی و تربیتی بھی ہے۔ اس لیے اس میں علم و عمل کا جوہر ملتا ہے۔ اس میں علم و عمل کا جوہر ملتا ہے۔ اس میں علم و عمل کا جوہر ملتا ہے۔

قوله اذ انزلنا من السماء ماء فاجلينا به خشبهم لعلهم يرجعون.

عمر احمد نے مصر میں اگر اپنے اہل علم و دانش سے رابطہ قائم کر لیا۔

ماقرات جن فی الهند کہ اہل بیت مرویہ مسند سے
 دیویند (شیریں سنگھ)

[illegible]

اور ایت قہذ و عیسویہ انظار اولیٰ و ثانیہ ج
الطریق و انہی بہت علی التقری و التعلیم و احسن السنۃ
والحیاء عہد۔

اب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب درست ہے۔ البتہ اس کی بنیادوں کو مستحضر خیر کو یاد دلائے۔ جس کی طرف اس محضر پر شاہد ہے۔
خدا شاکر ہے۔

مستطاب

ہے وہی رہی مثالی دینیت

اور تھوڑے سے لپٹی ہوئی

اور یہ کہ انگریزوں نے اس سبب تجاویز کیا ہے۔

نیکو اہل روئے کی سے کسے زمین و درخت

تو بھلا کہ موت کو کون سے پردہ ہند

ہاں اگر اسے مستعد پر کوئی نہ ہو تو سرگرمیوں میں اسے جہت دینا چاہیے۔

ہم کہیں گے جو ہمیں نہیں خدا
اس میں تاہم یہ کہ تم کو کہہ سکا
حق کے ساتھ رکنا دیکھو جو اپنا بندہ
سب کے ملحق ہے اور خدا و رب کا شکر ادا

یہ تو ہم نے دارالعلوم کے مشرقی چار حضرات کہہ کر ہی پیش کیا تھا۔ اب دارالعلوم آراہی کے مولوی آغا ابوالکلام صاحب نے اپنی کتاب میں لکھ دیا ہے۔ اب دارالعلوم کے مولوی صاحب نے اس کے مشرقی حضرات میں سے حضرات کی گنت کی ہے۔

حضرت مولانا محمد تقی صاحب
کے بارے میں اکابر اہلسنت کا آثار

یہ معاملہ شیخ فرید الدین گشت و آفاق احمد صاحب لکھا ہے میں نے اپنی ایک کتاب میں غفلت و کوتاہی کا یہ سہارا لیا ہے۔
(مثنوی) لکھ کر ان کو غائب کرتے ہوئے قرآن پڑھا جو سوائت ادا ہو کر یہ غرض سامنے آگئے ہیں۔

بہارِ سحر کا رنگ پرکھنے والے ایک کادری میں اس سحر جیہاد کی جگہ ہے۔

صاحب دلیت حضرت مولانا فیض الدین صاحب فیض الاستیعاد حضرت مولانا عبدالحق صاحب کشت و بوری کے تلامذہ

تمہیں نے فرمائیت ہے، بار بار وہ تم کو غم کو کچا، وہ غم کو ایک خوش شوق قرب قابو مندوں کی طرح لگاتا ہے۔

Amphiprion

سروا منتقل ہر قسمی ماحاسب کی معاونت پر مبنی ہر جہت سے غیر ملکی۔

تو ان کے ساتھ صاحبِ امتیاز دل بستے : ”برہدیت فطرتی کو میں نے صاحبِ پیرا کے

سورج و ستاروں کے باہر سپریم نے قیام کیا ۔

سرا لیا تھا وہاں بس ڈیڑی بج گئی تھی۔ وہ جیت کر شہریت کرنا قسمت لکھی تھی۔

المعروف بـ

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب گرامر عربی اور عربی لغت کو ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱۵۷۱ء کو تمام سب حضرت علی کی عظمت اور علم کے متعلق تھے۔ (تاریخ اسلام ص ۱۵۷)

ہر روز غرضت پر کتابتیں تصنیف کے کتاب نامہ میں ہر روز کی کتاب "بدون اخلاص" کے نام سے

تیسری شہداء حسب ذیل ہیں جنہیں بہت دیر بعد حکومت نے گرفتار کیا اور قتل کیا ہے۔ اس میں سے بعض کا کوئی تعلق انیسویں

۴۔ چوبہا کی طرح ہونے کی خواہش ہے۔ جس کی گندی پانی سے نہایت کٹھن اور پختہ ہوتی ہے۔

میں نے اپنی ساری دولت کے ساتھ اسے بخش دیا۔ اس نے اسے اپنے گھر لے گیا۔

صورت پر جو شکوک تھے، ان سے بھی کھاتہ میں کتاب و کاغذ کی کتاب خرید کر دیا اور یہی حال رہا کہ صاحب نے اپنے شخصی

نہجی عالم غیب و شفا کا حکم و دستاویز ہے کہ اس کو نہ بغیر فیض الہی و اللطیف نہ ہی نیکو کار کے اس کو غیبی حیلہ

مولا خاں صاحب کتب خانہ کے تالیفات

1. *Engraving of the title page of the manuscript.*

روایتی اور صاحبِ سرِ مکتبہ کی طرف سے تمام علوم کے نصاب کی کتابیں لکھنے ہیں۔

[illegible]

همی مندا علی کتب فی غیب و بیان شاندار و گویا و پند و اندرز و بیست و یکم
است. - کتب بخیر.

مکتبہ اسلامیہ کراچی

کامیاب و برادران خود را به خدمت است، انچه می رسد از کسب و کار در آن روزگار که منتهای قنوت و تقوی باشد
و در آن روزگار است که بجزر و فزونی کمال و حدی شود که در آن

[illegible]

تو چه بدی و بدی منور که در گشت کند این دولت حیدر آبادی از سر به پای خود پیشین انکار دارم
دختره یار کاشمیر حسن پناه

مذاہب و سبکدوشی کے کتاب کو پیر و عزیزی۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

میں نے اذکارِ کثیرہ میں ہر صبح اور عشاء میں اذکارِ کثیرہ کی تلاوت کی اور پھر انہیں پڑھ کر دیکھا۔

فقطصل من هذا الكتاب ان قيام رمضان سنة
احد عشر ركعة بالوتر في جماعة فلعلم من
الله عليه وسلم ... وكونها عشرون
سنة الخلفاء الراشدين وقوله صلى الله عليه وسلم
عليكم بشان وسنة الخلفاء الراشدين.

شیخ ابی بکر نے مرثیہ خاندانِ حق فرمایا ہے اور حاصل کی ہے جس میں انہوں نے فرمایا:-

مکتوبات، مکتوبات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 زعمانی ولائی غیر علی اعدائی عشر کعبہ الخ

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہے۔

[illegible]

نورالاشرف میرزا محمد علی صاحب قلعہ شکار۔ اگر اگر انگریزوں کو ہم غلہ و مالکین میں نہ دیکھو، یہی حریف و دشمنان

است و در آنکه توفیق بر چنان است در پی بگر خدایت از باب کتب است و در آنکه شکر کار را بپند است

کبریا ستور و در زیادت دلاست و بدو ندم استرگه و او خیزد

ہر ایک میں نام لکھنے کے آگے کل کر ثبت کیا ہے کہ جس حکمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت ہی حضرت عمرؓ

اگرچہ تو اس کو نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ یہی حدیث فاش ہے تو اس کے جواب میں کہنے کے لئے ضروری ہے کہ

یہ پیشی دیا ہے۔ ہمارے یہاں مولانا صاحب نے جو شخصیت صحیح اسلامی میں دیکھی۔

حضرت امام غزالیؒ نے اپنے اس کتابچے کی ابتدا میں تو دلجو اور دلکش فقرات پر مدح و تحسین کی

ذہنیت کہتے تھے۔ ہمارے ابتدائی دوست اعلیٰ ترقی یافتہ ملک کی خبریں میں دوا کی کہ زبردست تجویز کے کو بیباکی میں کہنے

تھے عربین میں ان کی ریاست پر کفار نے حملے کیے تھے یہی کہ جامع مضمون ہے اس نے کیا کیا ہے۔

یہ مسرت و جلاست و شہت میں حال تھا کہ ایک ہی مقام پہنچے تھے جہاں کل عوام کا مجمع تھا۔ وہاں آپ بوقت کے ساتھ

کے ہی مغفوت میں پڑ چکے۔ طرزِ مصروفِ عام اسلام اپنے زمانے کے جملہ کرسٹو ہے کل کے

[illegible]

پاکستان میں تعلیم کا دور

[illegible]

درب علم کا دور

[illegible]

[illegible][illegible]

دست آنکری شاکی دیکھیں جو زبان پر کج صحبت بد مونس نے بچے کا کھینچ دیا تو کبھی مشتاقانے غے غفلت فرما کر گھر کو نہیں جھنڈے دے اور شوقِ حقیر کی محبت اختیار کر لی۔ پھر سچ کے کھانا کھائے گئے۔ انکو وہاں پرانی غلط کاری، مراد اور شہداء اور امام گاہی، مراد، تو کج صحبت عاصب، بکرم شوق، محمد و پوری، محمد و مراد، انکو نہ دیکھ کر کے جا چکا ہے گئے لیکن بے خود، انکو، ہادی، کوئی سلسلہ و خلقی عادی، علیٰ حق، مستند، بہرہ جرات، جہانگیر، مراد، بے اختیار سے صحبت ہوئے، مطلب کہ انکے بعد از انعام پر جن کے شوق، شعلہ میں آتش بڑی دھڑک دے گئے، آتش بڑی دھڑک دے، جو بچہ کچھ اور بچہ اور بچہ کے سب سے بڑے ایک کتبہ لکھا ہے میں پر آپ امام علی اور اس محنت سے ہے، غلط و صحیح، یہ ہیں
 آئین قیامی کو یہ مشہور نشان کرے

مکتوباتِ قاسم العلوم | ہم سے خبریں پہنچی ہوئی ہیں کہ ان مکتوبات کے پس منظر میں ان کے کلمات نے
چھپیوں کے نام نے اس وقت کے نابینا بچوں کو

حرف حقیقت
قاسم العلوم کا پس منظر
ایک تاریخی خاکہ

[illegible][illegible]

م

تصنيفات

تجربہ حاصل کیا کہ اگر مال داخل فرما دیا جائے تو اس سے بچت و بچاوت بھی ہو سکتی ہے۔

وہیں ہی رہا اور وہیں ہی اس کی زندگی ختم ہو گئی۔

ان کے اہل میں مشہور تھانہ اہل جامعہ نے جو ایک مغلزادہ تھے ان کے پاس سے اس میں ترقی ہوئی۔

”میں نے اپنی لائسنس دے دی ہے اور اب تک مندرجہ علیحدہ میں لکھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ بھی مندرجہ میں شامل

حضرت مولانا مولوی نے اس باب میں جو کچھ عقل و تحقیق سے فرمایا ہے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔

حقیقی طور پر، مذکورہ سے مطلب یہ نہیں ہوتا، جو تحقیق کے عمل کا سامنا کرتا ہے، اس کا نام ہے توکل پر ایمانی تعلق

بہارِ نیکو سب سے بڑا نیکو شخص کہتا ہے کہ میں ہر ایک سے خود کو بہت زیادہ نفی کرتا ہوں کہ میں ایک نیکو شخص ہوں

Chrysomelidae

میں نے یہ کھانا اخیل کیا مہلت سے واضح ہوتا ہے کہ اس کی تصحیح صورت اور ان کے مشابہت نے

نورانی ہے۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جسم جسم فانی ہے۔ فانی کا اصل معنی ہے کہ وہ فنا ہو جائے۔

پچھلے نکلے کے عمل و اسباب نے ایک مشترکہ پیکر بنایا جس کا مبادات و روی کے اعتبار سے

شعبه علوم

20th June

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

استیعاب العلوم

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

”جب رسولِ احمدؑ مبارک ہوئے تو ان کے انتقال پر کسی شک و شبہ کی ضرورت نہ تھی۔

[illegible]

باب کہ جس سے کہیں کریم نفسانیت لائے جس سے جس کی دفع آلودگی و شنی اور ان کے کام

لغات نامہ شریف ہے۔ دستِ محاسنِ قلمی قدس کے عزیزِ غائب اکابر میں لکھا اور چھاپ کر حالِ حاضر میں اردو کا

[illegible]

خوب خدای من بگویند و تقییم فرمائیں۔ جلالت و شش برآب، کلام و حس کیا چنانچه غلطی که مکتبہ فیضیہ

وہ ہے جو کہ ایک مسدود ہے اور اس کا نام قاضی العلوم تھا۔ یہ مسدود تہذیب اور اس کا اثر بھی

دستار ملای صاحب محمد کے عہد۔ ایک تریچہ پر کتب و نسخہ و دستاویزیں و کتابیں و سبب علی

کثرت میں بدل گیا ہے۔ اب جو کئی روپیہ ۱۰۰ روپے میں بدل گیا ہے اور صحت کی اور ایک طرح کی صورت

[illegible]

تاریخ: ۱۳۹۹/۰۵/۰۵

یہاں پہنچا جہاں پہلے درجے کے فزوں کی تہذیب تھی۔ دستِ یگر و سرِ سبز پر تکیا کا انداز۔ جو کھڑے ہو کر پہلے درجے کے فزوں کے کھانے کا سامن کر سکتے تھے۔

ایک اور اشتہار جو چوتھے نمبر کے آخر میں چھاپا ہوا ہے

اشتهار باسم العلوم

یہ سب جہان نے ایک قیمت کا نام ملو کہ عزت جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا ہے اور اس کی فکر قیمت
سب تفصیل کے لئے یہاں ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا ہے اور اس کی فکر قیمت
کریں کہ اب یہ ہر جہان کے لئے عزت ہے۔ ان کے لئے جو ہر جہان کے لئے عزت کے لئے ہے۔ ان کے
تفصیل کے لئے یہاں ہے

جلد اول	جلد دوم	جلد سوم	جلد چہارم
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

الشيء هو الذي هو في ذلك

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے۔

سید احمد علی

گروهی از ایشان در پیشگاه سید فرید و جواد خود که آن مردی پیشانی
نیازی، بزرگ، مسطح و کمرش پشته و تن او قد شاهانیه شد -
بالا نایک و جوانی مسطح کمر است، جود او نیز گشتن و شنبیل
است. بزرگ سر و تن و پوستی با نوری و درایت غیره
است. " (کام علوم کتب مردم فرید ۱۳۵۴)

کوحال بچے ہوں کہ آخر غصہ ہی ہو جائے اور غصہ کے زنجیر کے
شاخیں کواٹھکے کھانے میں کوئی تہ نہیں رہا اگر کوہ روست کے
اسباب بہت سے ہیں تو یہ تین بات سے لڑائی میں پہنچا ہے
باقی دہی بات کہ یہاں ہی اسباب ہیں جو کھانے اسباب ہیں تو یہ
بات سمجھو۔ مثلاً کہ ہے میں کیا ہوں کہ میں تم کے ہونے کی
خوشی کہ ہونے کی خوشی کہ بہت ہے۔

[illegible]

تشیب

در صورتی که اینها را در علم و ادب و تحقیق حقیقت کل



حکومتِ اُمید کے لیے یہ سب ضروری ہے۔

[illegible]

ایسا جو یہ قسم کے گاہیوں سے محروم ہو لے۔ ا۔ گ۔
 طبع کی حقیقت کے متعلق۔

میں نے اپنے

[illegible][illegible]

اب کی طبیعت کا حال کہتے ہیں کہ میرے بھائی پر غیور و فکیر

فصل اول میں برائے کمال

ہر عقل مستقل عقل الہیہ است کہ نسبت عقل گردانے
 بشیخ عقل گردانہ است کہ اس تصور کردہ و ادغام میں عقل
 مست عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 نیست کہ نسبت عقل گردانہ میں عقل گردانہ و عقل گردانہ
 میں عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ

ہر عقل مستقل عقل الہیہ است کہ نسبت عقل گردانے
 بشیخ عقل گردانہ است کہ اس تصور کردہ و ادغام میں عقل
 مست عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 نیست کہ نسبت عقل گردانہ میں عقل گردانہ و عقل گردانہ
 میں عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ

اس حدیث میں واقعہ یہی واقعہ ہے کہ عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ

عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ

عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ

عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ
 عقل گردانہ است کہ نسبت عقل گردانہ و عقل گردانہ

[illegible][illegible]

اور ان کو تمام حب اپنے تمام علم و فن کو مستحق کر دیا اور ان کو تمام حب و مستحق کر دیا۔
تمام علم و فن و مانت بہت ہی قابل ہیں مگر ہر شخص کو مل گیا یہی نہیں ہوتا۔ فی الواقع وہ حب کی سزا کو
والی محنت سے ثابت کرتے تھے تو اب علی علیہ السلام نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ حب کی سزا سے مستحق ہیں۔
اور تمام اہم باب کی تقریر سے بالکل محنت کے مطابق معلوم ہو جاتا ہے۔ اصل فلسفہ کو چاروں طرف سے ثابت کر دیا۔
مالی قضیہ سے لے کر تشریفات کرتے تھے تو یہ واضح ہے کہ اس کو علم و فن و مانت کے ساتھ ہی کر دیا۔
... .. اس کا ہم مشورہ ہیں مگر ان شخص کے اس طرح کی تقریر سے سوال فرماتے تھے کہ یہ سب کی کوئی بات ہے یا نہیں۔
کرتے تھے۔

”کہا کہ اس میں ایک باب دیکھو، میں نے اس میں دیکھا کہ ایک باب میں اس قدر لفظ چلی نکلے جتنے میں نے ایک کتاب کے لیے لکھے ہیں۔“ (مذہب غصہ، جلد دوم)

حضرت آقا محمد کے اس جگے نے کہ ہم اسلام ہی وہ امت ہے جس کی کوئی قوم نہیں ہے۔ ہمیں اس بار
 میں آیا ہے کہ حضرت آقا محمد کو قتل کرنا ایک بڑا گناہ ہے۔ قرآن اسلام نے یہ بات فرمائی ہے
 کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کی جگہ پر ایک مسجد بنائی جائے گی۔ (مترجم)

اور اگر صاحب کو اپنے مکان پر بحث کرنے کے لئے تھوڑی سی رقم (جو وہ اس کے پاس رہائش کے اخراجات کے لئے ہی رکھتا ہے) ملے تو اس کی بھلائی کے باعث اسے اجازت ہو کہ وہ اس حق علی الناس کو اپنے صاحب کو اپنے اخراجات پر منہ لگا کر دے اور مزید اس کے لئے کچھ بھی نہ لے۔

[illegible][illegible]

”اگر چہ کثرتِ کلام یا سہولتِ اسرار است میرزا“

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

تکرم و ملاہت میں گوشت کے مشق و لذت پر اس قدر توجہ نہیں فرماتے ہیں اور کہ سیدنی کاغذ دہلی نے
 لکھا کرتے ہیں یہ چہرہ دیکھنے میں کہ ان پر غریب کے مشق و خلص میں بھی وہ نے ان دولت و مہلت کرتی ہے۔
 بعض وقتے کہیں کہ گوشت کے مشق پر اس قدر توجہ ہے۔

مضمرات و لازمی و مستحقہ و باطلہ و عیوب است۔
وہ کی مشہور و محقق و مصدقہ کی خبر است۔

اگرچہ اس کا شریعہ اس کے لئے لکھتے ہیں۔
 کی مٹی پر لکھ کر دے جو خدایا ہستی کے واسطے
 خاص ہے جس پر سب کے لئے کائنات جو اس کی مٹی پر ہے
 کیا ہے۔ وہ جس کی چیزوں کی مٹی کی ذات خود و ملک
 ہو رہی ہے۔ جو کائنات و اشخاص پر ہے جس کی وجہ
 ہستی میں اس وجہ کی مٹی ہے۔ جو اس کی مٹی پر ہے
 وہ اس کی مٹی پر ہے کہ اس کی کائنات پر ہے۔ جو کائنات
 پر ہے کہ اس کی مٹی پر ہے۔ جو کائنات پر ہے۔

گاہیں جو چند ایک ہفتوں میں چکر لگاسی ہیں یا جس میں غلغلہ ہونے لگے
میں فاسد ہوتا ہے۔ عرصہ کی طویل و درمیانی چیزوں میں اس کا فائدہ
دور کی چیز ہے۔ اکی طویل مدت میں غلغلہ میں ہو سکتا ہے۔ اور جو خیالات
دائریہ میں فاسد کے منتہی۔ ان میں کاروبار میں دیر کی طویل چیزوں
دیر کی طویل چیزوں میں کاروبار میں دیر کی طویل چیزوں کے فائدہ کے کاسر کا اس
جانتا ہے۔
کے دور کا فائدہ ہے جس کا اس نے فی حد میں کیا اور جس نے اس کے
غلغلہ کا جو خیالات ہے کہ وہ بھی حق ہے اس کے خیالات کا۔ ہر ایک کے

بہارِ نیکو نشانی ہفتہ شمار ہر کسبِ عزیز پر است کسی
صداقتِ موصوفی را چنانچہ انوارِ شرفِ کسی در حقِ دیگران
نورِ سلامت . ان پرورِ نعمتِ نرا حکام کے ابا پر کی گئے
دقتِ دیکھتے اور فتنے ہی ہوا کالی صواب .

شرف سے کہ جاگتا ہے ہر چیز ہے کسی سے صداقت اور موصوفی کا پیش نظر
نکاح کسی سے ہر حق اور ہر کراہی کا قیودِ غریبی بننا . جن نعمتِ نرا کے باعث
کیا کہ حکام کو دوسرے کے حکام سے غنا و مکر و حدیث کے پانچ دینے
اور ہر چیز میں لکھتے ہیں کسی سے ہر کسبِ عزیز پر است کسی

تمام صورتِ کتب پر دم لٹا

کہ وہ ہم نے کی تھی کہ ہر سے ہی وہ کتب ہر کسبِ عزیز پر است کسی
بہارِ نیکو نشانی ہفتہ شمار ہر کسبِ عزیز پر است کسی
صداقتِ موصوفی را چنانچہ انوارِ شرفِ کسی در حقِ دیگران
نورِ سلامت . ان پرورِ نعمتِ نرا حکام کے ابا پر کی گئے
دقتِ دیکھتے اور فتنے ہی ہوا کالی صواب .

تمام صورتِ کتب پر دم لٹا

کہ وہ ہم نے کی تھی کہ ہر سے ہی وہ کتب ہر کسبِ عزیز پر است کسی
بہارِ نیکو نشانی ہفتہ شمار ہر کسبِ عزیز پر است کسی
صداقتِ موصوفی را چنانچہ انوارِ شرفِ کسی در حقِ دیگران
نورِ سلامت . ان پرورِ نعمتِ نرا حکام کے ابا پر کی گئے
دقتِ دیکھتے اور فتنے ہی ہوا کالی صواب .

تجربہ اسلام کی سیراجِ خیال

کہ وہ ہم نے کی تھی کہ ہر سے ہی وہ کتب ہر کسبِ عزیز پر است کسی
بہارِ نیکو نشانی ہفتہ شمار ہر کسبِ عزیز پر است کسی
صداقتِ موصوفی را چنانچہ انوارِ شرفِ کسی در حقِ دیگران
نورِ سلامت . ان پرورِ نعمتِ نرا حکام کے ابا پر کی گئے
دقتِ دیکھتے اور فتنے ہی ہوا کالی صواب .

تمام صورتِ کتب پر دم لٹا

کہ وہ ہم نے کی تھی کہ ہر سے ہی وہ کتب ہر کسبِ عزیز پر است کسی
بہارِ نیکو نشانی ہفتہ شمار ہر کسبِ عزیز پر است کسی
صداقتِ موصوفی را چنانچہ انوارِ شرفِ کسی در حقِ دیگران
نورِ سلامت . ان پرورِ نعمتِ نرا حکام کے ابا پر کی گئے
دقتِ دیکھتے اور فتنے ہی ہوا کالی صواب .

پانچواں خط

مسئلہ اولیٰ بظاہر حلال و حرام و حلال و حرام کے بارے میں ہے
ابنِ عربین نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا
اس مسئلہ کو چھوڑ دینا چاہیے

ابنِ عربین نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا
اس مسئلہ کو چھوڑ دینا چاہیے

مکتوبِ غم

ابنِ عربین نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا
اس مسئلہ کو چھوڑ دینا چاہیے

ابنِ عربین نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا
اس مسئلہ کو چھوڑ دینا چاہیے

ابنِ عربین نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا
اس مسئلہ کو چھوڑ دینا چاہیے

ابنِ عربین نے اس مسئلہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا
اس مسئلہ کو چھوڑ دینا چاہیے

باشد که ای خداوند هست کجایا از امر رسول و
 نمی شکند در دین و کلام او، اگر چه از پی ویران
 بشنید کجایا است و نه است و دیگران دست خود
 دست حضرت پیغمبر از پی می اندازد و کلام ای خداوند
 ای خداوند می کند از پی و در هر حال ای خداوند

[illegible]

سودا نامہ ہوا، خصوصاً یہ کہ اس استعداد کو یہ ہے کہ اس باغیروں اور غریبوں
میں انگریزوں کے لڑا پہلے ہی صورت اور منکر سے واقفیت ہو، غلوں و دوسرے
کوئی نہائی نہ کیوں ہو، چنانچہ یہ بات صحت ہے، ورنہ وہ لوگ اس کی
لوہ باغیروں حقیقت میں تو ان کے اس طریقہ کو اس کی استیجائی کا خیال، اس کے
کیونکہ کہ وہ ہونی میں اس طریقہ کو اس کی حقیقت کو اس کے ہونے میں، ۱۳۳۰ء
سال تک اس کے ہونے کے

[illegible]

لیکاتیر اکب بد کے شیخ عریہ۔ کاتب انہوں نے وفات فرما دی کہ ان کے لاکھ باب بن لکھا ہے۔ انہوں نے سب فیہ فیہ
 حقیقہ در یافتہ قلم۔

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب فرارشد فرمود کہ مکتب معیروں سے نہ پڑھاتے مگر ان کے پاس سے پڑھ لیا کرتے تھے۔ جس سے انھیں زبان کے ساتھ کہ چوتھا ہوا بیت کی عادت ہوئی۔

توفیق مرحوم

[illegible]

میں حضرت مخدوم کی تعظیم و احترام کے لیے یہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عظیم و بزرگ فوٹو خانوں میں
انہوں سے پیش کرتے ہیں اور وہی فوٹو گالری ان کے عزیزان کی طرف سے بھی کی گئی ہیں۔ حضرت مخدوم نے جو ان
جہان نور کا جو نام میں خود کا یہ ہے نہایت تفصیل سے یہ کتاب کشاں کشاں سے۔ جو ان کے یہ وہی جہان نور کا
واقفیت نہ وہ ان کا جو نام میں خود کا یہ ہے نہایت تفصیل سے یہ کتاب کشاں کشاں سے۔ جو ان کے یہ وہی جہان نور کا
جو ان کے یہ وہی جہان نور کا جو نام میں خود کا یہ ہے نہایت تفصیل سے یہ کتاب کشاں کشاں سے۔ جو ان کے یہ وہی جہان نور کا

[illegible]

حالات مترجم

میں نے اب اسرار کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔

آپاؤ اور اولاد ملنی
میں نے اب اسرار کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔

اب اسرار کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔

تعلیم
میں نے اب اسرار کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری عمر اب ۱۵ سال ہے۔ اب میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔

[illegible][illegible]

تو جگہ پر لکھو کہ اس وقت کے خطاب میں میں نے جو الفاظ استعمال کیے اس میں کچھ ایسا نہیں ہے جو
 کسی دوسری جگہ بھی ہو اور یہ فیصلہ خود ان کے ہاں ہے۔ جس کے لئے اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ فیصلہ صرف
 اس وقت کے لئے ہے اور یہ فیصلہ صرف اس وقت کے لئے ہے۔ ایک دفعہ یہ فیصلہ اس وقت کے لئے
 ہے اور اس وقت کے لئے ہے۔ اس وقت کے لئے ہے۔ اس وقت کے لئے ہے۔ اس وقت کے لئے ہے۔ اس وقت کے لئے ہے۔

[illegible]

بہتر وقت کے لیے تھا۔ عہدِ نیکوکانِ عرب تھا۔ حضرت علیؓ کو بھی یہی حال
 تھا۔ قشتہ کے ختم ہونے کے بعد کہ تم نے اس عہد میں رہا۔ وہاں تک
 پہنچا۔ یہ وقت اس کے ساتھ ہی گذر کر رہا تھا۔ یہی وہی ہے جس نے
 یہاں پر رہا۔ یہی وہی ہے جس نے یہاں پر رہا۔ یہی وہی ہے جس نے یہاں پر رہا۔

کیا ہے ایک کتاب پر شیخ تحریر کر دے، لیکن کوپن ہیڈن شیخ پر ہی غر حکم ہے، اس وقت کتاب نہ دے نہ لے، اس کو کوپن ہیڈن کہہ دیتا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

1997-1998

فداکارانہ جہادیت سے اشتغال پلے پلے ہو گیا۔ جب یہی بات قادی کی ذہانت جس سے مولوی محمد فاضل صاحب کو مریدانہ طور پر متاثر کیا تھا،

[illegible]
$$C_{P_{\text{max}}-P_{\text{min}}} = \frac{C_{P_{\text{max}}}}{C_{P_{\text{min}}}}$$

پیشوئے مسلم عالم عبدالحق صاحب کتب کے تلامذہ نے اس کتاب کو سب سے پہلے لکھا۔
کے تلامذہ کے تلامذہ کے تلامذہ۔

تعیین حقوق اربابان و رعیت برای که در اصل از اکثر زمین‌های خراجیست که امروزه متعلق به اربابان است.

مجلس

جب اس کی پہلی جہاز کی ریت لگی تو عقرب پر اس کی سرنگ سے پورے ستر سو پندرہ ہزار روپے کی رقم نکلی۔
 اس میں سے اڑھائی لاکھ روپے دولت مراد نامی ایک شخص کی گیت سے نکلی جو اس وقت اپنے آپ کو شہر دار کے لئے
 ایک ایک روپے کا قرضہ لے رہا تھا۔ اس کی گیت جس پر ایک روپہ کی گیت تھی اس سے پورے اسی لاکھ روپے کی رقم
 درآمد کی گئی۔ ایک لاکھ پندرہ سو روپے اس کے ایک اور گیت سے درآمد کیے گئے۔

فک کا پر مشعل

[illegible][illegible][illegible]

ہم کو تامل نے خود کے آئینہ میں اس کا عکس دکھائی ہے۔

وَمَا أَتَانَا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا بَيِّنَاتٌ مِمَّا كُنَّا نَحْكُمُ بِهِ وَأَنَّا لَمُؤْمِنُونَ

دیکھتے تھے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے اور نہ کسی شے سے ملنے دیتے تھے۔
 دیکھ کر میں پوچھا کہ ارشد میری کیا ہے۔ وہ فرمایا کہ

میں نے اپنی ذات کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 (میں نے) اپنے دل کے ساتھ اس شخص کو بھائی بنایا ہے۔

ارشاد ہے: میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 اور میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔

میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 (میں نے) اپنے دل کے ساتھ اس شخص کو بھائی بنایا ہے۔

میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 (میں نے) اپنے دل کے ساتھ اس شخص کو بھائی بنایا ہے۔

میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 (میں نے) اپنے دل کے ساتھ اس شخص کو بھائی بنایا ہے۔

میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 (میں نے) اپنے دل کے ساتھ اس شخص کو بھائی بنایا ہے۔

میں نے اپنے دل کو بھائی بنایا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے اور نہ کسی سے ملنے دیتا ہے۔
 (میں نے) اپنے دل کے ساتھ اس شخص کو بھائی بنایا ہے۔

لما طمعت ليس بالحق وانما اشهدت لها اني رويتها عن ما
كانت عن عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانما سكت عن غيري .

[illegible]

مکہ مکرمہ کی روایت سے جو حضرت چکراک کے بارے میں مکتوب سے نقل کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک عظیم الشان عالم تھے۔ ان کے بارے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ ان کے بارے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ ان کے بارے میں ایک اور روایت بھی ہے۔

فمن عاتقته كذا في الحجة فاعلم من انما ياب حشر
بما تسموا به من رسل الله عليه السلام وبعثوا
يو ميثاقا وطمعوا به من رسل الله عليه السلام
فقال الله اعلم بكم من رسل الله عليه السلام
وسلم يقول لا تؤمنوا به من رسل الله عليه السلام
ان محسن من هذه الامور قال ابو بكر واما الخوارج
امرنا بان نرسل رسل الله عليه السلام في الامم فاعلموا ان
فمن رسل الله عليه السلام وبعثوا من رسل الله عليه السلام

1997-1998

[illegible]

حضرت مولانا کا صاحبِ دین و اخلاق فیاضی کی اس سرمدیت پر عجیب و غریب حیرت و کھانسی نے اپنی طرف سے بھی ۱۱ سچے سچے دعا
ہر صوبہ نے حضرت مولانا کی صاحبِ مہمانی کے گوشوارہ فیاضی و عفو کے کوئی کوئی پاپوں کے کاغذ کو پار نہ کیا۔
بیکراہیم بنیادی کے کہ اعلیٰ انہوں نے اتر کر فرما لے تھے۔ یہ حضرت مولانا فیاضی کا حال کی گواہی ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا نے فرما
دیا کہ سچے کا دین و اخلاق کی اس سرمدیت پر عجیب و غریب حیرت و کھانسی نے اپنی طرف سے بھی ۱۱ سچے سچے دعا

فخرجت من القنصلية من تحتها ولا حرج
الحرم من ترك أسلحه ومخبره وحمل الأسلحة الغربية
منه إلى البيت في الشهر من قبل أن يمتنعها.

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

پس حضرت علامہ حضرت امیر کرامت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ میں نے اپنے دل سے لکھا ہے۔

مگر ان کے دوست کا جواب یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے ملک کے باپ سے یہ عرض کیا کہ اے باپ!

[illegible]

بہارِ اسلامی شریعت کی کتاب جو ہر مسلمان کی سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والی ہے، اس کی تفسیر اور تشریح کے لیے حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی نے یہ کتاب لکھی ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

ہر قسم کے مضامین، نکتے، تجزیے، صورت و حال، علم و غیرہ، تقریریں، قلمیاتی،

فل زانیت مکافاتاً لکائنات من ذلهم بوس حشر من ما فیہ ہے اس بات پر شائبہ کہ کون سا کجا فیہ و کائنات

در قسم ہے تھا۔ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا: (روایت شریفہ)

ایک لوگ ہمارا مال غنیمت حاصل کر لیا، اس نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ مال غنیمت ہے، اس لیے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آنا چاہیے۔

اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آنا چاہیے، اس لیے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آنا چاہیے۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

حضرت علیؓ نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

خلاصہ مضمون کتب قاسمی بنام سلوی مرقاضل در باب کلیت وغیرہ

مذکورہ مضمون کے بارے میں کتب میں کچھ کلیت کے لئے لکھا گیا ہے، اس لئے اسے اس کے لئے لکھا گیا ہے۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

یہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس مال غنیمت کو اپنے گھر میں رکھا اور اسے اپنے گھر میں رکھا۔

اکتاب درسی کے مدخل اور آخری باب کا کھسکا دیا اور وسط پر تہا ہے۔ ایک ہی طرح پر چھوٹا ایک خطا اور خطا کے لئے اور
جس کے کوئی کوئی کا کوئی اور خطا ہی جس واسطے کہ کوئی خطا ہی کا نام معلوم نہیں ہے اور خطا ہی کا کہ چنانچہ کوئی
آیت میں اس خطا ہی کا خطا ہی

جس طرح بات کے تحت چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے اس کتاب و سوانح میں وہ ایک گہرے دینی اثر ہیں چنانچہ
 اور اس کے انچوم ترانہ کے گھر سے نکلے اور اٹھ گئے تھے۔ اسی طرح سے چاہے جس کی اگر چند دینی میں وہ خود چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے
 جس میں جو چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے انچوم ترانہ کے گھر سے نکلے اور اٹھ گئے تھے۔ اسی طرح سے چاہے جس کی اگر چند دینی میں وہ خود چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے
 وہ چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے انچوم ترانہ کے گھر سے نکلے اور اٹھ گئے تھے۔ اسی طرح سے چاہے جس کی اگر چند دینی میں وہ خود چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے
 اور چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے انچوم ترانہ کے گھر سے نکلے اور اٹھ گئے تھے۔ اسی طرح سے چاہے جس کی اگر چند دینی میں وہ خود چاند و پہاڑ ہیں تو آپ کے

[illegible][illegible]

جدا پر یہ تصور ہی نہایت نیک کر شیت سے انصاف سے مصروف رہنا کہ اس وقت کہ اصل ہے تصور ہی نہایت محکمت
کہ شیت سے آپ کہ اصل ہے اور عاقلانہ طریقوں کا مضمون ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ ہی یہ تصور ہی نہایت محکمت
نیک کر شیت سے انصاف سے مصروف رہنا کہ اس وقت کہ اصل ہے تصور ہی نہایت محکمت

[illegible]

آفتاب کی روشنی کی طرح ہر انسان کو نور و صلاح و سعادت میں ہر طرف سے روشنی کی ضرورت ہے۔ انسان کو جس طرح نور کی ضرورت ہے اسی طرح انسان کو علم کی ضرورت ہے۔ انسان کو جس طرح نور کی ضرورت ہے اسی طرح انسان کو علم کی ضرورت ہے۔ انسان کو جس طرح نور کی ضرورت ہے اسی طرح انسان کو علم کی ضرورت ہے۔

— *John G. Thompson*

آنچه که مشهور است در این باب آنست که
 است و از این جهت که است و از این جهت
 و از این جهت که است و از این جهت

الحاصل ایک حقوق بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے
 عدلیہ میں جو عدلیہ میں حقوق بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے
 بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے نہ کہ ایک حق ہے
 گزشتہ دو سو سالوں سے بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے
 بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے نہ کہ ایک حق ہے
 بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے نہ کہ ایک حق ہے
 بنیادی حق ہے نہ کہ ایک حق ہے نہ کہ ایک حق ہے

تو در جبهه کیت است باز تو را که وقت و حال است
فلک را در گشت ایمنی از او بهر دست

الحقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا تعلق اس حدیث سے ہے

صحت و صبر سے ہم کو اس قدر ترقی کی ہے کہ اب اس لئے بڑے خطرہ میں نہیں لڑائی کے ہیں
اور نہ تو کھیت کی بکیت کا حقائق، اختلاف میں ہے اور نہ بڑا حقائق
اور نہ نہیں ہے۔ اب تو کھیت کی بکیت کے لئے اس کے بڑے خطرہ میں ہیں۔ وہ تو کھیت کے
بکیت کے لئے ہیں۔ وہ تو کھیت کے لئے ہیں۔ وہ تو کھیت کے لئے ہیں۔ وہ تو کھیت کے لئے ہیں۔

حدیث مرثیہ سے کیفیت کا شعر

انہی کے بعد ہم کو اگر اندیشہ نہ ہو کہ ان کے لئے جو دعوت فرشتہ جبری اور سرکاری کے ہیں وہ دعوت الہی کی کیا ہیں ؟ خلافت کے نزول شدہ اور طاقت مند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ دعوت الہی کی کیا ہے ؟ اس کا جواب ہم دیکھیں تو خود بخود ظاہر ہوتا ہے ۔

حکومت کے لئے ضروری ہو جائے گا۔

اس کا نام حضرت احمد (رحمہ اللہ) ہے۔ یہی وہ شخص تھا جس نے ان لوگوں کے دل میں
 یہ عقیدہ بکھرا دیا کہ مسیح بن داؤدؑ جو تم کے لیے بھیجا گیا ہے وہ نہیں مسیح بن داؤدؑ
 بلکہ ان کے لئے حضرت یسوع مسیحؑ کے ایک اور نام ہیں۔ یہی وہ شخص تھا جس نے
 ان کے دل میں یہ عقیدہ بکھرا دیا کہ

”اصل اللہ علیٰ اللہ ہے کہ اللہ کے
اس کے بتوں میں اس کے بتوں میں اس کے بتوں میں
اس کے بتوں میں اس کے بتوں میں اس کے بتوں میں

میں نے تو بعض ایسے لوگوں کے سامنے یہ مسئلہ پیش کرنے سے منع کیا ہے کہ جو
 ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس اس مسئلہ کے لئے کوئی حجت نہیں ہے۔
 اور نہ ہی ان کے پاس اس مسئلہ کے لئے کوئی حجت ہے۔ اور نہ ہی ان کے پاس اس مسئلہ کے لئے کوئی حجت ہے۔
 اور نہ ہی ان کے پاس اس مسئلہ کے لئے کوئی حجت ہے۔ اور نہ ہی ان کے پاس اس مسئلہ کے لئے کوئی حجت ہے۔

یہ ہے کہ ایک دوسرے کے لئے
یہ ہے کہ ایک دوسرے کے لئے

نہایت محنت سے لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب میری محنت کا ثمر ہے۔

”گولہ سے کبھی انسان مسموم ہوتا ہے کبھی نہ ہوتا ہے۔ اس کی انگوٹھوں کے بجائے ہے۔“

صوفیہ کے شیخ راجی جی نے ”مصلحہ صلاہ صلاہ“ نامی کتاب لکھی ہے جس میں انگوٹھوں کی گیتوں پر بیان ہے۔ جہاں تک
 انگریزوں اور مسلمانوں کی گیتوں پر بیان ہے۔ انگریزوں کی گیتوں پر بیان ہے۔ انگریزوں کی گیتوں پر بیان ہے۔
 یہ جہاں صوفیہ کے شیخ راجی جی نے ”مصلحہ صلاہ صلاہ“ نامی کتاب لکھی ہے جس میں انگوٹھوں کی گیتوں پر بیان ہے۔

قام العلوم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

ترجمہ، قاسم العلوم

حضرت ابوالقاسم صاحب دیوانہ مولوی غلام غفران

بعض خدو کے شے کے علم کی گردان فلسفہ کی ملکیت
میں کے جس میں ملکیت شہید احمد قاسم مولوی غفران کی
گئی۔ پھر گنجل میں لکھی کہ عبادت ہے، اقی ہوا۔

تہذیب
کریجی ہوا کہ عبادت میں غلام مولوی غفران کی ملکیت
میں کے جس میں ملکیت شہید احمد قاسم مولوی غفران کی
گئی۔ پھر گنجل میں لکھی کہ عبادت ہے، اقی ہوا۔

مکتوب اول بنام مولوی محمد قاسم

وہ جب ہندوستان میں تھا کہ وہاں ہندو ملکیت ملک کہہ
میں کے جس میں ملکیت شہید احمد قاسم مولوی غفران کی
گئی۔ پھر گنجل میں لکھی کہ عبادت ہے، اقی ہوا۔

تہذیب
کریجی ہوا کہ عبادت میں غلام مولوی غفران کی ملکیت
میں کے جس میں ملکیت شہید احمد قاسم مولوی غفران کی
گئی۔ پھر گنجل میں لکھی کہ عبادت ہے، اقی ہوا۔

میں کے جس میں ملکیت شہید احمد قاسم مولوی غفران کی
گئی۔ پھر گنجل میں لکھی کہ عبادت ہے، اقی ہوا۔

چونکہ آپ کا نام ہے چنانچہ اس کو میرا نام رکھا کرتے
 تھے اور میرے ساتھ لے کر گئے۔ چنانچہ میرا نام اب
 ہے۔ وہاں سے میری والدہ کو کھانا دیا گیا۔ وہاں سے
 تانہ لے کر گئے۔ وہاں سے میری والدہ کو کھانا دیا گیا۔
 وہاں سے میری والدہ کو کھانا دیا گیا۔

جوانی کی حسد باغِ خاک کی عدم ملکیت
اور شہرِ اقصیٰ پر اس ملکیت

چنانچہ یہ حکم دے کے اسباب بند ہو گئے اور اس
 پرانی کھجور کو بھیڑا، اپنے تپانے اور آتش کی لگائی
 نذرین لہو لہائی میں سوڑی ہوئی ہیں۔ اس پر یہ کہہ کر اس سے کوئی
 سودہ و سودا کار کو کہتے کہ اس میں آج ہے چاند تھیتے
 پتھر ہیں، نہ تپتے لہو میں یہی ہے چاند چاندی پر مشرق کی لک
 نذرین آج ہے آوارہ گار پتھر کی لک

اور جسے سے ملک ہوتا ہے میں
 اور جسوں کے اصول کے

[illegible]

مقامات جو اس خط میں درج کی گئی ہیں
بلکہ ان کے نام و نسب کے ساتھ

[illegible]

کتاب شش کفایه اصول
مسلمین بستیله و قبضه

۱۰۰ روز خلع سلاطین و بیعت با شاه جهان

تہذیب و تمدن کے لیے جو کچھ ضروری ہے اس کی طرف توجہ دینا چاہیے۔

The Bishop's Palace at Winchester

[illegible][illegible][illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

13. 1990-1991

Edward John Stephens Esq. of the Middle Temple

100

[illegible]

۴. روح انور تک یعنی الفصول حضرت علی است و تک
یعنی حاصل حضرت تک گزینی تر از خود که علی و احمد و ابوبکر
جانب خود و بجز خود که در زمانه ایشان گرد و محیط تک بوده اند

[illegible]

۴۔ مصر کے جنگل کے غریب لوگ، ان کی انت جہاد
 کے لیے جہاد کر رہے تھے۔ ان کی انت جہاد
 کے لیے ان کی انت جہاد کے لیے ان کی انت جہاد کے لیے

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

عقود ملک، خصوصاً انوار و غنیمت و مونس است چنانچه در عهد خلیفای دوم
در کشنده و این جا پیش از جنگ با مشعلیه می گرفتند.

کتاب کتاب کتاب بخت طاعت و بخت ناکامی
بخت ناکامی که در اول بخت ناکامی و بخت ناکامی

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

عبد القادر

مطلب خاتم النبیین
 بیشتر دھشت پاک شد و ملک باقی
 کی از اندھ عشق انبیین و در جاس
 و دوست انبیین آفاق پلشت پیوسته بین انبیین
 سخن گفت انبیین و رخسار پرستوئی اشک نازد روی شک
 خدیو و نورست دنیا نداشت و جانی و دل لایق داشت
 غنیست که ملک است و اس غلامی از دلا و ملک غلامی غنیست
 کی انبیین بین پیوسته و شکری بر من بود و ملک دانا است که
 فرمود و مسند و لیکن در شریک غلو و در جاس و دوست

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible]

محمد بن علی رضی اللہ عنہ وسلم
کے بعد کوئی نبی نہیں

اگر کسی شخص کی پیش گوئی مستحکم ہو تو اس کی سند و حدیث کو دیکھو
ست سے زائد ہونا چاہیے
انہی میں سے ان میں سے ایک اسباب مستحکم ثابت ہو کر
دیگر میں سے کسی ایک کو توفیق و کتاب مست و قرآن
از دیگر میں سے ایک کو توفیق و کتاب مست و قرآن
وہیت کی توفیق و کتاب مست و قرآن
پیش شدہ آدمی کی دیگر حدیث مست و قرآن
ہو جب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
قرآن مست و قرآن مست و قرآن
توفیق و کتاب مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن

محمد بن علی رضی اللہ عنہ وسلم
کے بعد کوئی نبی نہیں

اگر کسی شخص کی پیش گوئی مستحکم ہو تو اس کی سند و حدیث کو دیکھو
ست سے زائد ہونا چاہیے
انہی میں سے ان میں سے ایک اسباب مستحکم ثابت ہو کر
دیگر میں سے کسی ایک کو توفیق و کتاب مست و قرآن
از دیگر میں سے ایک کو توفیق و کتاب مست و قرآن
وہیت کی توفیق و کتاب مست و قرآن
پیش شدہ آدمی کی دیگر حدیث مست و قرآن
ہو جب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
قرآن مست و قرآن مست و قرآن
توفیق و کتاب مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن

ہمیں توفیق و کتاب مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن

ہمیں توفیق و کتاب مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن

اگر کسی شخص کی پیش گوئی مستحکم ہو تو اس کی سند و حدیث کو دیکھو
ست سے زائد ہونا چاہیے
انہی میں سے ان میں سے ایک اسباب مستحکم ثابت ہو کر
دیگر میں سے کسی ایک کو توفیق و کتاب مست و قرآن
از دیگر میں سے ایک کو توفیق و کتاب مست و قرآن
وہیت کی توفیق و کتاب مست و قرآن
پیش شدہ آدمی کی دیگر حدیث مست و قرآن
ہو جب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
قرآن مست و قرآن مست و قرآن
توفیق و کتاب مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن
کتاب مست و قرآن مست و قرآن

[illegible]

تقریباً ۱۰۰۰

[illegible][illegible]

اولیٰ بانفس میں اظہار کی تفسیر

[illegible][illegible]

تیسرے اصول کی وضاحت: ایسا نہ ہو کہ جو کہ عوام و سرکار مفصل میں ملتا ہے اس کی طرف سے اس کی وضاحت کی جائے گی۔

خود را که از حق تعالی بزرگوارتر باشد، پیدا و خلق باشد.
و این همه معنی غزالی است. بنا و مظهری ندارد که مخلوقی
آن را گفت که از تصور نمودن خود نیست. خلقت مطلق
مجرد و بی جهت است. چه مصلحت خود را، خلقت ذات خود را، خلق
عزیز تر از خود.

[illegible]

مگر وہی اگر خدا کو فریاد کرتے ہیں۔۔۔ انھوں نے
اور کھنجر دشمنی جو تو یہ سب اس ہی ہوسکتا ہے
فریاد ہی تھا جو رکعت کے ختم ہونے پر کہو
اپنے رسول سے اپنے سوال کی بات کو نہایت جبر
نہ وہ قریب ہے۔ یہی رسول کا خود ہی ذات کا کلمہ
فست کے کلمہ پر ہوتا۔

اس کی رو سے، جو کہ ان کے نواغز و غرض
 اور تفریح و تہیہ کے لیے تھے، وہاں قتلہ کیلئے جہاد کا
 نفاذ کیوں کر ہوا؟ لیکن یہاں کوہستان میں، جو صحابہ کرام
 ہی ان کو معلوم کرتے، ان سے نہ تو کوئی کہہ سکتے تھے کہ وہاں
 جہاد کیا ہے۔ یا اس کا بیغ ہے۔ یا کفار کے
 دین کے پیچھے، یا ان کا ایمان اس کے سر پر انحراف ہے
 یا ان کا ایمان اس کے پیچھے، یا ان کے ایمان کا
 اس کے پیچھے، یا ان کے ایمان کا۔ لیکن یہی وہ ہے جو
 رسول و انبیاء کی طرف سے، جو ان کے ایمان کو
 ان کا کہہ سکتے تھے کہ ان کے ایمان کا
 ان کو معلوم ہے، نہ کہ آپ کو یہ تھا کہ قریب ہو
 کہ ان کے ایمان کے پیچھے، یا ان کے ایمان کے
 ہو کہ ان کے ایمان کے پیچھے، یا ان کے ایمان کے
 ان کے ایمان کے پیچھے، یا ان کے ایمان کے
 ان کے ایمان کے پیچھے، یا ان کے ایمان کے
 ان کے ایمان کے پیچھے، یا ان کے ایمان کے

Handwritten note: The following are the names of the persons who have been named in the above report.

۱۔ حق تعالیٰ نے ان کی معرفت کے لئے ان کے دل میں نور پیدا کیا۔

[illegible]

0-2-27-16

وہی ہاتھ لگتا ہے۔ اور حضرت کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔
 اس صورت میں میری کوئی ہمت نہ پانے اور کے
 راتوں رات کا حق تم کو اور تمہارے اس بیگے کا حق
 بڑے کا حق۔ اور آپ بھی ہوں نہ کہ میرے
 انبار حضرت مسٹر دین دہلوی کے ساتھ میری تسبیح
 رکھتے ہیں۔ اس پر نظر کرتے ہوئے میرے خیال میں اس
 آنکھ کی خدمت کا کتاب اور گروہ کے اخلاقی حصہ کا
 وہ بھی ہوگا کتاب کے ساتھ نہیں ہیں۔ اور آپ ہے۔
 ختم فوت میرا اسطرح ۲ صوفی صفت کے گروہ کے
 درمیان رہتے ہیں اور آپ کا سلام ہے کہ وہ صرف
 نبوت میں کہات ہیں کہ ایک کمال ہے جیسا کہ ہوا
 دقت اور غصہ وغیرہ۔ اور صرف صوفیہ کے ساتھ
 ایک، انصاف اور اس کا عقل کے مرتبہ بغیر صورت
 موصوفہ کے ان میں پر نہیں ہوتا۔ اگر برکت آج
 خدا کے نفس ہوتے ہوتے ہیں۔ اگر نہیں
 ہیں نہیں آتی کیونکہ ہندو سچ دھرم میں ملے
 اس دھرم کے لئے ضروری نہیں کہ وہ دین و ملت کا
 ان سے حصہ حاصل کیا جس وقت کہ مسیح اور ہندو
 کے دھرم کے آپ کو ہندو ہوتے ہیں تو اس ہندو ہندو
 کوئی اور کے ساتھ آج ہے وہ ان سے دھرم کا حق
 جو ساتھ نہیں آتا دھرم نہیں ہے۔ اسی میں سچ

[illegible]

وہاں پہنچتے ہی انھوں نے دو قسم کی خدمت دیکھی۔ ایک قسم کی خدمت جس میں لوگ اپنے اپنے کام کر رہے تھے اور دوسری قسم کی خدمت جس میں لوگ اپنے اپنے کام کر رہے تھے اور دوسری قسم کی خدمت جس میں لوگ اپنے اپنے کام کر رہے تھے۔

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

[illegible]

از قیوم شد مگر ترقی قوت را میدانی که از لوازم
دولت اوشان است -

اور چنانکہ امکان و بنا فکرت روشنی کے لئے لازم نہیں ہے
نفس ہے ۔ سورج اور چاند بھی ہوں نہیں
دیکھتے دے انکی طرف نگاہ نہ رکھتے ہوں یا چاند اور
سورج اسحاق اور لوط میں پہچانیں ۔ غرض کہ وہاں
کندہ مروں کسے نہیں یا کسی اور وصف کا ہی اور صف
یہ واقع ہوا اور ان افعال کے کلچر کا وہ اور صف ان
افعال کے قائل میں تشریف نہیں ہے ۔

بب نسبت کائنات ہونا ہی وہ تصور ہی تصور ہے
اور یہ قسم کہ کلمہ جو بھی ہوتا ہی تصور پر موصوف کے
نوعان کا نتیجہ ہے تو یقیناً دوسرے انبیاء کی قوت
میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان
ہے ۔ قوت کمر ترقی قیوم کا نتیجہ ہے مگر ترقی
قوت کو تم جانستے ہو کہ ان کی ذرات کے لوازم ہی
کے ہیں ۔

ذہرا ہونے والے حادثی اصناف کے لوازم
ہے ۔ کیونکہ ہر قوت کے لئے اول قسم کی ضرورت
ہے اور دوسرے ہمت اور ادا سنہ کی ضرورت ہے
اور ان دونوں مستحق ہر ترقی قوت مدعوں کے

ذہرا عرض ملاحظہ ۔ ہر ترقی قوت اول ضرورت
علم است و ثانی ترقی قدرت ہمت وادارہ و ترقی قوت
ادارہ و صفت و لوازم ذاتیہ و ادراج است ۔ ترقی
ادراج دیگر دنیا ضعیفہ روح پر ترقی قوت ہی اسباب شیعہ

انہ قوت کے لئے علم کی ضرورت کامی آنا ہے ۔ ہر ایک بنیاد پر ترقی قوت و علم ہونا ہی ضرورت ہے ۔
اور یہی نہیں کہ کائنات ۔ الرحمن خلق الانسان علیٰ عرشہ العلیان ! اقرا اور بچاں لاکھ ہونے
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ علیہ وسلم اور اس طرح کہ بہت سی قوتیں ہے پھر ہر انہ قوت کے لئے علم
کی ضرورت کی طرف سے مستحق ہر ترقی قوت ہے ۔

کے پھر ان کے لئے علم کی ضرورت کے ساتھ دوسری چیز ہمت اور ادارہ ضروری ہے ۔ اور پھر ہی ہمت ذہنی قوت
فطریہ کہ ترقی قوت و ہمت و شمار ہونا اور تبلیغ میں ہے نہ کہ ترقی قوت کے لئے ہمت کی سخت ضرورت
ہے ۔ اسکی ترقی ہمت میں جسم و ادارہ کی قوت ہی ضروری ہے ۔ اسکی لئے بعض چیزوں کو اولو الامر
میں مل سکتی ہے ۔

[illegible]

فوق سراید حاکمیت و غیره ای، بیست و نه
 تن بوده و چهار است و سایر آنرا مسلم
 مسلک علی و سلم و اهل بیت و اهل بیت
 و اهل بیت است که در آفتاب و قمر
 و خورشید است که در آفتاب و قمر
 مستند و آفتاب که در آفتاب و قمر
 یعنی اینها نیز که در آفتاب و قمر
 یکطرف است و یکطرف است و
 میدان که او صاف و غیره ای که در
 از آن سر و زلف است و غیره ای که در

[illegible]

فرمان ہے کہ دوسرے تو زمین کی حالت کا
رواۃ و ہجر کے بادشاہ کی حکمت ہے دوسرے
سائین ہر دوسرے دنیا کے حق پر ہے کہ اور
صلوات و سلام کے واسطے ہی نسبت ہے کہ اگر
اور چھٹا خبر و دنیا میں ہے کہ اور دوسری ہے اور
آفتاب سے دیگے ہے کہ آفتاب اور دوسری ہے کہ
پہلے ہے یعنی دوسری ہے اور دوسری ہے کہ
ایک طرف اور دوسری ہے اور دوسری ہے کہ
معلوم ہے کہ اور دوسری ہے کہ اور دوسری ہے
مصرعات یعنی دوسری ہے کہ اور دوسری ہے

لیکن در نظر حقیقتہً قناس قعتہً نوج و اگرست
 آن جو این اقسام اوصاف ما انزل موصوف
 باوصاف چندارد - بناد حق را ملکات
 دیگر انبیا در کم عیلم معلوم و امتیان دانش
 و جم ملکات این امت در حالت ملکیت
 و بزرگان نیز در ملکات آنحضرت معلوم
 علیہ وسلم باشد .

این وقت سخن بنده بگریز و دلیل بودی
 آنحضرت معلوم علیہ السلام و تحقیق مقام وسیله
 و در حد اقلی است که در آن بر آئی موصوف جهان
 معلوم علیہ السلام و جم آنکه آیت ملکوتی آنست

بی . لیکن حقیقتہً که بسی غفلت نوری است که در
 دین کتب که در حقیقت قناس نوری است که در
 کرامت موصوف بنات کی ملکیت نیال کرتی ہے -
 اس بنا پر در صورت انبیا علیہم السلام و ان کی امتیاز
 کی ملکوتی بر این است که نوری کی ملکوتی بر این
 کی ملکیت کیست بی جم آنحضرت معلوم علیہ السلام
 کی ملکوتی بر این است که نوری کی ملکوتی بر این

اس وقت بنده بگریز و دلیل بودی
 و بنده بر مقام و در کتب و حکایتی که در
 در این حد اقلی است که در آن بر آئی موصوف جهان
 معلوم علیہ السلام و جم آنکه آیت ملکوتی آنست

ما نزل ملکوتی بی خبری و در کتب و حکایتی که در
 این حد اقلی است که در آن بر آئی موصوف جهان
 معلوم علیہ السلام و جم آنکه آیت ملکوتی آنست

لیکن در نظر حقیقتہً قناس قعتہً نوج و اگرست
 آن جو این اقسام اوصاف ما انزل موصوف
 باوصاف چندارد - بناد حق را ملکات
 دیگر انبیا در کم عیلم معلوم و امتیان دانش
 و جم ملکات این امت در حالت ملکیت
 و بزرگان نیز در ملکات آنحضرت معلوم
 علیہ وسلم باشد .

این وقت سخن بنده بگریز و دلیل بودی
 آنحضرت معلوم علیہ السلام و تحقیق مقام وسیله
 و در حد اقلی است که در آن بر آئی موصوف جهان
 معلوم علیہ السلام و جم آنکه آیت ملکوتی آنست

لیکن در نظر حقیقتہً قناس قعتہً نوج و اگرست
 آن جو این اقسام اوصاف ما انزل موصوف
 باوصاف چندارد - بناد حق را ملکات
 دیگر انبیا در کم عیلم معلوم و امتیان دانش
 و جم ملکات این امت در حالت ملکیت
 و بزرگان نیز در ملکات آنحضرت معلوم
 علیہ وسلم باشد .

این وقت سخن بنده بگریز و دلیل بودی
 آنحضرت معلوم علیہ السلام و تحقیق مقام وسیله
 و در حد اقلی است که در آن بر آئی موصوف جهان
 معلوم علیہ السلام و جم آنکه آیت ملکوتی آنست

۱- آنکه کلمات خداوندی بچین الوجود و بهر
 پنج باذات ادا حق خداوند ادا شود
 و اگر آن بدو بدو نیامده و در ذات
 محمدری معلوم شده و مسلم اگر چه هر کمال
 باشد که همه عطا و آن بی نیاز مصحح
 است. و در آنجا آنکه خداوند کریم را آن
 ملکات خود انعمی مطلوب نیست --
 به کلمات او تعالی از وی و ادبی و قدرتی
 و محبت و دانم و در حضرت نبوی صلی الله
 علیه و سلم حاجت ملکات خود نمایان نمی
 صلی الله علیه و سلم را با این همه تقدس از
 خود و از حق و جانشین پوشیده نیست --
 نظر به باقیه در این پرتوچ آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم چنانکه از دیگران در مراتب
 توفیق بود و اعنی آن که پاک صلی الله علیه و سلم
 صدق دیگر ادراج بود -- باقیه حضرت خاتم
 در مقام دیگران اند --

شاید نظر برچس و در مرتبه صفت گردانی
بقرآن و احزاب انما یقتلوا
برقش و شد و جان برآوردن ما خلف الا یقتلوا

درمیان نقد و عرفان بھی ایک شے کو خدا کے تھیلے کے
گہکات پر حشمتِ مطلقہ ہے اصل اس ذاتِ مبینہ
بچے لڑکے ہی کسی اور کے لڑکے والے لڑکے نہیں بن سکتے
اور کو اصل شے یہ مسلم کی ذات میں لڑکے توہم کہاں
ہوں گے وہ سب اس مطلق پے نیاز کے صدف کے چنے
ہیں۔ وہ شرافتِ یہ ہے کہ وہ اپنے گریہ کو اپنی صفا
چیزوں سے کوئی قطع مقصد نہیں ہے بلکہ اس کے تمام
گہکات جیشہ سے ہیں اور جیشہ رہی گے اور اس ہی
جیشہ قائم رہا ہے۔ وہ رہی گے۔ اور حضرت رسولِ شہ
علیہ وسلم ہی ملو کہ چیزوں کی رحمت خدا ہے۔ یہی اصل شہ
علیہ وسلم کا تمام پاکیزگی کے باوجود، کھنڈ ہے اور اس
نے تیر چہا نہیں ہے۔ اس بات پر فکر رکھتے ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات پر توجہ کے تھیلے
ہے جیسا کہ دوسری ہے جسے جیسا کہ میں میں صاف کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری، انہوں کی کہ
چاہیں خاکِ صبر کے اعتبار سے دوسرے کو کہہ
صفت میں شریک ہیں۔

شاید اپنی دوسرے قوموں پر غلبہ کی ایک جگہ
تجزیہ کے نہیں کہ میں تم جیسے بشر ہوں کہ کفر اور قرآن
کے خلاف کے متعلق افسوس نہ ہو کہ ایک جگہ نہیں ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

مَا هَذَا بَشَرًا فَنشأ عَلَيْهِ مَا هَذَا بَشَرًا فَنشأ عَلَيْهِ مَا هَذَا بَشَرًا فَنشأ عَلَيْهِ

نہو۔ ۱۔ اپنی خلوت خداوندی دہی مریجہ
 کہ باطنی سرگاہی نہایت - دہی مریجہ
 کہ ارتقا ملک کہ در وقت ضرورت
 در مرتبہ حقانی مقصود مست با قدر مرتبہ
 فوقانی ارتقا ملک بچہاں محنت مست کہ ارتقا
 ملک خداوندی - در غایت واکہ ارتقا
 این خدا جل جلالہ فی الارض میں خلیفہ خداوندی
 بچہ - برآ خالص داشت - عرض بیع شرا
 و بیع و میراث و وقف نبی صلا اللہ علیہ وسلم
 ہر درجہ مرتبہ باشد۔

پہلوی ہیکل صلیغ نقاب
سخن چہارم | ملک چند کہ مرتبہ
 فوقانی بست مرتبہ حقانی نیست - پنظہر مست
 کہ نور - رض چند کہ آفتاب آفتاب دلد باطن
 خداو - بچہاں ملک خدا و رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم را باید نہایت - انہی نہایت کہ
 خاتم را باہ کہ حقوق خاندان باقی تعلق داشت
 و تکیہ ارتقا مستحق احوال و نمود و

پہلوی ہیکل صلیغ نقاب
 کی خلوت سرگاہی دہی مریجہ کہ سرگاہی
 اور یہ حق ہے کہ حق میں حقیقت باطنی ہوتا ہے
 در مرتبہ حقانی نبی و با قدر ہیکل صلیغ نقاب
 مرتبہ فوقانی کے خلیفہ کے ملک کا خود جہاں ہوتا ہے
 یہ ملک جہاں کہ خداوندی کی حقیقت کا خلیفہ ہوتا ہے
 درجہ کی خلوت کو کہ درجہ میں زمین میں غلبہ ہوتا ہے
 کی آیت کے تحت سلاطین ہے کہ ہر درجہ ہوتا ہے
 غرض یہ ہے کہ کثیر و فروخت ہر درجہ ہوتا ہے
 سلاطین میں ہر درجہ ہوتا ہے کہ ہر درجہ ہوتا ہے

پہلوی ہیکل صلیغ نقاب
چوتھی بات | کہ کہ سرگاہی و نمود
 چند فوقانی سرگاہی ہے کہ حقانی سرگاہی ہے
 بچہاں ہر درجہ ہوتا ہے کہ حقانی سرگاہی ہے
 بچہاں ہر درجہ ہوتا ہے کہ حقانی سرگاہی ہے
 ہر درجہ ہوتا ہے کہ حقانی سرگاہی ہے
 ہر درجہ ہوتا ہے کہ حقانی سرگاہی ہے
 کہ حقیقت و اصل کہ وہاں کے حقوق ان امور کے

سے یعنی ان امور کے مقام میں کہ حقیقت کے لئے حقیقت سرگاہی نبی سرگاہی کے ہوتا
 قوی ہے کہ کہ خلوت دہی کے سرگاہی سرگاہی میں ملک ہوتا ہے کہ سرگاہی کے ہوتا
 حقیقت زائد قوی نہیں جیہ کہ سرگاہی کے سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی
 اگرچہ کہ سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی
 خوب ہوتا ہے کہ سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی
 کہ حقیقت اور حقیقت سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی
 سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی
 کا سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی سرگاہی

خدا ترسوں گفتہ کہ تمہا اذان راست دو گز
گفتند کہ صراط نیز شریک باید کرد
بہی طہار ارشاد شد
فَيَقُولُ مَا كَانَ عَلَيْنَا اَلْاِيمَانُ بِالْاَنۡفَالِ
بِذٰلِكَ وَالَّذِيۤ اَسۡوٰى -

و قرآن کریم سورہ انفال
نوحی از ہی ارشاد یافت کہ اصل تم کو
برای خداست و رسول و صلی اللہ علیہ وسلم
شہادتیں بردہ ہیں ہم تعین نیست - ہر
ارشاد خود ہیروانہ شد - ہمیں و در حدیث است
"اللہ ما اعطینا و لہ ما اعطی" -
ایک تفسیر میں ہے حدیث است صحت پیدا
ست کہ مظلوم خدا تعالیٰ امنی ملکات بنی
اکرم را ملکوت خدا تعالیٰ باید شہادت و شہادت
آجہا با خدا تعالیٰ نزدیکوں دانی باید شہادت
ورنہ باز ہی ارشاد فرمست - پر توبہ
و تسلیم صحبت بدکار معنی برہیں دلویت
انتساب است نہ غیر - بلکہ خود
و قرآن شریف
ارشاد است

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۤنَ اٰمَنُوا اَطِيعُوا
فِي الشَّعۡرِ وَاٰتِىَ تَحِيَّۃِ وَاَمَّا
فِيۤ اَنۡفُسِكُمۡ فَاُوۡخِظُوۡا بِمَا جَاءَکُمۡ
مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۚ

توبہ کرتے ہیں لیکن جب ان میں سے کسی کی نصیحت میں قبول
کا اختلاف ہو تو ہر چہ قبول نہت - عمل کر کے دین
نے کیا کریں سوال نیست تا صراحتی ہیں - اور دوسروں
نے کیا کریں جو حشمتا و حشمتی - تا صراحتی علم
ہے کہ اگر کسی کی نصیحت کے بارے میں شک ہے
بکہ کچھ کمال نیست اللہ اور رسول کہے -

دوسرے خیال پر وہ کہے
اس حکم کے مقصد یہ ہے کہ نصیحت قبول
اللہ و رسول کے عمل سے ہے جس میں اس نے توفیق و م
دے گا کوئی حق نہیں ہے - چنانچہ اگر کوئی شخص کہے کہ
خوف سے فرعون نے سر اٹھایا تو بڑے بڑے
حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے
اور جو دین و دینی کی ہے - نصیحتیں
سے کہ حدیث میں ہے صاحب شہادت کہ اگر کوئی
کی حکایت و پیرانی میں یا دم کی ملکوتیں کو خلیفہ
تعالیٰ کی ملکوت پر پناہ ہے اللہ کا خلق میں نہ
تلاش کے ساتھ رسول کی صحبت سے ہوا نہ
کہا ہے - و نہ ہی ارشاد فرمائی ہے کہ
ہائے کہ جو کہ صحبت نہ دلوں کی تعلق اور دوسری
تعلق کی دلوں کی بنا پر ہے نہ اور کسی پر - بلکہ خود
قرآن شریف میں ہے -

- اللہ و کتب خود سمجھنا اور جو بھی ہے
اور اگر تو خود کہہ جو کہ توبہ سے دلوں میں ہے
کوئی کہہ کہ تو کہے کہ ہے -
(سورہ بقرہ آخری آیت کا ترجمہ)

یہ مناسب اس وقت اپنی جگہ پر رہتا کہ وہ
تسلیم کرے۔ اگرچہ اس کے لئے جو کہ اس کو ملتا ہے
وہ تو خالص کی بات ہے جس کی وجہ سے جہاد کی طرف گرا
یا کہ اس کے خیال کی تبدیلی کے لئے کیا گیا ہے کہ اپنے آپ
کو امور الیہ الملک خیر کر کے خود کو باہر لے جائے
صرف کا تقدیر خیال کرتے تھے۔ اور اس پر ہے
کہ اس صورت میں اس کو دیکھنا یا دیکھنا ہی
بے ہوگی۔

پانچویں بات | یہ ہے کہ مومن کی عظمت
اسی خلافت پر مبنی ہونے کی وجہ سے طلال
ہے جس خلافت کے سب سے بہت کمال خود
نبی تبارک و تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو کہ اس
کی عظمت ایک اور تفصیل پر مبنی ہے اس
مناسب ہے کہ میں اور خاص قرعانی گذرے۔

جنم و انسان کی پیدائش کا مقصد انہی
بہا کی وجہ سے ہے اور انہی کی توحید کے لئے
یہ بہت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کا
پیدا کرنے سے اصلی فرض عبادت ہے جیسا کہ
انسانی کے پیدا کرنے سے اصلی فرض انہی چیز کا
ہونا ہوتا ہے۔ اور خدا اگر آپ اس بات پر
تجربہ سے لے پیدا کیا ہو کہ انہی میں سے بہت

اس مناسب وقت پہنچا تو ہوا۔ اور انہی
کہ انہی کے مطابق انسان کو اس
منہ پر ہے۔ اس وقت پہر دو خیال ہونا چاہئے
ہو۔ کہ خود را مالک امور تصور کرے
مستحق ہر جہاں ہی ہوا۔ اور انہی
ظاہر سے کہ انہی سے اس وقت
ایک دو برس اس ولایت کوام بود۔

سخن پنجم | انہی کے لئے امور
اور امور صلیہ مبنی پر ہے
خلافت صحت و فردا کمال و تنہا
آخر از میں ہونے سے علیہ وسلم
جو تو خیر انہی تفسیر و گزشتہ
میں ہے کہ قدری دیگر حکم ہوا۔

مقصد خلق میں و انسان انہی کے لئے
قَالَ اللَّهُ إِنِّي مَبْعُوثٌ فِيكُمْ بَرَاءً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ
کہ فرض اصلی انہی کے لئے آتش و آب شد
سورتن و چہ و توحید و سرور کی و آیت
و خلق فسکر ما فی الانام
جہنم ہوا و دلالت ہوا کہ فرض انہی
پیدا کر امور تبارک و تعالیٰ کی کرم سے

سے ہوا۔ اور انہی کے لئے ہوا۔ بَلِّغُوا مَا فِي الصُّرُوحِ وَ مَا فِي الْأَنْفُسِ
سے و مَا خَلَقْتُ لَكُمْ قُلُوبَكُمْ إِنِّي مَبْعُوثٌ فِيكُمْ بَرَاءً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ
تجربہ سے کہ انہی کے لئے ہوا۔ و ہوا سے ہوا۔ و ہوا سے

اندو ابرو است ایی قصه آفتاب باشد که
گویند اسب ببر سواری ست و گاه و گاه
ببر اسب از هر مانی که پدگی چسب خود
گفت که فرض را گاه و گاه چسب سوار است
و چسب نباشد اگر گاه و گاه خدمت اسب چسب
چسب - اینجا نیز چسب باید پرداخت که
حالی از این نیز برسد است - اگر باشد
فرق واسطه و عدم واسطه باشد - اندو ابرو
خلیفه خدا ما ضرورت است که اندو ابرو
به وجه دادن اموال فرض معلوم بود
چسب تا چسب خداوندی بیند که مالی خدا
و کسب نمی آید با ضرورتی باید که اندو ابرو
بستاند و دیگران چه باید کرد اگر خود بچسب
کافران دست یابند بچسب که اولیای
لا اله الا الله -

غرض چنانکہ ایسی کو بقاء سوادری
نیاید بار اسپان سوادری از کاف و عیاد
بگنجد - بچندان انسانی که کار عبادت
نگند کار عبادی بگنجد - بایلمو کازیب بوس
فوت غرض معلوم - شش و یک جانی
گردیدند چنانکه آفتاب مملوک انسانانند - کاف
نیز مملوک موشان توأمند شد - غرض اخذ
مال کفاد مینی برین نکته مست که دانستی
و میدانی که ایام داد و مستحق تحقق
بر حسب نوبتانی داد و - اعنی

اس بات پر حاکمات کہتا ہے کہ حوالہ کے چار کرنے
سے غرضی فرج خدا کی حاجت کو پورا کرنا ہے۔
اس صورت میں یہ قسم اس طرح ہر گاہ کہ ہمیں یہ گوارا
سوا کی کہے گئے ہے اور وہ اس اور ان خوشہ کے
گئے۔ جس شخص سے یہ سچ ہی کہہ کر گئے اس اور ان
سے غرضی فرج سوا ہی ہے۔ اور کہیں نہ ہو گئے اس
اور ان کے ذریعہ غرضی فرج سے گئے۔ یہاں یہ بھی
خیال رکھنا چاہئے کہ اگر یہ سچ ہی ہے تو یہ بھی
کے لئے ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف ۱۸۰۰ سے اس
ذریعہ کے ہے۔ اس صورت میں غرضی خدا کے لئے
غرضی ہے کہ اس کا فرق ہے مال سے ہے۔ کیونکہ
حوالہ دینے کی سبب سے غرضی تھی۔ جب حوالہ
کے نائب و کسب کے لئے کاغذی نام میں نہیں آتا ہے
تو غرضی غرضی ہے چاہئے کہ اس کاغذی سے لے کر
دوسروں کو دینے کا اگر کاغذی کی جگہ پر آتا ہو یا نہ
وہ بھی سے نہیں کہہ کر وہ تو کسب کاغذی کاغذی ہے
ان سے بھی زیادہ گوارا۔

فرض یہ کہ وہ گھوڑا اگر ساری کے کام میں نہ
آئے تو اس وقت کے حضور پہنچے۔ میں نے اس کی مدد نہ
کی۔ اگلے ہی روز وہ اسانی پر عبادت و کام کرنے
پر عبادت کیلئے وہاں ہی کام کرے۔ ان فرض کا
توکل حضور فرض، عبادت، کے ساتھ پیش کرتے
ہے۔ دوسرے جانوروں کی مانند ہی تھے جیسے وہ جانور
مخلوق نہ ہوگا۔ یہ دیکھ کر ہی کافر بھی مسلمان کے
ہوگا۔ یہاں میں تھے۔ فرض کا ذکر کہ اس کا معنی
اسی تھے پر ہم نے جیسے کہ ہے۔ میں نے یہ بھی بتایا
ہو کہ یہ بیاد و تامل تو ان کی ہے۔ حق رکھتے ہیں۔

[illegible]

استحقاق نیست از اول است و استحقاق
ثانی از ثانی است. چنانچه مغفورات مستجاباتی
در آیه القدر ذکر شده است و آیه ما آفأؤالہ
و آیت و اعفؤا انما غفیرت
برای ولایت دارد. و در مجلس جهانی است
که موجب تک قبض است و اینجا موجب
تغیض می شود.

فهم قول نیست که در صورت عدم ادا حقوق
در یکدیگر برگردانند باشند. صاحب حق را اگر کسی
باشد و او بده حقوق گناه محقق باشد و بدهان نباشد.

الاحسان ایک استحقاق و امانت ہے جس سے ملک
ہوتا ہے اور دوسرا استحقاق۔ البتہ نیک و بد عملی کے
بجول کر ایسے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلا استحقاق ملکیت کا
ہو جب سے مینہ فرود آوے غنیمت، اور دوسرا استحقاق ملکیت
ملک ہونے کا موجب ہوتا ہے۔ اور دوسرا استحقاق ملکیت
کو موجب نہیں کرنا چاہیے کہ آیت "وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الْأَرْضِ
كَأَمْوَالِكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا فَيُجَنَّبُ عَنْهُ
الْمَوْلَىٰ وَيُؤْتَىٰ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ بِضَلْعَيْنِ
وَتُؤْتَىٰ لَهُ شِرْكُهُمْ يَوْمَئِذٍ مُّجْتَمِعِينَ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ" اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ملکیت
کو دوسرا جب کہنے والی چیز دینی قبضہ ہے اور یہیں پر قبضہ
کے سبب دوسروں کو ضرر ہے

بل قسم کا حکم ہے کہ حقیقہاً ان کی صورت
جو کہ کسی کو گون پرمتے ہیں، خدا کا خلق نہ ہوگا
کہ ان کا نقش ہوتے ہوئے حقیقہاً ان کے وہی گون بن جائے

[illegible][illegible]

یاد - گرانمایا و بالوصف آقا حضرت الله تعالی
گفتند - و حکمرانی ایست که اول حق را شناسند
آنکه الله بخود و نه موقوف فریاد و داد باشد - چو
ای حق را ادانند حقوق الله برکامل ماند -
حقوق العباد - چنانچه تا بحین ذلکات و امیال
که حقوق الله بر روی خودی بماند - حقوق العباد
بر روی با حق خلق انسانی ای حق ذلکات و
حق امیال چه گفته باشند - و نیز اند
الحکم این است که ایست که نخواهد یکی از
مستحق مال مستحق ادانده شود یا بهیچ
تفاوتی حق بهیچ اند عیبه ادان ندارد
نی شود -

حال فکرات خود میدانی که در این نقش پر
 زده افکار و مباحث ضرورت و نفعی چه
 حقوق بگذرد و نشود - و چه یک و دو
 شریک گناه اتحاد حقوق باشند
 بدو دین استحقاق یک یک کسی چه خواهد کرد باکی
 نیست یکسانی در شریعت که همه ازین قسم
 است - بنابراین است منافات آنکه حق
 رسولی و حق اخوانی و حق اولاد و
 حق شریعی و حق بیانی و حق انسانی
 و حق مالکین و حق شریکین که با هم
 اولاد و بهر سبب و اولاد و مالکین
 اند و بهر طرف اولاد تمام دارد - مفهوم

[illegible]

نہیں نہ کہ ان کا حال معلوم ہی ہے کہ ہر مرتبہ
 مکتوبوں کو اس کا پہنچنا ضروری نہیں ہے وہ ان مکتوبوں سے
 ان کے شخصی ریکارڈ میں نہ ہو چکے گا۔ ہر قسم کے
 برے لوگ جن کی صورتوں کے لئے میں شریک ہوں گا۔
 بلکہ اس مکتوب میں اگر ایک آدمی کو بھی نہ کہ ایک
 تو ان مکتوبوں میں نہیں ہے۔ لیکن مال نے ان کے لئے
 ہو گا کہ اسی قسم میں ہے۔ چنانچہ آیت "وَمَنْ
 اَشْرَكَ اَفْعَدَّ لِلنَّارِ حَرِيصًا" کے تحت دلائل اور
 حقائق کے لئے اور دلائل کے لئے، اور دلائل کے
 لئے اور حقیقتوں کی مکتوبوں اور مکتوبوں کے لئے ہے۔
 جو کہ پہلی آیت ہے۔ یہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے
 دلائل و حقائق کو دیکھیں میں نہیں دے گا۔ اس کا

نہید پر شہت۔ و ہمین است کہ در آیہ انفال
 اَمْحَقَ قَوْلُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِي قَالَ لَوْ لَا شَاءَ اللَّهُ
 ہر ما ایمانی خود گفتہ و بجا گفتہ کہ
 فعل فاعل و مفعول و ذکر تخر فعل مرفوع و
 از او میسر شد۔ چیزی جدا ہوئے۔ پس شد
 کہ قبل تقسیم ملک عثمان خودہ شروع۔ انجلی
 صورت در بعد مآ اَوْفَتْ حُجَّتُہُ اِثْرَہُ
 قطع علی و یکن باشد و از فکرت اللہ یُسْقِطُ
 اِثْرَہُ اثبت ملک خودت مذکب حقانی۔
 در صفا میں آیہ غامیہ خواب شد۔ باقی اند
 مضمر یعنی و مسکن و جمع تعدادی ہوشی خود
 ظاہر است۔ یعنی سازش یا پند کہ از خواب
 و تبار و پادشای خود جدا افتادہ و اسباب موفق
 ہو فرام۔ باقی ہجوم مصارف و تجارتی اگر
 افلاس و مساوی باشد باز کہ باشد۔

کہ ایک حقانی کے مہریت میں سے نہیں لگے کہ نہ ہو
 و یہی وجہ ہے کہ آیت انفال میں میرے حسب است
 حکم کیجئے کہ انفال اللہ سے رسول کے فی میں تمام
 کا یہی حکمت سے فرمایا ہے اور پھر فرمایا ہے۔ کہ نہ
 خود ملک۔ تمام اور اگر انسانی قاکے کام کا تہ۔ اور
 خرید پر پائے۔ جدا کئے ہیں یہی کہ غنیمت سے جدا ہوئی
 حکمت خدا کی جانے۔ رسمیت میں جو اس انجلی
 دہریوں کی علی کے قطع و پسند کا فرض خدا ہوگا۔ اور
 لیکن اللہ یُسْقِطُ سے غنیمت پسند کی حیثیت سے
 حیت کا ثابت ہے۔ ملک حقانی کی وجہ سے۔ و یہی
 آیت کے ضعف میں درپوش ہے گا۔ باقی یہی نہیں ہو
 مسکنین کا مطلب آتی کی غلطی خود واضح ہے۔ یہی
 طرح سازش کی جی کہہ کہ دو چیزوں کا خدائی ہوں
 اور ظلم میں شریک ہوں تو سے جدا ہو گئے ہیں۔ و فرما کہ
 ماہر سپاہی ہو۔ یہی کی غرضت مصارف اور
 حقانی کے حسب اگر انوس میں وہ ذخیرہ ہوں نہ حسب
 جہت ہوں گے۔

حدیث مرفوع بحوالہ واقعی نزد
 اکثر محدثین قابل اعتبار نیست
 کی کہیم کہ حدیث مرفوع کہ حوالہ واقعی

واقعی کے حوالے سے حدیث مرفوع
 اکثر محدثین کے نزدیک قابل اعتبار نہیں
 سے مت۔ رخ ہو گئے تو ہم کہتے ہیں کہ مرفوع درج
 نے حدیث مرفوع کہ تخریج خود حدیث میر حسب حقانی
 ان مرفوع خود ما اقصیٰ من اقصیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 من انوارہ و افعالہ و تخریجہ و اسواء و افعالہ الیہ
 صحابی و تابعی و ائمہ میں جہت علی و اسواء و افعالہ صلی
 علیہ و آتھ علیہ وسلم نہ ہو کہ اس حدیث کی حدیث کہ
 خود اس کی حدیث میں یہی مسئلہ ہو۔ و تخریج

نے حدیث مرفوع کہ تخریج خود حدیث میر حسب حقانی
 ان مرفوع خود ما اقصیٰ من اقصیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 من انوارہ و افعالہ و تخریجہ و اسواء و افعالہ الیہ
 صحابی و تابعی و ائمہ میں جہت علی و اسواء و افعالہ صلی
 علیہ و آتھ علیہ وسلم نہ ہو کہ اس حدیث کی حدیث کہ
 خود اس کی حدیث میں یہی مسئلہ ہو۔ و تخریج

اشهره آن کرده اند و آن نزد اکثر مردم قابل
اعتدال نیست که جناب و صاحبین اوشان را خودشان
و اینک آفرین اوشان کرده اند و چنین جوهره
اوشان کرده اند تا بقصد حال جوهره مسدوم
نشود و چون گفت که این حدیث اوشان در

جس کی طرف وہ اقلیت کے علاوہ ہے آپ خدا کی طرف اشارہ کیا ہے اولہ کلکڑی میں شیخ کے نزدیک اعتبار کے قابل نہیں ہے کہ وہ شیخ نہ ہو کہ جو شیخ جو شیخ کو خدا کے لئے ہے۔ کہ جسے وہ شیخ نہ ہو کہ کوئی حقیقت سمجھا ہے انہوں نے بھی ان کے تمام دعووں کو قابل سمجھا

واقعی کے حالات اور ان کے متعلق مزید تحقیقات

یہ جہت قرآن مجید میں بھی ملتی ہے۔ یہی سچا سچا علم ہے۔

این بخار آنکه می کشد قوی بیرون در مذهب که کام از صبح افشاید لم تجز
درم بکشد و منبذ اولی او را پس بنظر او هر چه از آب که خنجر برده

[illegible][illegible]

وقد تصيب سلطان قواي
فمثل كرام من قواي ووقته و
سكنت من ذكري من دهاني واتخذ
وهواكل عذبا واشد اتعانا و
اقوى مرصه يد من الابلين ومن
جله ما قواي يد من الشافي بروعي
عنه وقد اسند البديهي من الشافي
اسند كذبه به

[illegible][illegible]

[illegible]

نہیں کہ جس کے تمام دلوں کا حال معلوم ہو جائے
 نہیں کہ جس کا کسی کی وحدت کجی ہو۔ یہی
 چھوٹا صیغہ ہے۔ "نہیہ" کے بہت ہی بڑے تین قول
 تہذیبی۔ اسی آج کے عالم آباد کی زندگی کے خلاف
 ضمیمہ ہے۔ "نہیہ" کے کسی کی وحدت کجی کی باری
 نہیں کہ جس کا کیشیت ہے۔ "نہیہ" کے بڑے تین قول
 حضرت عمرؓ کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے
 "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے
 "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے "نہیہ" کے

وذكر في كتاب في الزهد في مسلم
قوله عن مالك بن انس بن الحارث
قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه
من شئت من عظيم وسخطي هذا
في بشره ولو توطئه احدا غيري لود
قرا انك لا تظن اني قد مضى الي قدوم
فانتهز هذا ايضا لئلا اخطى الله عظيم
اسلمه عن ابيه فانه متفق
من هذا الحال ثم ياخذنا نحن
تجربا ثم يفر من الله متفق عليه

حکومتِ آصفیہ کے نائب میں نجدی جو مسلم سے
میں قبولِ امامیت نقل کر گئے۔ - - - - -
پھر عثمانی حکومت نے جو انیسویں صدی کے آخر میں
نے نجد کا اکثرہ قبائل ختم کر دیے۔ ان میں سب سے پہلے
اس نے کابل میں ایک خاص قوت پر استقامت کو
نہیں دیا ہے پھر خاتمِ انوار غفرلہ شریف
جس نے خاتمِ نبوت کو ختم کر دیا۔ - - - - -
اس بنا پر یہ اصول ہے کہ اصلِ نبوت کے بعد
کے لئے چھ گئے۔ - - - - -
اس میں سے حکام کی یاد ہو جائے کہ اصلِ نبوت کے بعد

[illegible][illegible]

مال کی جگہ خرچہ کریں۔ یہ حدیث نبوی اور مسلم
دونوں کی متفقہ روایت ہے۔

اس حدیث کی حدیث (اسی مضمون کی) بخاری
اور مسلم نے حذو کے لیے بیان کی ہے۔
خود سے روایت ہے۔ بخاری نے فرمایا
کہ نبی خیر و تقیہ کے سوال ان میں سے کھانے
نے کے طور پر لکھتے ہیں رسول کو دینے اور
ان دونوں میں سے کھانے کے لیے صلیب سے لکھتے
اور ان دونوں کو حرکت نہیں دی۔ پس مال خاص
طور پر رسول میں سے کھانے کے لیے مخصوص ہے
کہ اپنے مال میں سے کھانے کے لیے خرچہ کریں۔ پھر
مال خرچہ ہے، بیکے وہ تجارتوں اور کھانوں اور
جہتوں میں سے کھانے کی چیزیں۔ بخاری اور مسلم
کی متفقہ روایت ہے۔

ان دو حدیثوں سے تو ہماری فکر کھنکھان
کہ رسول عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان سوال
کی متعارف ملکیت کا وہیم دل میں جا رہا ہے۔
لیکن یہ لوگوں نے نہ گورہ حقیقت سے غافل نظر رکھا
ہے۔ بلکہ یقین ہے کہ انشاء اللہ اس وہیم میں ہرگز
گرفتار نہ ہوں گے۔ اور لفظ خاص یا خاصہ جو ان دو حدیثوں
میں خود کہنے سے پہلے اس وہیم کو پیدا کرنے
کے موجب ہیں اور اس مفہوم کے اولیٰ آثار کے جو کہ
دو طرفہ ہیں میں خود وہ وہیم کی تہہ کہتے ہیں اور
اس سے مل کر یہاں کریں گے۔

احمال کی تفصیل
احمال کی تفصیل اس جملہ تفسیر ہے کہ
آیت میں فقیر اللہ و اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ

و حدیث دیگر نیز از بخاری و مسلم
مطابقہ در جہاں باب آورده است۔

و عن عمر بن الخطاب قال كانت أموال
النبي الشريف مباحة لقائه الله عز وجل
بما لم يوجع نفسه من حليبه
بخليل فلما لم يوجع فكانت في منوال الله
صل الله عليه وسلم من حليبه
عن أبيه نفعه شجرة ثم
يخلص ما بين في الشراج و التكرار عذرة
في شجرة الله متفق عليه

نبی دو حدیث کی پرچیاں را وہم پاکت
معرورہ نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ
و سلم جہاں ہی آید مگر آنکہ ان دو حدیثوں
میں گورہ انشاء اللہ کہ ان دونوں
ہرگز گرفتار ہیں وہیم خواہند شد و لفظ خاصہ
یا خاصہ را گورہ دو حدیث قبل از ان دو حدیث
ہیں وہیم کی خود و بعد از ان دو حدیثوں
میں ہم را کہ ان دو حدیثوں میں وہیم
پر عمل و گورہ انشاء اللہ۔

تفصیل اجمال
تفصیل اجمال اس جملہ تفسیر ہے کہ
آیت میں فقیر اللہ و اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ

اس قسم کے مہول میں خدا کی شرکت اس شرکت سے زیادہ ہے جو بقید تمام مہول میں مہول اکمل سے تمہیں رکھ کر جو بھی جسے خداوندی کے نصیب میں الٰہ علیٰ غرہ مختلف واقع ہوا ہے۔

کچھ سوال کے تقصیر کے جانا چاہیے۔

۱۔ ایک نیا قیام خانہ

۲۔ دوسرا ایسا انبیاء علیہ السلام

۲۔ باقی مجھے دو سرے شراک کے نام پر
کوہ شریک کو اس کا حصہ دینا پڑے گا۔

اصول کا احاطہ کر کے جو شخصوں کی تقریریں صرف کیا گیا ہے۔ بلکہ جو شخص ایک میں نظر آوا مرتبہ شام میں نقل کرتے ہیں وہ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں نقل اور اضافی استحقاق پر بار ہوگا اور اصلی کتاب کو بجا آئی ہوگا۔

اگر وہ تیری رضا میں جھکتے کر دیے کہ
 ایک ایک ملک، ایک ایک قوم ملک کی بنیاد ہے
 تو چہ بختی ہی ہو کہ اس کی ہر چیز ہو، اس کا نام ہے کہ
 اسی جنت حق کے مہربان ہے، سب سے بہتر ہے
 کہ کہ اگر خدا کی اور مشعل نور و آتش سے نہ

ہو الی شرکت خداوندی فریاد از ان دست کر
در جہر احوال از بعض مقدمات دریافت۔
مگر در بعض حصہ خداوندی نظر اہل علم
مختلف افتاد۔

بجھتے ہیں جانب دفعہ کو ہیں مہا
 ہا پریشانی بعد فقیر کو آید۔

۱- کتب و مجلات

۴۔ دوم نجم سید الانبیاء کسلی علیہ

و سلم
۲- اے ستم خیز شریکانِ دوزخ! میرے

و جمعاً خداوندی در بنای کعبه و سایر
حرف باید کرد. مگر اگر نظر پاک بر عقل
مرتجع شمس دارند باقی تقسیم ذهنی نشوند. که
ذهنی صورت استحقاق فعل و انفعالی را برآورد
و مالک حقیقی را بر مالکان مجازی فضیلت
و رفعتی نداند.

نہایت سابقہ دور یعنی کہ ایک خوابہ
ملک ملک اصل جہانک ست و میدانی کہ در پیش
جہانک ست و میدانی کہ در پیش
نہایت سابقہ دور یعنی کہ ایک خوابہ
ملک ملک اصل جہانک ست و میدانی کہ در پیش
جہانک ست و میدانی کہ در پیش

نه بجز يك سر و پا
بنا سازي كه جفا آيد به خويش چو مرغ

تہ ذرا ہر قسم کی نسیب و دشمنی، امتداد و کدھ قسوں کو صحت و صلاحیت میں تفریق کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔

محل پہنچو ہرگز عرض عہد مست - چنانکہ دانستی -
باقی ڈگر کسی دریا و ہوس خواب گندہ - در تیرینہ
کعبہ صاحب ہم احتمالات دیگر موجود اند - نقد
انکسارت نصب و بکن ہر ماں جاہدست خداں
مکان جنت تو ماں ہر شہیدہ باشند - نظر بریا
مستحق امت چہرہ امانی خدا باشند -
نقد قبلہ ما بہی گل فرخ آلودند و کبر
نام خداوند آنگہ گفتہ شامہ دیگر ہر ماں خدا
دیند و ہوس طو - اندر سبط قبلہ شوال
ماہین قبلہ اولیٰ بنی العزیز بنی
بد معنی ہی بردند - بکن
لغو شوال بین نام متوسط کو برانند
برہن مست تو سہ نون صلی اللہ علیہ وسلم
ماہین خدا و جنگا نش ہر برزخیت کبریا
و تو سہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بطور کہ گفتہ ہم ہی بردہ اہمیت حضرت
برای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسو
داشتند - بکن از نقد رسول نیز اول
بہی معنی اشارہ باشند - زیرا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آنکے - فرستادہ و تقابل

برای جنوں کو اہل دنیا مہارت کی طرف سے چہرہ
تم میں ہے جو - ہائی اگر کئی شخص چاہدہ ہوس
محل خواب کہے تو خداوند کعبہ ہوس کی تفسیر
بہی عہدست کے علاوہ اند دوسرے امتہات ہوس
ہیں نقد جاہدست ہی چہرہ اس مکان جنت نشانی
ہیں مکان صاحب نے ہمیشہ ہر ماں ہوس نظر کھتے
ہوسہ صحت کے تحقیق نے ہوس کو خدا کی ملکیت
آوردہ اند نقد قبلہ کو اسی معنی پر محمول کیاہے
آندہ کے علاوہ اندہ کہ اس کے علاوہ ہوسہ کا
ہے ایک دوسرا کو کعبہ اس مطلوب کے لئے کہا
اور اسی طرح سے قبلہ اند اولیٰ بنی العزیز بنی
کعبہ ہیں قبلہ شوال کو خدا سے تحقیق نے
و معنی کے ہیں - ایک شے کو اللہ شوال کے اقام
ہے یعنی اس اقام سے جو اللہ شوال کے لغا پر
دوسری ہیں آیا ہے - خدا اند اس کے جنوں کے
دوسری ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ ہونا برانندہ
برزخیت کبریا معنی واسطہ کمال اور ہوس طرح پر
کہیں نہ آنحضرت کا واسطہ ہونا ہی کیا شے ہوس کہ
بکن کو خلیفہ اللہ کی حیثیت سے آنحضرت کا
انکے ملک ہونا تحقیق نے تسلیم کیا بکن خدا رسول

لے اگر کوئی نہایت غریب حیاتی میں رہے تو خدا کعبہ خداوند محل عہدست کے لئے اپنی خود کو محل خلیفہ رسول
ہوگا - مزہم
لے جو صاحب کو حق کے کعبہ کے واسطہ ہوسہ کو عہدست کے نہ ہونے تو حق ہی امتہات
ہوس ہوس ہوسہ - یا عہدست ہوسہ ہوسہ ہی خود خدا کے لئے ہوسہ کے واسطہ ہی بنائی لی تو - مزہم
لے چہرہ اندہ مستحق حق کو چہرہ ہوسہ ہوسہ کا کہ ہوسہ چہ - مزہم
لے ہوسہ کبریا تحقیق میں چہرہ ہوسہ ہوسہ ہی کو ہوسہ ہوسہ کے جنوں کے ہوسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑا
واسطہ ہونا ہی حل ہی - مزہم

نہا و ہفتہ شدہ ایچ و ایم ایم میگرواڈ -
 جو جلا ای لفظ ایزر و عرف کی دیکھ
 کی نیم - ویدلی کہ عا۔ ہفتہ ہفت
 وین کہ ہر وہ جانب سبھی داشتہ باش

شبهه و انزال آمل | و انبی تعریف آن مخلوق
باشد که باطنش از یک مشتق اصناف متجبر
این آیت : مشتق انصاف است بدست خلق
که باطنش بین هم مشتق انصاف اصل تحقیق
و انان باطنش فلو ضرورت - و وجه انصاف
این بطور نیست که با براد فضا فضا شده
پای سخن فرموده اند که مشتق خلق و بی محمول
خداوند نه که اول است تا کوئی چنانکه در انصاف
مبدع حوائج نامش را میزند ، اصل خلقی موقوف
ملوک باطن باشد و منافعی را تصدیق
کرده باشند - این با ملک اصل خدا تعالی
خود را داشته ، اصناف باقی را مصرف
منافع مقصود فرموده و این که این اصناف
مصرف منافع اند از مصرف اصل علی بن آدم
مشتق انصاف چنانکه در مستحقه فایز یافته باشند
بهمان در مستحقان نذاکه اسم یافته می شود - چنانکه
که مستحقان نذاکه بگوشت مشتق از کاف هم پس از
علاء ملک قدس تعالی میگردند - و چنانکه در جبریت

تھے۔ انقضیٰ فی اللہ وہ کھنجر ہوا دولت کرتا ہے اور ملک
اور راحت کا بخشنے جانتا ہے۔ کیونکہ اس ملک اور دولت کے
دورانِ خانہ سے کبھی ایک حکم نہیں آیا، انھوں نے اپنے
قبیلہ کو مسلم ہے کہ ہر قوم کو مسلم بھی ہے، دوسرے
دوسرے جانوروں کے کہ کوئی ممانعت، باقی مافیہ ہو۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

که در این لغت فیلثو تعبیر فرموده اند
غرض اگر این چنین گفته اند این لغت محض
بیگانه باشد - چه این اسم نتوان گفت که
اصناف معنیه اگر بجهت صفت بودن
موضوع یا شوند بجهت صفات علی الموصوف
باعتبار اسم باشد - و بجای جهت لغت فیلثو
را آورده اند بعد از این اصناف گفته اند
زیرا که این نامیکت طرا قیادی مخصوص این
علی نبود - پس چه ضرورت افتاد که در اینجا
باعتضاف ذکر این آمده اند - اگر حد نفس
ذکر فرموده بودند در فضیلت نیز همین حال
ذکر می فرمودند و اگر جو فی الاغفال
یلکم و الا شئلی چه چیز غرض بگوش
ساحس در مانیده اند باز ایاد این لغت
حد نفس بیگانه بود - و تنکله بر خاتم را ازین
خود گفته غنی که حد را ازین است خواندنی
او تعالی گوید - عده بری در مواضع
کثیره در شکست ذکر بشم مثلی و مثلی
و الا شئلی و الا شئلی و الا شئلی
خود مستحکم کرده بودند - این ابهام این
ذکر سوجه نتوان شد - معنی ظاهر یک
درج جاییه اشبه کرده اسم نیز انظار شد
برای هر که در این لغت نیز بعضی احادیث می
بسیار دیگر آورده اند و این معنی غایب
در انظار شد -

شماره پنجم - آحاداً و جمیعاً که خبر پیش ما

[illegible][illegible]

دیکھو کہ پہلو کی نشیمنہ از مقامہ نظر سروریت
 یا بدست دیم دتہ خود میدانی کہ ای الفاظ
 بیک و مخرج ہر دیکتہ نیستند۔ چہادہ ہیکہ
 پای عقل را شکستہ در پای دیم دتہ دتہ۔

ایں الفاظ باقتدار معانی معانیہ منطوق
 با انہی قلم مبتدا۔ عام اندہ عام را قبل
 دولت و افلاں تخصصہ ہر کمال خاص تہد اکوہ
 کارسانی ست کہ دیم را دتہ نظر نیستند۔ خود
 میدانی کہ خصوص و اختصاص ہر خصوص از دتہ
 اشتقاق عام ست و ہر دو قسم ارتباط دارد۔
 ہر دوں گفت کہ باکاتہ خصوص ہر قرار و
 مسلک و ہر مصلحت و مصلحت معلوم ست۔ انہی
 را دتہ حق و اشتقاق نیست۔ علی ہذا القیاس
 امثال فی خاص ہر اختلاف متعجب است۔
 مآ افاضہ آفندہ ست۔ انہی را دتہ
 حاجت فرید۔ چنانچہ خود مجرکہ گفتہ
 دولتہ العینہ العینہ و ہر کمال ہر کمال
 اشدادہ فرمودہ۔ انون تجسس نقصان ہر
 کہ۔ مگر اگر ہم دتہ ہر دتہ ای کار ہر
 ہر کہ ہر مصلحت ہر مصلحت ہر مصلحت
 تمام گفتہ باطنیان ہر کمال۔ ہر کمال
 تخصصات کہ ہم ہر دتہ مصلحتات گشتہ

حق نظر کہ دتہ دتہ دتہ کہ دتہ دتہ دتہ
 چہ تو دتہ سروریت نظر کی فعلی کہ بدست ہے الفاظ ہر
 دیم کہ بیک۔ دتہ۔ تہد ہر دتہ ہر دتہ
 کہ دتہ دتہ دتہ کہ دتہ دتہ دتہ۔
 کہ ہر دتہ دتہ کہ دتہ دتہ دتہ کہ دتہ دتہ دتہ
 کہ دتہ دتہ۔

ایں الفاظ باقتدار معانی معانیہ منطوق
 با انہی قلم مبتدا۔ عام اندہ عام را قبل
 دولت و افلاں تخصصہ ہر کمال خاص تہد اکوہ
 کارسانی ست کہ دیم را دتہ نظر نیستند۔ خود
 میدانی کہ خصوص و اختصاص ہر خصوص از دتہ
 اشتقاق عام ست و ہر دو قسم ارتباط دارد۔
 ہر دوں گفت کہ باکاتہ خصوص ہر قرار و
 مسلک و ہر مصلحت و مصلحت معلوم ست۔ انہی
 را دتہ حق و اشتقاق نیست۔ علی ہذا القیاس
 امثال فی خاص ہر اختلاف متعجب است۔
 مآ افاضہ آفندہ ست۔ انہی را دتہ
 حاجت فرید۔ چنانچہ خود مجرکہ گفتہ
 دولتہ العینہ العینہ و ہر کمال ہر کمال
 اشدادہ فرمودہ۔ انون تجسس نقصان ہر
 کہ۔ مگر اگر ہم دتہ ہر دتہ ای کار ہر
 ہر کہ ہر مصلحت ہر مصلحت ہر مصلحت
 تمام گفتہ باطنیان ہر کمال۔ ہر کمال
 تخصصات کہ ہم ہر دتہ مصلحتات گشتہ

شہ شہد علی۔ ہر کمال کہ دتہ دتہ دتہ کہ دتہ دتہ دتہ
 دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ
 دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ دتہ

و اما بعد از فکارت حبس و بیابان السبیل
و اما تحبیر فقر و هار رسول الله صلی الله
علیه و سلم و ثلثه اجزاء او - جن تمییز
بین المسلمین و جن و ان فتنه لاهلهم
فی فضل من فتنه اهلهم جمله
بین الفتن و الله اجر بین دواعی و جود

فرمانے تھے جن کا تہا جن ان حضور اگر تم میں ہی بغیر
کامل دینی خصوصیات کے لئے وقف تھا صرف شک کی تہی
مسافر کے لئے وقت فقیہ و پیغمبر اس کے رسول شریف
علیہ و سلم تھے یہ فرمانے اس میں نہ نہ تھے
کے لئے اور ایک حصہ چھ گھر کے لئے مخصوص
تھا۔ ہر گھر آپ کے بیعت کے لئے تھے جو آؤ
اس کو ہر گھر فقر میں غرق فرماتے۔ ابداؤ نے
یہ روایت بیان کی۔

حدیث دیگر از شریف حضرت
حدیث دیگر | مالک بن انس بن مالک بن انس بن
حکیم و آلودہ۔

عن مالک بن انس بن مالک بن انس بن
عن بن الخطاب رضی اللہ عنہ انما
الصنادقات الفتن او و المسلمین حق
بلغ عظیم حکیم نقل هذا لفظاً
ثم قرأ و احملوا انما غنمتم من شئ
فلان الله خمسة وللرسول حق امر ابل
ثم قال هذا لفظاً ثم قرأ اما
انما الله على رسولہ من اهل الفتن
حق بلغ لفظاً ثم قرأ والذين
جاءوا من بعد هم قسرة فلا جد
استوحبت المسلمین بما ملة فاقروا

دوسری حدیث | حدیث دیگر از شریف حضرت
حدیث دیگر | مالک بن انس بن مالک بن انس بن
حدیث دیگر | مالک بن انس بن مالک بن انس بن

عن بن الخطاب رضی اللہ عنہ انما
الصنادقات الفتن او و المسلمین حق
بلغ عظیم حکیم نقل هذا لفظاً
ثم قرأ و احملوا انما غنمتم من شئ
فلان الله خمسة وللرسول حق امر ابل
ثم قال هذا لفظاً ثم قرأ اما
انما الله على رسولہ من اهل الفتن
حق بلغ لفظاً ثم قرأ والذين
جاءوا من بعد هم قسرة فلا جد
استوحبت المسلمین بما ملة فاقروا

لہ میں صفات من مالک کہتے ہیں کہ اس آیت میں کہ

سے یہی آیت ہے انما الصدقات للفقراء والمساكين والاعقابین فانما الصدقات
قوله جعفر بن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس
قوله الله و الله عظيم عظيم و الله عظيم عظيم و الله عظيم عظيم

فلپا تین الراعی وهو بسو وحمیر
فصبیه منہا لم یلرق فیہا جبینہ
لعلہ فی شوح الحسنة

ایں دو صورتوں میں اگر بزرگوار
کے شہد کو حضرت رضی اللہ عنہ نے راجع
الانقلاب ہی نہیں ہے۔ حدیث اہل معرفت
در دلائل این حق پر جس میں وقت با گزیدہ
و قطع خوارزمی، وضع و اطلاق خود منہم نہیں
کہ بعضی گویا ست پر ہی تقدہ دلائل داد کہ
از اصل این دنیا ملک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
نمودہ یک ایک قبیلوں و گروہوں کہ پیر نہیں یا
پیر وہم بنا۔ سو کہ یک ایک خاندان ملک باشند
گندہ ہی اصل نیز یک اصل ملک زیر تصرف
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بودہ نہ ایک ملک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ۔

معاذ پر ایں اجتہاد خود بہتہ و گندہ
بعد کہ فی فتوح عراق و شام و تقسیم کردہ
بہشتند و ایک خاندان قابل تکلیف باشند
و ایں اجتہاد و بی
سبب و دوسری حدیث میں ہے بعد و کسی اندک یا
اجتہاد گندہ نہ وقت و دیگر و اگر
حاضران نہ از خاندان یک ہر کہ بشیہ حق یا
مذہب و یا اصل را از حق جدا
ہے نہیں۔

آیت خدام مسلمانوں کو اپنے احاطہ میں لے لیا۔ اگر
میں زندہ رہا تو کہنے لگا ایک چرواہا امدودہ مال غیر چرتے
گجروں کی دکانوں میں گندہ میں سے چرواہا کے ایک
ہے اس کے حصوں کا جس کے حصہ لینے کے لئے
اس کو دیکھو سو پندگانی رہی۔

ایں دو صورتوں کو اگر خود سے کہیں تو صاف
ظاہر ہو تا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمال کو
قبول و اقرار کے بجائے تھے پہلے حدیث نہیں ہے
اس میں کسی خاصیت میں صاف ہے۔ کہ اگر کسی
وقت کو کہتے ہیں۔ لفظ کسی کی جگہ ہے۔ صاف
ہے قطع نظر خود لفظ جس کی کوئی تفسیر علی جوہر کے
معنی میں ہے اتنی بات بتا دیتے کہ اس میں تفسیر
کی اصل حدیث علیہ وسلم کی حکایت میں نہ تھی۔ بلکہ یہ
حدیث میں لوگوں کی زندگی کے عرصہ یا پیشہ کے ہے
سو کہ کام میں ملک ملکوں کی طرح جو خاصا یا
کوئی چیز۔ یہ دونوں ہی ملکوں میں ان کی تفسیر
علیہ وسلم کے تصرف میں تھے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی حکایت میں تھے۔

اس کے علاوہ استدلال خود اس لوگوں کے ساتھ
میں تھا جو عراق و شام کی فتح میں حاصل ہوئے مال
کو تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ اہل نیست کی طرح حکایت
میں لکھتے کہ قابل کھتے تھے اور استدلال صاف
و ضراحت میں ہے کہ میں میں ہو و اس کی تفسیر
استدلال نہ کیا۔ نہ وقت نہ کسی دوسرے
وقت نہ حاضران میں سے نہ ان میں سے کہ
انکے کی زندگی میں نہ کسی خاص ملک یا ملک
حق سے جدا ہوا۔

باقی اہی قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نور شیعہ اگرچہ از پای اعتبار ساقط باشد و گویند
کہ اعتبار عمری را چه اعتبار - گویند بنابر اہی
تقریب بر دفع لازم و تنگ اہی سنت مستحب
حوالہ چہ حرج - با اہی ہر تہ تیغ کی از فریقہ
مہم اعتبار اللہ ثابت اہی قول غلام برآمد -
عنہ برآمد بفرمای صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں طور
ہو - باز اگر گویند اہی اللہ گویند کہ اہوال
مستور و حق خود نمونہ ہو اگرچہ حضرت
برہن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہی مصدق
سبب کردہ باشد - کہ از حق سبب ثانی و ثانی
وہم زنی سہان مست نہ شیعہ متعصب فی ہو
سبب و را اندک تواری کہ اگر اگر خود مکر
کہ اللہ شہد و خداوند عظیم را بچہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نگاہند کہ خدا ما ہمچہ عقیدہ
نمودہ باشد -

و آنچه در یکی از روایات گذشت
از حضرت عمر رضی اللہ عنہما رسول نبی انصیر
چنین گذشت :-

فکانت لرسول صلی اللہ علیہ
خاصۃ یفتق علی اسلام
ثم یصل ما بقی فی المساجد والکراخ عدا
فی سبیل اللہ -

و در حدیث است :-
فما یسئلوا انصیر فکانت حبسا لہ الشیء و نقد
اہی ما بر غیر عدا کردہ مہم رضی اللہ عنہ
یست -

باقی حضرت عمر رضی اللہ عنہما قول اگرچہ شیعہ
نزدیک اعتبار کے مقام ہے کہ ہر گاہ کہ شیعہ میں نے
کہہ دیا ہوا یا کہ ہوسہ - یعنی کہ اس تو را کہ فیصل
کے تنگ اور اس کو کہ کہنے کے لئے ہے اس
حوالہ میں کہ حرج ہے اس کے ہاں شیعہ اور نبی و ان
فریقہ کی تاریخ میں اس قول عمر کے خلاف کوئی چیز نہ نکلا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اہی قول برحق چہ کی
اگر کہ میں نے تو صرف اہی اللہ کہیں گے کہ اصل حق
نہ تھے نہ کما تھے اگرچہ حضرت رسول اللہ صلی
وسلیم علیہ وسلم نے اس کو کہنے کی ہوا یا کہ یا کہ
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہی میں تو نہیں کہنے
اس وقت کہ اس وقت ہے شیعہ کہنے - کہہ گئے کہ
آیت کا تمام مسلمان برہن ہونے کے لئے انصیر
کیا سکتا ہوں یا کہ اللہ کا ہی انداز کردی اور خدا
چہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہیں کہ خدا اگر نبی
کیا عقیدہ ہے - (تو عمری بات ہے)

عمر رضی اللہ عنہما کہیں کہ خدا بات میں سے یکیت
برہن نبی غیر کہ سنائی گئے کہ میں حضرت عمر رضی
برہن نبی گناہ ہے -

کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص
تھے جنہیں پتہ گورہوں پر سال ہر کہ خدا ان کے
لئے خط لکھتے تھے ہر ہر نبی ہوا تو جنہوں اور
گنہگاروں کی سزا دینی تھی نہ فراتہ -

اور اس حدیث میں ہے :-
"ہے اہوال بر غیر تو آپ کے بگاہی اور بہت
کے لئے خاص تھے - " مگر اس کے لئے نہیں
نکلا کہ یہ دونوں -

قبل از افتادن غیر مجربان از اهل بی انصاف گردان
باشند بعد افتادن غیر بطوریکه مذکور شد کار فرموده
یا آنکه کاتب مقتضی احترام را بی محنتیست که
گاهی کلمات آن باعث دود و نایب - بر نفس
یکدود - بر استعمال کائن در حدیث و کلمات
عرب موجود است - منو حدیث گذشت
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى
وَسَلَّمَ لَا حَرَمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَقْلَبِهِ
قبل از بطوف بالبهیت است که از
حضرت فاشد رخ و بخارانی فی جاب الطیب
عند الاحرام مروج است - ای واقعه
بجز یک بار صورت مذکور - چه احتمال میب
قبل طواف میسر را باجماع جائز نیست و
پس از صحبت حضرت فاشد رخ می باشد عینا
بجز یکبار یعنی نزد المواجه اتفاق ندارد که
مردم فاشد علی الله علیه و سلم را بخت ده -
بجز یکبار کاتب احترام بطور مذکور نیست
تا خطه جل الی خم فاشد - و نیز در حدیث
مردود الفحیدر بقوله کائن مرفوع الله
در وقایع گذشته که بجز یکبار یا دوبار
باشد باشند استعمال می کنیم -

اثنی عشرت حب میراث حضرت
علی و حضرت عباس و اثنی عشرت حب میراث
عبدالله و زینب حضرت عمر مظلوم میباشند. اگر
مکمل بر حسب متفق داریم بجای جبران میراث
از حقوق انصاف و آیت باشد که بر حسب

خیر کے فتح سے پہلے اس خون کا فرق تھا نفسی کی تسخیر سے
 جیتے ہوئے لوگوں کی خیر کے بعد اس طرح سے پیدا کر
 ڈاکٹر کا عمل فرمایا۔ یاد کہ کائنات اس میں ہے اور اس میں
 پہنچا کر کبھی بھی اس کو دھام کے خوف سے ہلا کر نہ مارے۔
 بلکہ کائنات میں وہی اور وہی کے واسطے ہیں، خود کے
 بچانے کے ایک اور ذریعہ نام کرنے کے میں ہی کی مثال
 ہوا ہے۔ ایک حد تک تو ہے کہ میں اس میں
 صلی اللہ علیہ السلام کے احرام کے لئے جب آپ احرام پہنچے
 اور احرام سے داخل ہونے کے وقت بیت اللہ کا حلقہ
 کرنا ہے پھر فرشتہ نکلی گئی تھی۔ یہ حد تک ہر حضرت
 عائشہ سے خود ہی یہ احرام پہنچے تھے سے پہلے
 لکھنے کے باب میں۔ وہ حد تک گئی ہے۔ (احرام کا)
 یہ حد تک پہنچے تھے اور وہی نہیں یاد کیوں کہ وہی
 سے پہلے فرشتہ وہاں تھا اور وہی کے لئے کہ وہی کے
 مختلف فیصلے کے مطابق ہوا ہے۔ وہ حد تک
 رضی اللہ عنہما کا ساتھ جو حد تک بعد ایک حد تک
 جو اس امر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اتفاق نہیں ہوا۔ اصل کائنات کا ساتھ وہی کے
 پر امر اور کائنات کے اس قدر کہ اس میں ہی ہے اور
 یہی امر کے ساتھ ہی ہے اور اس میں ہی ہے اور اس میں
 مختلف فیصلے کے لئے ہی ہے اور اس میں ہی ہے اور اس میں
 میں جو ایک اور حد تک ہے اور اس میں ہی ہے اور اس میں

اس صحبت میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ
رومی شریف، اس حضرت علیؓ کے ہاتھ میں برائے
کے ایک بعض روایات سے کہہ رہے ہیں کہ اس صاحب
بیمہ علیؓ صاحب کی فکر اور صحبت میں، انسانی تعلق
اور دوستی میں برائے ہوتے ہیں کہ ان کی برائے ہوتے

استحقاق خوفت الیہ کی وجہ سے مالک ہو گئے کے
مرتبہ حق رکھتا ہے اور اگر اس مالک کا اس پر
عمل کرے گا تو اس کا مالک میراث کے مطابق کے
مانڈ ہے اور جو شہر وہی ہے جو مالک میراث
اور میراث کے ہیں۔ بلکہ اس حق و میراث مالک کے
بالکل حاجت نہیں رہتی۔

باقی رہی : ثابت کو جہاد کے ساتھ ہی
سوال | یہ مثال صرف کرنا کس دلیل کی بنا پر تھا
کہ اگر کوئی جہاد لے کے وہاں کے مصائب میں سے
نہیں ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ خطہ ہوائی اس
جواب | شیعہ کو ان کی کہنے کا خود دھندہ ہے۔
چنانچہ بادشاہوں کے جو سببوں اور بغیروں کے خطہ
کو دیکھ کر کوئی قوم میں داخل ہے۔ وہ سببوں کو
کے نام سے خود کہتا ہے کہ کھانا پینے کا خرچہ حکومت
وہی ہے۔ حقیقتاً کو حساب کر کے دیکھیں کہ یہ
اسی خطہ کے بغیر ایسی ہی ہے اور خود کے نائب
قبیلہ کو میراث و ضرورت کے لئے کچھ نہیں دیتے ہیں
یا ملک عوام (یعنی خطہ ہوائی) کے تمام کوئی کہنے کے
لئے پیش کش کرتے ہیں اور خود خطہ کے ہر ایک کے لئے
تمام ضروریات کے اخراجات دیتے ہیں کہ وہ چاہے
روانہ کے لئے کچھ نہیں نکلیں گے۔ غرض یہ ہے کہ وہ
پست عدل ہے۔ اور وہی مالک اور اس کے حق
نہیں ملتا ہے۔ وہ ملک کے مالک نہیں ہے کہ وہ اس پر
دیکھ لیں۔

الاصل میں یہ ہے کہ اگر کوئی ملک میں
ہو جائے کہ اس کی صورت میں ملک کے مالک

مالکیت خلافت قسطنطین دوسرے اور کول برقیہ
عرب قرطبہ بھلب میراث کہنے دو جو شہ
آن عرب اول بادشاہ کو وہ ذات حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما باز حاجت اس مالک
ہی نیست۔

باقی ماند ایک صرف وہ مالک
سوال | جہاد کے نام سے جہت بود۔ جہ
از مصارف فی نیست؟

جواب | جہت کہ خطہ ہوائی
خود کہیں دفعی اس خطہ میں
خطہ ہوائی و جہاں سے خطہ ہوائی
کہ یہ قسم جیسا کہ۔ و باز آئینہ بدھ
میراث بود۔ ذات ایک فقط خرچہ خود خوش پختہ
و باقی رہ حساب کر کے دیکھئے۔ میراث خود ہی
و نائب و خلیفہ او را ہر ضرورت کے لئے
پہلے یا عطا و کرم ملک عوام پیش آئے۔ جو
از فوائد عامہ خود خطہ ہی بدھ و باقی رہ
بصرف اصل بنیین۔ غرض اس خطہ
از بیت المال بادشاہ و اس نیز کی
شمارہ عوام ملک بنی نیست۔ بہ نسبت
مصدق۔ (یہ خطہ کہ خود)

یہو اذہر ہو کہ خطہ ہوائی ملک کا مالک
فی ان ملکات جنہی صولتہ خلیفہ و علم میراث مالک

نمودند - اگر بعد از تجربه فوقانی بودند - اگر
با انصاف و انصاف گرفته بودند و اختیار
تصرف متدبیرانه و وقت به صرفی از
مصرف مقرر فراموشی از مستحقان
و اینها را در این صورت که
بمانند و در این صورت که
فایده نداشتند و در این صورت که
بستند که چند بیست و هجده رقم نهاده
کسی چه تواند - اما - نفس و کثرت نیز
محالات عدلیست - که ام کسی است
که به فقره شرق و غرب و مسایل و غیره
و انجمن کرده بگویند بگویند و در این صورت

انہوں نے حدیثِ واقعی صحیح مسلم
پر حرج کا مفہوم پیش کر دیا ہے کہ
فرق باشد بھی قعد باشد کہ احادیثِ مسنونہ
عمر رضی اللہ عنہ مسنونہ اند و ان مرفوعہ۔
نہیکہ حدیثِ مسنونہ میں ہے
بیر حضرت عمر گفتند - فرمودہ ...
رضی اللہ عنہ کہ میں نے قعد و نا قعد این نسبت
گفتہ شدہ آن وقت ہوا جوانی اگر بڑا ہیست -

میں مرقیہ سے سناؤ میں نہ تھے۔ اگلے تواریخ نورانی میں تھے۔
گروہ کا حاصل (نتیجہ) تھیں نہیں کیا کہ صرف انھوں نے
گروہ نہ صرف گروہ کا اختیار ہے۔ یعنی خداوند
کے مقررہ اصول میں ہے۔ صرف کے مناسب وقت
میں۔ فضول امتحان کے مستحق ہر شخص کو دینا چاہیے
یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص کو ہر فرد کو سنا دیا
جائے۔ اور نہ اس کا سہارا ہے اور ان کی توجہ ہے
جس کا صرف میں ہے وہ لوگ بھی ہیں جن کے ہوتے ہیں
اسا خیال ہے ابھی دنیا میں قائم بھی نہیں رکھا ہے۔
کوئی ایسا کس طرح کر سکتا ہے۔ جس حد کو اس حد کو
بھی دیکھ رہی حالت فعل کے لئے صحت میں
ہے۔ کہ اس کا ہے کہ مرقیہ کے قیام پر
اور میں بھی دیکھو کہ اس حد کو اس حد کو ایک ایک
کو دے سکتے ہیں۔

[illegible]

۱۰۔ اس بارے میں کہیں بھی کسی صاحبِ فن کے ہر فرد کو دیا جائے۔ مترجم
تہ مراقفہ و سرایت ہے میر کا تذکرہ صوفی چوک کہ جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک اس مسئلہ
پہنچا یا گیا ہو۔ مترجم
۱۱۔ حدیث مرفوعہ و سرایت ہے میر کا تذکرہ صوفی چوک کہ جائے و حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہو۔ مترجم

جو مجھے تسلیم کر لیا کہ لفظ خدا اور خداوند وغیرہ
ماہیت فعلی پر دلالت کرتے ہیں، ذرا تفصیل لکھنا
پڑا۔ لیکن نسبت کرنے کے لئے جیسا کہ قبض معلوم
ہو چکا ہے، موقوف قلی کافی ہے۔ اس وقت یہ جواب
اسی نہیں ہے کہ جبکہ اس سوال کے بعد جو کہ اس
جواب میں

وآپ سے اللہ کے متعلق سوال کرتے ہیں

جواب

کہہ دیجئے کہ اللہ عزوجل اور رسول کے لئے ہے
آیا ہے۔ یعنی حصول کے مقصد کرنے اور تقسیم کے
بارے میں خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہی اختیار ہے نہ کہ رسولوں کو ایسی طرح جیسا کہ
ممالک کے تقسیم کرنے کا، غرض اللہ کی رائے میں
کو تقسیم کرنے کی رائے میں ہدایت ہے۔ واللہ اعلم
اور اس کو ہی جوڑ دینے والا قلی کی صورت میں
لئے کی وہ آیتوں میں سے دوسری آیت کہ اللہ عزوجل فرماتا
کا جواب یہ ہے کہ اس نسبت کی رائے
غرض کے لئے کے بعد کے مال کو ہی تقسیم کرنا ہوتا
ہے۔

اور حضرت عمر کی طرف سے جواب یہاں سے ہے

کہ میں رسول کا مصروف ہو خداوند کی خدمت میں ہوں اور
میرے لئے تقسیم ہونے کو اس لئے کہ اللہ کے لئے ہے اس طرف

گویم میں لفظ خاصہ وفاقہ وغیرہ
دلالت پر ماحکمت فعلی مکتفہ نہ پر
استحقاق انصاف۔ لیکن یہ جواب انصاف
چاہئے کہ دوسری مرتبہ فوائد کافی مست۔ اس
وقت اس جواب اور اس قبل خواہم بود کہ میں
رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یستوفونہ خیر الانفال

جواب

قُلْ الْانْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

آہ۔ یعنی وہ تقسیم و قبض حصص اختیار نہوا
تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہ دیگران پر نہیں اور انجا تقسیم نہ کر دی مال
فی را بطور نصبت بعد غرض باید پذیرفت
واللہ اعلم۔

دینی را ہم گزار۔ در صورت مالکا
تقسیم آیت ثانیہ از حد آیت فی جرض
جواب حضرت عمر است کہ بعد برآمدن
غرض مثل مال نصبت تقسیم مال فی جرض ہوتا۔

و حاصل جواب اس بات کہ مصروف اس

رسول خود خداوند کریم بیانی فرمود۔ ہر چنانچہ رسول
کو ہر ایک وہ وقت ہوتا وہاں مصروف

ملا اس کے حصص ہے نہ جو فرما حصول کا سبب تقسیم ہوا اس کے رسول ایک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں
ہے، اس طرح اس لئے نصبت کے مال کا ہر قسم نہ کہے کہ مال حق اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے
اختیار میں ہے۔ مقرر

کے میرے سے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی۔ مقرر

یاد فرمودہ اگر ذکر کہ فقط مَرَّ ذَاکِرُکَ
 بدین سبب ای حال نہیں ہوتا کہ مست و مبالغہ
 کہ اطلاق آپ و خاک و دل و حیرہ و
 اہلس برقیل و کثیر برابرست۔ اگر قدری از
 دل آفر برای حضرت صلوات علیہ وسلم باشد اقم
 ہمیں این گفتار است کہ دلانی برای حضرت
 صلوات علیہ وسلم یعنی محو شخصیت نسبت کرتے
 شد۔ یعنی از دلائل کون غورہ، توفیقی صلوات
 علیہ وسلم کس رافعی رسد۔ اگر تفسیر آیت
 ثانیہ فقط باشد و گویند بجای آیت اولی آیت ثانیہ
 را کہ کتاب یا مصحف فقط آمده۔ مگر یہ واضح
 ہیں کہ میریلم۔ آیت اولی حالت برکاتیت
 خلوت و خلوت میں دل کی برکاتیت کہ دل کی شکر و
 ہمدردی صلوات علیہ وسلم۔ ہمدردی میں صلوات علیہ وسلم
 ہیں انفس میں۔ شاہد بآن باشد کہ دل پر برادریم
 ہی محول و اخلاقیست۔ ایک ہی بلیا از
 وصل منور۔ وہی از ہاں قبیل باشد کہ در
 آیت کھیل اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 شریفہ۔ جس چنگ آخرا بعد ہی ہلاک
 بازل ہریت قَامُوا عَلٰی اَنفُسِهِمْ
 جَنْ شَقِیْ وَاَنْ اَللّٰهُ یَخْشَعُ
 وَ اَللّٰهُ سَوَّلَ وَاَلِیْہِیْنَ اَلْفَرَقَانِ مَشْرِ
 اَخال بیان فرمودہ۔ اہل اولیاد شد کہ
 نفس را جدا ساخت یکہن ذکر و باید دلا

میں یاد نہ فرمایا۔ اگر ذکر کیا ہے تو فقط کہہ کہ ذکر کیا۔
 اس سبب ہے کہ ہر حال میں یہ ہے کہ ۱۰
 تہیں معلوم ہے کہ آپ، خاک و دل و حیرہ و
 جس کا اطلاق میں کثیر برابر ہے۔ اگر دل میں
 ہے کہ حضرت صلوات علیہ وسلم کے لئے تو اس قدر کہ
 ہے کہ کہ ان حضرت صلوات علیہ وسلم کے لئے۔ انفس
 ملا ہے کہ تبارک۔ میں فرمایا کہ میں ہوں میں ہوں
 علیہ وسلم کہ کسی کو نہیں پہنچتا۔ اور اگر دعوت
 میں انفس ہو یا جو کہیں کہیں آیت کی جگہ دوسری
 آیت کہ کتاب یا مصحف خطی ہے کہ اگر تو میں کہیں
 کہ میری تو ہی راجحہ میں ہے۔ میں کہیں آیت
 ہرکیت خلوت پر ولایت کرتا ہے۔ تو تہیں معلوم
 ہے کہ اس ہرکیت میں کوئی آنسو وصل اللہ صلوات
 کہ شریک اور قصور نہیں ہے۔ اس صورت میں
 اس خصوصیت کے ساتھ اور دل میں صلوات علیہ وسلم
 کہ اس طرف ہلاک ہو کہ اس کو اس موقع کی تقریر
 دل میں ہے کہ حق نہیں ہے۔ اس چیزوں کہ ایک صل میں
 ہے میں ہی ہوں۔ اور یہ وہی ہے کہ آیت میں اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ میں تہیں میں یا ہے۔ جس میں
 دلائل اس ارشاد کے بعد قَامُوا عَلٰی اَنفُسِهِمْ
 جَنْ شَقِیْ وَاَنْ اَللّٰهُ یَخْشَعُ وَاَلِیْہِیْنَ اَلْفَرَقَانِ
 وَاَلِیْہِیْنَ اَلْفَرَقَانِ کی آیت کے دلائل کہ صفیہ عقل
 کی تہیں کے مصداق بیان فرمادے۔ میں اولیاد
 ہو کہ دیگر میں صلوات علیہ وسلم کہ کہ وہ صفیہ کو دینا

صلوات میں ہوا میں ہوا میں ہے۔ صلوات علیہ وسلم کے کسی غازی کا لایا ہوا میں من نہ تھا کہ
 آیت میں صرف حضرت صلوات علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ قریم

ہا جیک۔ اور باقی چار فصول کے متعلق غیبتِ صفیہ کے مخالفین کو شک نہاد بننے کا ارشاد ہو گیا۔ اس وجہ سے کے ممال میں۔ یہی مذکورہ ارشاد کے ذریعہ حضرت کے غیبت کا پایا اور آیت نے کی دہائیوں میں ہے پہلی آیت کے الفاظ سے جتنے ہیوں کی آیت کی آیت شانہ کے متعلق کہنے کے ممال کی تفسیر میں فرمادی۔

الغرض فیض جو حکمت کا جو چہ ہے اسے حق
فعلی کہہ کر مرتبہ حقانی میں نہ خود رسول اللہ صلی اللہ
عہ وسلم کو اس کے حوالہ کے بارے میں یہ اصل تھانہ
ہو سوا کہ ۔۔۔ مرتبہ حقانی میں فیض اور حکمت
ہو فعلی متفق اندر وہ اصل تھانہ ۔۔۔ علیہ وسلم کو سب کے
حاصل ہے ۔۔۔ اگر اس مرتبہ میں حق و ثناء و حب اور برکت
و غیر و تصرفات اور حقوق تصرفات اور سنی نہیں
ہے ۔۔۔ اللہ اعلم و اعظم ۔۔۔

و نسبت باقی خمس اربعه شده تمیز
بجای می بخشند - همچنین در احوال
فی - پس از او شده و گوید که در صورت حال
دعا خفته و از او شده آیه علی از دو آیه فی
بشنو حق باطل آیه ثانی فی تقسیم اموال
فی را چنین فرمودند -

الغرض موجب ملک که قبض مست
یعنی استحقاق فعلی در مرتبه شتانی نه خود در
صلی الله علیه و سلم را به نسبت اولی فی دایره
بود نه دیگران را - و در مرتبه فوقانی قبض
و ملک و استحقاق فقط به خود عالم بود
علیه و سلم بر مسلم - گودادی مرتبه بیج و شرف
و ایراد و تحریف و تصرفات و استحقاق تصرفات و دایره
نیست - و عند الله و علی اتم -

دوسرا مکتوب

مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی کے نام

تعارف مکتوب الیہ

یہ مکتوب مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ کے نام ہے جو حضرت ابو نعیم احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ کے صاحب
ہوئے اللہ علیہ کے ہیں۔ تدریس کا دل میں ہے۔ اصل مکتوبات میں اس کا کبریاں ہے جس پر ایک جید ایفے مکتوب
مکتوبات میں لکھا ہے۔ مجھے مکتوبات کی ترتیب یاد ہی ہے۔

مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ کے ایک جگہ پیرا ہے جو اس کا بانی وطن تھا جس
حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ نے اپنے قیام سے شروع کیا۔ مولانا فخر الحسن صاحب حضرت مولانا
عبد القدوس صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ سے سلسلہ نسب رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم گنگوہ میں حاصل کی۔ عبداللہ
دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔

دارالعلوم کا افتتاح سن ۱۳۲۵ھ میں ہوا۔ مولانا فخر الحسن صاحب نے ۱۳۲۵ھ میں دارالعلوم دیوبند سے
علوم مستوفیہ اور فقہ اسلامی کی تعلیم کی۔ پھر ان کا مطلب ہے کہ دارالعلوم میں ان کو داخل ہوئے۔ آپ حضرت
شیخ رشید مولانا محمد موسیٰ صاحب میرزا کے ہم سبق تھے جن کی صاحب علی سے دارالعلوم دیوبند کا افتتاح ہوا۔ وہاں
فخر الحسن صاحب اگرچہ ۱۳۲۵ھ میں دارالعلوم دیوبند کے داخل ہوئے لیکن آپ کی شخصیت کی شان و شوکت ۱۹
سن ۱۳۲۵ھ میں جنوری ۱۹۲۵ء کو دیوبند کی جامع مسجد میں جلسہ تفسیر منعقد ہوا۔ مولانا فخر الحسن صاحب
دیوبند کے اس جلسہ کو آپ میں تھے جو دارالعلوم سے فارغ ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت شیخ رشید مولانا محمد موسیٰ صاحب
ابن ابی مریم عبد فی صاحب صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ، شیخ محمد صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ، مولانا رشید صاحب گنگوہی رحمت اللہ علیہ کے
نبی و صدقیت و عدلی کا۔ (دارالعلوم دیوبند سن ۱۳۲۵ھ)

آپسے قبل ہے۔ فارغ ہو کر مدرسہ میں قائم علوم جامع مسجد ٹیٹن میں خدمت کی جیسے کہ خود
 قائم علوم کے آئندہ مکتب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سے واضح ہے۔ ٹیٹن کے دورے کے بعد
 ایسے علوم بہت سے کہ جمیع مکتبائی و ملی میں جو اس وقت منشی ممتاز علی بریلوی کی حکایت میں خاص کتب پر
 خدمت کی ہے۔ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں ذیاب علی خاں صاحب دیکھیں خود کہ کبھی اس کی مجلس
 پر حاضرم نہ تھے۔ دیرپا مقررہ اقتصاد و برادری ادارہ ۱۳۳۸ھ

بعد ازاں مدرسہ دینی میں بھی حاضرم تھے۔ جیسا کہ ان کا کتب خانہ میں آپ کے نام کے ساتھ عدس
 و درودی لکھا ہوا ہے۔ یہ مدرسہ عبدالربؒ نے تیار کیا۔ امیر الروایات میں، امیر شاہ خاص صاحب
 سے روایت ہے کہ: اگر مدرسہ عبدالربؒ نہ چلے، ہم کی لگی کی طرف تھا اور اس میں مولوی محمد حسن صاحب
 بریلوی اور مولوی نور الحسن لکھڑی حاضرم تھے۔ مولانا محمد قاسم صاحب اس زمانے میں منشی ممتاز علی صاحب کے
 مطبوعہ میں کام کر رہے تھے۔ مولوی احمد حسن اور مولوی نور الحسن صاحبوں کو بدستہ دورے میں مویا کرتے تھے؟
 (امیر الروایات ص ۴۷)

اس روایت سے صاف معلوم ہو گیا کہ مولانا نور الحسن صاحب مدرسہ عبدالربؒ دینی میں حاضرم تھے کہ مولانا
 محمد قاسم صاحب کے قیام کا زمانہ تھا جو ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں قائم معلوم کی گئی کہ وقت تھا جیسا کہ قلم
 کے ثبوت سے واضح ہے۔

۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحلت شد علی کی خدمت میں جن صاحب نے
 دارالعلوم دیوبند کے انجمن سو فروع ائینیت قائم کئے وہ درخواست کی تھی، میں مولانا نور الحسن صاحب کو انجمن
 فہرست میں موجود ہے اور مدت سویرے آئے کا چند ہی اس انجمن میں مولانا نور الحسن صاحب کی طرف سے مقرر تھا
 مولانا کی دیرپا مدت میں واضح ہے۔

مولانا نور الحسن صاحب نے سو فروع دارالعلوم دیوبند کے علاوہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سے سرچشمہ
 ہدیہ علوم کی کتاب بھی لکھی تھی۔ مولانا نور الحسن صاحب کے ساتھ ساتھ بدستہ ادرار جتنے خود مولانا
 نور الحسن صاحب اقتصاد اسلام کے دیباچے میں لکھے ہیں۔

"جناب مولانا محمد قاسم صاحب رحلتے ہوئے شاکر و دستہ بیت چھوڑے ہیں۔ . . . بندہ بھی ایک
 دن شاکر میں شام رہا ہے۔"

مولانا نور الحسن صاحب نے حضرت قاسم معلوم کے پروردگار پر مشورہ، امیر، و شامیہ نور کے مشورہ،
 شرکت کی ہے اور ان کی تقریریں لکھی ہیں۔ جب ۱۳۳۸ھ میں دیوبند غارت گئے، جب مولانا قاسم معلوم
 شکی تشریف لے گئے تو مولانا نور الحسن صاحب حضرت شیخ الفہد اور عبدالحق بریلوی سے ملے۔ جب دیوبند غارت
 کے بعد آیا تو آپسے ان کی محاورات کے احکامات کے لئے شاکر میں سے فرمایا۔ مولانا نور الحسن صاحب

انصار اسلام کے دیرپے میں لکھتے ہیں۔

میں نے اس کو لکھا کہ میں اپنی چہانت لکھ کے انصار اہل کے جواب پر سزاوارکے ہوں
 لکھ بیٹھ گئے۔ اور چہانت ہی کے جواب پر بہت سے انصار اہل لکھ گئے اور بہت سی
 غیرت والی۔ (انصار اہل)

مولانا فرامی صاحب نے اپنے استاد محترم مولانا محمد قاسم صاحب کی کتابوں میں غلوں کی ہر ذوق اور
 تقریب کی شامت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ جہاں اسلام، انصار اسلام، بیعت، شہادہ، غزوہ وغیرہ لکھنے
 کو مشغول رہے وہیں مولانا فرامی صاحب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی کتابوں کی غلوں پر غلوں سے
 سے مزاحمت کی اور جی کرنا کھتر ہوئی۔ اس میں میں ہم تمام علم مستند، حق اور صاحب کے لکھنے پر غلوں کو دیکھ
 جیتے ہیں تو یہ ہے۔ ہر مذہب و مکتب کے عقائد و فساد کے رد میں لکھی گئی ایک کتاب مولانا فرامی صاحب نے لکھی ہے
 جس کا نام ہے "فرامی صاحب حضرت قاسم علوم کے بڑے حوزہ دار ہیں"۔ مولانا
 قاسم علوم اپنے مکتب دہم کے آخر میں مولانا فرامی صاحب کو لکھتے ہیں۔

میں نے تم ان طرف شہادہ مولوی احمد حسن دہلوی لکھ میں
 جو لمبے چہانت اور اندک اکثر سرگشتی بکا رہا دیکھا تھا
 لکھتے۔

وفات | آپ کی وفات کی تاریخ اور سال معلوم نہ ہو سکا۔ میں نے استاد محترم مولانا محمد طیب صاحب
 دہلوی صاحب کو مولانا فرامی صاحب کے حالات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے تحریر فرمایا

مولانا فرامی صاحب لکھنؤ کی خاندانی قندسہ
 سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت قطب عالم شیخ
 عبد القادر (لکھنوی)، رحمت اللہ علیہ کی اولاد میں سے
 تھے۔ ان کے انتقال پر (مستطاب) میں غمزدہ
 گندہ لکھے ہیں۔

اس تقریر کا مطلب یہ کہ ان کا انتقال مستطاب میں ۱۰۶۰ھ اگرچہ ان کا اصل پیدائش شیخ ابوزید کے سال
 پیدائش ۱۰۹۵ھ کو ہے لیکن ان کی عمر ۶۰ سال کے دہائی کی عمر ہوئی۔
 ان صاحب دہم کو مولانا فرامی صاحب کے نام پر لکھتے ہیں مولانا صاحب دہم کے
 اس کا خلاصہ لکھتے (مستطاب)

وہاں سے فائدہ اُٹا دیا۔ یہ تمام یا مجدد لوگوں کو (آج کل کے) علم کے مطابق ہی ہے جو ان کو کھوکھلا کر کے
کو پاگیزہ بنانے کا جسیرہ شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت مجدد ملت ثانیؒ سے متواتر چلائے گیا۔ لہذا انہوں نے بھی انکو
اور مجدد ہی کو سچا ہی لیا اور اسی کا اتباع کیا وہ جاہلیت ہی آگئے اور جنہوں نے ان کو سچا ہی کہا کہ اتباع نہ کیا تو کیا دین
کا اتباع نہ کیا اور وہ جاہلیت کی سمت چل گئے۔

حضرت مولانا محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مجددؒ کی پہلی کتاب ”اب و ہم“ ۱۱۱۱ھ میں لکھی گئی
امام کی تعریف [اختلاف کے باعث انہوں نے دو جلدیں بنوائیں، ایک تاریخ مختلف زمانوں میں دو جلدوں پر
ماحول کے حالات کتابت لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے لکھی گئی، لہذا اختصار کی حکمت کے تحت لوگوں
کے حوالے کے لئے اسے مختصر کر دیا۔ مصدق لکھا ہے کہ اس کا نام رکھتے ہیں۔

تعارف مجدد [اور چونکہ گزشتہ جلد کے خلاصہ وہ دینی کے برخلاف سکائیت لوگوں میں جاری
کرنا ہے جو گزشتہ جلد کے لوگوں کے لئے مصلوب ہوئے ہیں، اسی لئے اس کو مجدد کہا جاتا ہے۔
اس لئے گزشتہ جلد میں ماحول پر مبنی تھا مگر امام مہدی علیہ السلام موجود ہیں۔ قرآن مجید و احادیث
شعبہ [مصرعہ سے فائدہ حاصل کر کے مختصر صورت سے مختصر کر دیا گیا ہے۔ آخر موجود ہوتے ہوئے
یہ دیکھ کر کہیں ہے۔ اس کے برعکس حضرت خضرؑ نے غلطی میں کیا کہ امام نہیں ملتے انہوں نے قرآن کا اصرار سے پورا
قرآن امام کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا اور اس میں کچھ میں شامل نہ ہو سکا۔

امام مہدی علیہ السلام [پہلی ایک وقت آئے گا جب امام مہدی علیہ السلام مجاہد ہوں گے اور
اس وقت جہاد کا اتباع نہ کریں گے اور امام بیچیں گے اور جہاد پر ہی نہ کریں گے
وہ جاہلیت کی سمت مڑے گا۔ امام مہدیؑ جو اتباع سخت محرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمات پر نہیں لگے وہی کہ
فراموش لگے ہوا پشت و لہجہ کے فقدان میں موجود ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص حق
ان کو ہے اور ان کو پورا پورا ہدایت کی طرف سے جو ہیں انہوں نے ان کے اعتقاد میں ہے اور پورے سے برکت ہونے
تھے یہ بھی وہ فرقہ امام مہدی علیہ السلام سے برکت ہو جائے۔

یہ ہے حضرت امام مہدیؑ کے احادیث علیہ السلام کے اس کتاب کا خلاصہ

دوسرا مکتوب

کہ دراصل مکتوب یا زود ہم تھا

در بیان معنی حدیث مَنْ لَمْ يَعْرِفْ إِمَامًا زَمَانِهِ
اس حدیث کے معنی کے بیان میں کہ جیسے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا

فَقَدْ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً
وہ وہ جاہلیت کی موت مرا

بنام مولانا فخر الحسن صنا گٹھوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجاب کہ یہ بیجا ہے۔ انہوں نے اس کو مکتوب کا نام ہی دیا ہے۔
سزاوارتہ، چاہی کہ اس کو مکتوب کا نام دیا جائے۔
نہ محنت میں۔

مسلحہ سنو کہ اس کو مکتوب کا نام دیا ہے۔
اس کو مکتوب کا نام دیا ہے۔
نہ محنت میں۔

یہ مکتوب اس کے لیے لکھا گیا ہے۔
اس کو مکتوب کا نام دیا ہے۔
نہ محنت میں۔

دین مکتوبی ہی یا اس میں مکتوب کا نام دیا ہے۔
نہ محنت میں۔

یہ مکتوب سنو کہ اس کو مکتوب کا نام دیا ہے۔
نہ محنت میں۔

یہ مکتوب اس کے لیے لکھا گیا ہے۔
اس کو مکتوب کا نام دیا ہے۔
نہ محنت میں۔

آج کل کے سب سے اہم اور سب سے زیادہ خطرناک اور خوفناک
 اس خطرات کا جواب کارسائل کا شہر ہے کی کوئی ایسی کو چورا
 کو روکے تو ہندو افسر کے کیا بیسی ہے۔ یہی جہ
 کو فوراً تیار نہ کر لیتے ہیں دوات و قلموں میں سے
 سنبھالے اور یہ خطا سے بچنے کے لئے ہے۔

لو کے کی پیدائش پر مبارک باد اور تجویز نام نمونہ

کی پیدا نش مہارک ہو۔ بہت بخشنے والا خدا اور ہمارے
کو بار عذرت ٹیک کہ جو گناہ فرمائے۔ اور علیہ
عمل سے بہرہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

اس کا نام محمد نواز مسیح یا محمد حسن چنانکہ ہے
لوگوں کے خلاف میں اگر کوئی منہم کہہ تو وہ میرا جتن
میں ملوث ہو کہ یہ نام غائب ہونے نہیں آجی گئے۔ بہت سی
ہجرت ہو کر مولانا مشہور ہو صاحب کی خدمت میں
داخل کر کے جو کہ وہ فراموش دی نام لکھیں۔

ہر دمہ کیفیہ کی بنیاد میں زلزلہ ٹہنے والوں کی طرف سے کہہ کر جو خط کے بہت پر۔

یابو اگر جویش نفع ستادم مفیدم۔ دوا
جواب ای نامہ اگر کفر تعلیم دل شود
نہ افیق سالی چہ بعید۔ جہیں است کہ
بجہ رسیدن دوائے دقلم برآفتم و ای ہر
پس صفر روز ششم۔

تجويز نام فرزند
و تبریک پيدائش

سید مداح فرید - از علم و عمل
میرزا باقر پرورانه - آمل -

باعتبار نورالمنان و الحسین فاضل
 فی تاجیه مگر آنکه در حاشیه و در شکره ایی نام
 میبرد - از قبیل صورتی غایب از خانرا ایی بسیار
 هستند و از اینها - ابتدا بخوانم که نوشته و در کتاب
 صاحب عرض دانند - هر چه فرایند جان مقدر
 بازند -

تزلزل در بنا و
در سنگین
باقی باطراح تزلزل بند
کی از طرف آفرین
دم از طرف الی
و که در سنگین

مردمان تواریک کہ بہ خصوص سوزا کوہ سم واریت پہنچنے کے بعد دریائے جیہو پر پہنچا۔ یہاں سے جو حصہ سم کہ نام ہے وہاں انکا مقصد
 نہ تھا کہ وہاں سے ایک ایک شہر کا جہاز بن جائے بلکہ یہاں سے ایک ایک شہر کا جہاز بن جائے۔ یہاں سے جہاز بن جائے۔ یہاں سے جہاز بن جائے۔

کہ فی ساجۃ جہد جہد میرے ہاں قادر شامی ہیں
سے ضابطہ کیلئے - یا اب ہی چندانست کہ
الذین یؤمنون بالغیب ہرگز نہ - جس کے سرای شرف
انسانی پر عطا باشد

جہاد کی نوع

و انما فی الدین مباحات و منہاجات و منہاجات الی
خارج الی فی الاثر فی غیبتہ
یہاں دینی مباحات - انہیں ہی قدر کر دو۔

ہاں بغیر غور بطرح ہی ہر چیز عبادی ہی
است صدق اللہ و صدق رسولہ
الحکیم یسیر

تذریع الی غیبتہ

غیر غور نما داند و یکا خبر سست
ہو شیخ، افسوس و غم و غم، افسوس و غم
گودی بخورند سیر و ہر یک کا ہواست و یک
فرمانہ گاہ - لیکن بعد از ان ہی غیب کہ اگر ہی

ہاں ہر وقت کہ چھپے کی چوٹی کو شش کے بغیر ہی ہوتی
ہے - انقدر شش و گاہ کی ہی طرح ضابطہ کیلئے
ہیں - یا اب یہ گاہ نہ ہے کہ غیب سے ہر گاہ
ہی نہ ہو - یا اب یہ گاہ نہ ہے کہ غیب سے ہر گاہ
ہی نہ ہو - یا اب یہ گاہ نہ ہے کہ غیب سے ہر گاہ

جیسے کہ اگر
ہر چیز آپ کے ہاں ہر چیز ہر گاہ
نہیں ہی غیب ہر گاہ ہوں -

اسی طرح ہر گاہ ہے - یہ غیب ہر گاہ
ہر گاہ ہر گاہ ہے - جب ہر گاہ نظر سے دیکھتے ہیں تو
یہ سب قدرت کی خبریں اسلام ہوتی ہیں - اللہ ہے
اس کے ہاں ہر گاہ اصل اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا ہے
ہر گاہ ہر گاہ ہے -

جسے غیر غور نما داند و یکا خبر سست
ہو شیخ، افسوس و غم و غم، افسوس و غم
گودی بخورند سیر و ہر یک کا ہواست و یک
فرمانہ گاہ - لیکن بعد از ان ہی غیب کہ اگر ہی

یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ

یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ

من فی الدین مباحات و منہاجات و منہاجات الی
خارج الی فی الاثر فی غیبتہ
یہاں دینی مباحات - انہیں ہی قدر کر دو۔
ہاں بغیر غور بطرح ہی ہر چیز عبادی ہی
است صدق اللہ و صدق رسولہ
الحکیم یسیر

یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ

یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ
یہ ہر گاہ ہر گاہ ہر گاہ - ہر گاہ

خوبی نعمت را از گنج فرزند برداشت باز نخواست
گستر بند اطاعت و امانت را از گنج راجعت
آن عزیز گرامی اگر از جوی خود بر خیزند
بلائی آید بر کس چنان شخصی می نماید که اول جلی
رسند و بکشتی نهند از صاحب داخل عید و مذاق صاحب
حققت کنند - شایه بعضی صوابی پیدا آید -

بکنیز صاحب مستغفر خود در پائین - بلاد کو بانی
هم در خشنودی که خود اتقانی شکوه استانی را مشت
باز چه حاجت است که این بیچاره را بکینف میزند
اگر باس غلظت نبودی کافی می - و این چنین است
نمود است - نهاده هر چه بدین ناقصی آید غلظ
نی نماید -

اول باید دانست که معرفت شن فتن است
خود استغن فتنه - و غلام است که شافعی چه علم
اول و فنی ذہول می باشد - لیکن علم فنی بدو گونا
می باشد -

کلی علم با حقیقت و با علم است -

و در علم با وصف

مشق اگر کسی از سائنس طواف بسیار

پادشاهی اول برسد و سابق و از آن پادشاه را
خبر دهد و دانست باشد بگوید رسیدن خود فتنه
بسیار است که آن پادشاه بر تخت بلند بطوری
نشست است که تا جی مشکل برسد و مشکف

هرتا چکه اسلطان نعمت را گنجی است از گنجی که در پیش
بهمین گنج - امانت و امانت را بجهت راجعت

آن عزیز گرامی اگر از جوی خود بر خیزند
بلائی آید بر کس چنان شخصی می نماید که اول جلی
رسند و بکشتی نهند از صاحب داخل عید و مذاق صاحب
حققت کنند - شایه بعضی صوابی پیدا آید -

بکنیز صاحب مستغفر خود در پائین - بلاد کو بانی
هم در خشنودی که خود اتقانی شکوه استانی را مشت
باز چه حاجت است که این بیچاره را بکینف میزند
اگر باس غلظت نبودی کافی می - و این چنین است
نمود است - نهاده هر چه بدین ناقصی آید غلظ
نی نماید -

اول باید دانست که معرفت شن فتن است
خود استغن فتنه - و غلام است که شافعی چه علم
اول و فنی ذہول می باشد - لیکن علم فنی بدو گونا
می باشد -

کلی علم با حقیقت و با علم است -

و در علم با وصف

مشق اگر کسی از سائنس طواف بسیار
پادشاهی اول برسد و سابق و از آن پادشاه را
خبر دهد و دانست باشد بگوید رسیدن خود فتنه
بسیار است که آن پادشاه بر تخت بلند بطوری
نشست است که تا جی مشکل برسد و مشکف

له اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گنجی نعمت کے ہر صنف فرما گن صاحب عیب مشرب و غلام کو اگر صاحب عیب
ہوئے گئے حریفی فتنہ علی کے جلیوں میں کہ ہوا - جو انصاری میں یہاں کے ہوا - جو صاحب عیب میں ہوا - جو
"خود ہوا کو صاحب عیب کے ہوا - جو انصاری میں یہاں کے ہوا - جو صاحب عیب میں ہوا - جو
نمود ہوا - جو

و حق متعلق کی شود کہ از اہم زبان عالمی مرد
گیزد کہ پنج و نیاہ صلاوات زہد خود را دانست
: بیان حق و باطل را بکن و ہم بندہ حق خود بزرگ
احوال شکر کردہ اصلاح کلام فرماید۔

بہارستان

تَنَزُّوْا فَاَنْتُمْ خِرَافَتُہُمْ وَ تَنْزِیْلُہُمْ
و تَعْلِیْقُہُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ

شرح معنی : ہر مسلمان ہست کہ زمانہ
شرح معنی : ہر بیت نفاذ را گزینہ کلام
ذات حق بخت نبوی گزشت - دوم
تفسیر خود ظاہر است چہ وجہ اندر اس علم
نبیہ جز حق نہ باطل و شناخت نیک از
بد محال گردید - فرض بر یہ کہ اصل
و حق و باطل فرق نفاذ بود - اندر یہ صورت
نفاذ : ہر صلاوات علیہ وسلم ذات علم باید
فرماد - ہر متعلق حقانہ و اخلاق و اعمال
و اعمال و عبادت آن بندگان مختلف گشتند
کہ از کون تا قعر حق آفتاب نوروز کیا
پس ہر حضرت با کمال رحمت و اصلاح
علیہ وسلم بوصف رسالت بشاغت
بسلوۃ عذمت بشاغت و حلقہ
عبادت و عقیقت در گوش کردہ و لک

تعلق یہاں اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ ہم نہ مانے
مرد ایک ایسا کہ لہجہ جلتہ جو کہ اپنے نصیحت گری
کی بنیاد کو چڑھے لکھنا چھوٹے ہر حق و باطل کبھی کہنے
و لکھنے میں اور اپنی محبت کے بل بوتے پر ان کے حق
کو پاک کرنے آدمیوں کا صلح ہی صلح فرماتے۔
خلاصہ یہ کہ اس آیت کی شکر رکھنا ہو۔

وہ آیت شکر کہ آیت محبت کرنا ہے اور وہ
ہے کہ جو اس کتاب کو محبت کھاتا ہے۔
اس شکل کی تفسیر

اشکال کی شرح

زمانہ کو کہتے ہیں جو کہ نبی صلاوات علیہ وسلم بخت
بوصفہ ہے کبھی بختی کے گناہ - اندر اس علم
جامعیت کہ خود ظاہر ہے کہ کوئی ایک صلاوات
حق کی باطل سے تفرق نہ کیا کہ سرسبز نہ
پرگنی حق - فرض یہ کہ ہر صلاوات کی وجہ حق اور
باطل میں کوئی فرق نہ ہو - اس صورت میں کوئی
صلوۃ ہو کہ زمانہ کو طر فافذ کیا جائیے۔ کہو کہ
دوسرے زمانہ میں حقانہ و اخلاق و اعمال و اعمال
و عبادت کی بعضیت اس طرح کہیں کہ اس صلاوات
و ہر ایک آفتاب کے سامنے ہوا ہے کہ کون سا
ہر چیز باطل ہو جاتی ہے۔ ہر صلاوات کہ اس
حضرت کمال رحمت علیہ وسلم کو حضرت
کہ نہ ہر صلاوات ہر صلاوات میں ہے کہ کوئی

نہ ہر صلاوات ہے نفاذ حق و اخلاق و عبادت و عبادت و عبادت
نفاذ عبادت و عبادت و عبادت و عبادت و عبادت و عبادت
نفاذ حق و عبادت و عبادت و عبادت و عبادت و عبادت

حفاظت پست بہتہ حسب شہادت وایت
 آپت رفت۔ و آخر کار دینہ بصیغہ کد برآمد
 چنانچہ پانچ ہرم جلیت و نیوت نہاد خزا
 فاند۔ آن کہ باطن لی تعیب با صرع آن
 آفتاب نورانیچ سوا نغمہ۔ مگر خیر است
 کہ پشت فتن و سلامت معلی بھی طور است
 کہ علم بر وصف رسالت و جہد طریقت پر کسی
 نہاد اند۔ مگر پرکار خشت کہ بتجد معلی و
 منی معلی باغوانی برفضاہ امر میفرماید و
 بایں میر شہاد حیدر و بایں علی عقیدہ و
 از دکان و صیحت بدست او خبر می نمود
 بی آنکہ کسی اورا بر وصف رسالت و تقرب حق
 یاد کند خود بخود علم و دانش و خدا دیدن
 او از دل پرورش می زند و باقیاد و ماحول
 میکند۔

مستقیم بقصد و دل پر کسی نہاد اند
 کہ از زمر رسالت و مقبولیت خدا و خداوندی اند
 بر است۔ مگر آنکہ بصیغہ کسی با ماضی خفا
 چنی خد شہاد باشد کہ در وقت امر حق
 بمانی داند کہ کسی غراب گردد و خبری و ترش
 و انشہ۔ این چنین کسان را اعتبار نیست انجا
 مگر پست کہ از راست کہ چنانکہ با ماضی خود اندر
 حق، صبر شیرین و ترش و محج پوشیدہ۔ مگر
 و تکرار تحقیق عشق اینها خود مشرک گفتہ و رگوان
 مرغوب و غیر مرغوب را خود خند شرفت۔

خود او دکان می صیحت و ادوات کاسلہ و جہد
 اطاعت کی کہ کہ مطیع علی ہے با ند کہ درایت و حق
 پر چہ۔ آخر چہ کسی کی صفت کی کہ اندکی مکی صبر و جلیت
 و بی صفت و نہاد کی صبر و کمال و اینہا
 بر غیب حال کند کہ کہ مگر جلیت کے آفتاب کسب
 پستہ کنی فائدہ نہ بخش۔ مگر خبر ہے کہ کسی صبر
 رسالت کی کہ نہاد کی صفت و جہد است۔ کسب
 رسالت کا علم پر کسی کی صفت و جہد است۔ کسب
 کہ دیا ہے۔ میر صاحب ہے کہ خبر شخص کی کہ کسی
 کہ کسی صفت و جہد است کہ نہاد کی صفت و جہد است۔ کسب
 جہد کی صفت و جہد است کہ نہاد کی صفت و جہد است۔ کسب
 ساتھ حق مشاہدات او معلی او منی جہد و کمال
 صیحت اس کے ساتھ بظاہر جہد ہی و خبر اس کے
 کہ کوئی اس کے رسالت کے وصف و ادوات و کمال
 کہ نہاد کی صفت و جہد است کہ نہاد کی صفت و جہد است۔ کسب
 معلی کا علم پر کسی کی صفت و جہد است۔ کسب
 او فرمودہ کی طرف گنہگار ہے۔

مستقیم بقصد و دل پر کسی نہاد اند
 کہ از زمر رسالت و مقبولیت خدا و خداوندی اند
 بر است۔ مگر آنکہ بصیغہ کسی با ماضی خفا
 چنی خد شہاد باشد کہ در وقت امر حق
 بمانی داند کہ کسی غراب گردد و خبری و ترش
 و انشہ۔ این چنین کسان را اعتبار نیست انجا
 مگر پست کہ از راست کہ چنانکہ با ماضی خود اندر
 حق، صبر شیرین و ترش و محج پوشیدہ۔ مگر
 و تکرار تحقیق عشق اینها خود مشرک گفتہ و رگوان
 مرغوب و غیر مرغوب را خود خند شرفت۔

بات دور جاؤی پھر خٹکے سر سے کہتا ہوں۔
مقصود ہے کہ میں کسی کا ذوق طبیعت دوست ہے۔
مضمر افعال کہ کچھ نہ افعال کے خٹکے سے انیا کہ
پہچان پتا ہے۔ اگر اتفاق سے کوئی شب فزیر آئے
تو میں نہیں کہے داغ اور تصدیق کرتے داغ سمجھتے
سے وہ شب دور ہو جاتا ہے اور میں ہی جانتا ہے کہ تک
یہ شخص ہی ہے۔ اس وجہ سے اس کی خدمت میں
ہوا کہ ہے اور اس کے فیض صحبت سے فائدہ حاصل
کرتا ہے۔ اپنی قوت علیہ اس کے علیہ فائدہ سے
دفع کرتا ہے۔ اور اپنی قوت علیہ میں ہی بہت کے
نہ سے میں اس کی عمل قوت کی عقل سے جذبہ پاک
فنائی خرابیوں سے نجات پاتا ہے

گو کہ حضرت سید کائنات علیہ السلام
و اہل بیت اس دنیا سے خداوند تعالیٰ کی طرف تشریف
لے گئے اور ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جذہ شان است کا زمانہ دور و قیامت تکہ باقی تھا
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ان کے سر سے
پہنچے اور یہ راست ان کو پہنچا ہے۔ نبوت کا زمانہ چکا

مخزن دعا افتاد باز از سر میگرم۔
مقصود ہیست کہ ہرگز ذوق طبیعت درست
است۔ بجز و بی عقل و شہید قبول دنیا را
می شناسد۔ دیگر افتاد۔ علی و عیسیٰ آید بجز است
مصدقہ و صوری او شان آن مشہد ذاتی و بیگ
وای شناسد کہ دریب این کس نبی است۔
باین وجہ بخود سے او می شناسد و از فیض صحبت او
بہرہ مند می شود و قوت علیہ خود را خود
علیہ ستر می ماند و قوت علیہ خود را خود
بہرہ منی و ہم قوت علیہ ائمہ مہذب
مافقہ از خواہی طبیعت می برآید

گو کہ حضرت سید کائنات علیہ السلام
و اہل بیت اس دنیا سے خداوند تعالیٰ کی طرف تشریف
لے گئے اور ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جذہ شان است کا زمانہ دور و قیامت تکہ باقی تھا
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ان کے سر سے
پہنچے اور یہ راست ان کو پہنچا ہے۔ نبوت کا زمانہ چکا

عنه ان مضمون کے ساتھ کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ دور و قیامت تکہ باقی تھا
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ان کے سر سے پہنچے اور یہ راست ان کو پہنچا ہے۔
نبوت کا زمانہ چکا۔
مضمر افعال کہ کچھ نہ افعال کے خٹکے سے انیا کہ
پہچان پتا ہے۔ اگر اتفاق سے کوئی شب فزیر آئے
تو میں نہیں کہے داغ اور تصدیق کرتے داغ سمجھتے
سے وہ شب دور ہو جاتا ہے اور میں ہی جانتا ہے کہ تک
یہ شخص ہی ہے۔ اس وجہ سے اس کی خدمت میں
ہوا کہ ہے اور اس کے فیض صحبت سے فائدہ حاصل
کرتا ہے۔ اپنی قوت علیہ اس کے علیہ فائدہ سے
دفع کرتا ہے۔ اور اپنی قوت علیہ میں ہی بہت کے
نہ سے میں اس کی عمل قوت کی عقل سے جذبہ پاک
فنائی خرابیوں سے نجات پاتا ہے

دیده بصیرت تجویز فرمودند - ایمنی کنند
فرمودند که در علم قرآن وحدیث، تاریخ
و نحو و بابی، قول شکی مطابق اصول شایسته
و اصول شایسته موافق اقوال شایسته باشند.
بالجمله در پیوسته اگر در خبره باشند و
از مرتبه

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
اَلْكِتَابَ فَاِذْكَ اُوْحِيَ عَلَيْهِ
الْقُرْآنُ كَرِيْمًا

409

مستفید بود و به نیابت حضرت دلاور پناهی
صلوات علیه و سلم برخاسته باشد - پس کسی که
دشمن را بطور دلاور شناخت و بسبب دوستی
دشمن بشتافت - کوئی مقصود دریافت -
تیز حق و باطل حاصل کرد و دشمنان فریست و
جانی بداد - و هر که غلبه ندهد طبیعت دید و بزم
دوشت بر آفتاب یک غنیمت و دشمنان
در خوار جرات ماند و ببرد با شایسته
و این را خبیر شریعتی تعریف کرده
من سوء الفهم

کتاب را بقدر تحقیق شد عید نخست که منتهی حدیث
شماره این است که چنانچه خواستی که فیضی را بگویند چنانچه
تقریر و اشعار چنانچه وانی این است که موقوفه را مقصود و
علم را در میدان و میگویند که هر که با اهل عالم وقت

ختم ہوا تھا خاص لئے، بہت کمزور تھیں فرمایا۔ میری
 حوا سے کہہ دیجئے کہ ان کے پاس کون سا دوا ہے کہ اس طرح
 رائج ہوں۔ خود اس کے ساتھ ساتھ ان کے اقارب میں کے
 احوال کے مطابق اور اس کے احوال
 کے اقوال کے مطابق ہوں۔ شخصہ یہ کہ درجہ بہت کمزور تھیں
 حضرت نے آگے بڑھی

۱۔ دولت کے آجے من پر مکی بیتی اور
تیسرے دیتے۔ ان کو تیسری اور غلت کی اور ان کو
پکڑو جانتے۔

[illegible]

منہ اس قدر کہ آیات کو ترجمہ کر کے میری قلمی - چھوڑا۔ بعد میں یہ کہہ کر اٹھ کر وقت کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی جائے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے دعا کہ تمہارے کام میں توفیق دے۔ یہی آیت ہے وہ فیضیہ اخبار میں
 القیوم ابدی اللہ استغفر منہ و عنہ و اللہ اعلم فیہ و انما الیقین من یحیون

یعنی امام مهدی علیه السلام اقتضای کلام و
پایل مستحق نشد او مردی باایمان و خیرخواه
از پی صحابه کسی پرسد اگر کسی مقتدر است
شدن شده کلام شیخ علم پیش غرض
افزودند و اگر مقتدر شده کلام خود
چون پیش دید بصیرت او برخاست -
مقتدر انسانی پیش نیست که فلاح امت
خود بزرگ آید ایم - اگر چه مستحق

[illegible][illegible]

میں آگئے ہیں۔ اگر یہ جہاد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کا کسی کی عقلی حق کہہ دوں گا اس کے کسی مدرسہ کا دوسرا بڑا خاک خوریت نہیں ہو سکتی۔

حق یہ ہے کہ اس فرقے کے تمام مہتممات اس درجہ تک ہیں جیسا کہ عقل طیبہ ہے۔

کہ جہاد کا مطلب کا سبب

ظہور فرقے کی طرح ہے کہ وہی ہو۔ اور

کی ہیں وہ ہیں۔ عقیدہ نہیں دیتے ہیں کہ وہی کوئی دلیل چاہیے کہ خلف معلوم، جن کی کچھ عقل ہی نہ ہے نہ کہ وہ ہیں صرف ایک عقلی اور جہاد حق پر مبنی، جن کی یہ ایک ذکاوت و مہمت کے معنی بڑا دیکھتا ہے۔ طبیعت و صورت کا۔ بعد خاتم ہے۔ اگر کسی کو ان دہان کی تیز دیکھنا ہے اور جیسے کہ کہنے کا اور طبیعت میں رکھا ہے اور پھر وہ خلاف پہلی آواز پر توکل کیا ہے جو خود خود کہنے کا اکثر مہتمم ہے کہ خود خود کہہ رہی اور حق و اسرار کے عقیدہ ہیں۔ مگر کچھ نہیں ہے جو کہ اہل سنت کو حق خود بخود ہے۔ اور حقیقت شکای یہ ہے کہ اہل سنت کو حقیقت کی سچہ۔

اس ایک شکایت کی طرف ہے۔ اور اس کی

تفصیل اس صورت میں ہے کہ اس کا

فرمان ہے اس میں بہت دینی صفت کی ہے۔ اس کی

کے شیعہ ہے کہ عقلی جمعیۃ انہوں کے حقوق کے

عقیدہ کے مختلف اصول اور یہ وہاں سے وہاں سے

ہیں۔ جن میں ان کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ اور

آپہ ہوا کی تہیہ کے تحت مختلف امراض کے

شکار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ان کے عقیدہ کے عقیدہ کے

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی داشت کے ہوا
ان صورت کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق جو عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

اہل حق کے عقیدہ کے عقیدہ کے عقیدہ کے

ہم سے کوئی مرض پیش آ جاتا ہے جیسا کہ آیت
”ہے کہ وہاں میں مرض ہے“

اس کا حرف اشارہ کرنا ہے۔ اور وہ مرض
اپنے اثرات رکھتا ہے۔ اس جیسے وقت میں اس کی
دلت ہمارے کسی ہندہ کا مخصوص فرماتی ہے اور اس
دو جہتی مرض کی بعیرت اور نفیس اس کا حوالہ دیتی ہے۔
اس جیسے زمانے میں اس شخص کے پیچھے جتنے ہیں
جاریت منظر ہو جاتی ہے اور جو شخص اس کے پیچھے
گھس رہا ہو جاریت پر پکڑا ہوا ہو مگر اس کے انہوں
میں مگر کر جاکت حوالہ چاہو گے۔ اس جیسے منظر کہ
اس لحاظ سے کہ وہ اپنے زمانے کا پیش رو ہے
اس کا کہتے ہیں اس کا عقیدہ ہے کہ اس کے احکام
زمانے کے عرض کے محکم کے مطابق ہیں اور ان کے ادا
وفا کی ایک نسبت ایک گونہ ہے اور جو یہ دیکھنا چاہی
اس کو بوجہ دیکھتے ہیں مگر چونکہ اس کے اور وہ بھی گروہ
نئے معلوم ہوتے ہیں بلکہ انہی وقت کے لئے گئے
ہوتے ہیں۔ اور اس کی مثال اس کا ہے۔ اس میں بھی ہے
جیسا کہ ایک عظیم ہمارا کہ جو ہی کہ وقت غنیمت
کھنوں اور نفیس چیزیں گزرتی ہیں سے ملک دیکھنا ہے
خدا دے گا۔ اس کا حکم دیکھنا ہے۔ اس کا حکم دیکھنا ہے
خبر ہر گز ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہی طب
کی کتابوں سے ملے ہوتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ
جیسے ہر چیز کے مطابق اس کے ہمارے ہمارے کہیں کہیں
ہاں کہہ کر کہہ دے۔ اس سے اس شخص کو جو کہ اس کا
چاہی نہیں کہیں کہیں کہ اس کے ہمارے ہمارے کہیں

فی قلوبہم من مرض

اشارہ جاری است پیش می آید۔ و آئندہ
می فرماید۔ ہدی نہیں وقت رکتہ ہمارے ہمارے
خاص میفرماید۔ بعیرت اور نفیس اس مرض
مقامی نہیں۔ اور نفیس زمانہ چاہے وہ ابتداء
آئیں منظر میفرماید۔ و ہر کہ وہی ہو گرفت
ہمارا است آئندہ وہی ہمارے منظر چاکت خود
ہواشت۔ اس میں کسی ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
خود می آئندہ امام میفرماید۔ و ہمارے ہمارے ہمارے
اور ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
یک گونہ ہو و ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
ناخورد از کام اللہ و حدیث می باشند
و تلاش درین بارہ چنان می باشند کہ جیسی
کہ بعد از ازا وقت بیماری از لقاۃ منظر
و تلاش اثر ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
میفرماید۔ حالانکہ در امام صوفی ہمارے ہمارے ہمارے
و این مرد نمی دانستند از کتب طب
می باشند۔ یعنی حقائق ہر شیئی و خواص
آن را دانستند۔ اور نفی میفرماید۔ نیز ہمارے
آن گس را کہ امام باشند نمی خوانند
چہ این مرد نفی دانستند ہمارے ہمارے ہمارے
نیست بلکہ از بھی کام اللہ و حدیث
حقائق و خواص اہل و غیرہ دیکھتے ہمارے ہمارے

مرض وقت سردی کی فریاد ہاں کہم جیہ
سیاست کی نہاد۔ ایسی وقت ما خوب
باید فہمید مبادا جہتہ ہاں کہم جیہ
تاندہ کہ وہ ایہ۔ و سرہاں خطے فاش شود
و اگر توہاں ہاں کہم جیہ ہاں کہم جیہ
حسین میرزاوند۔ و ہاں کہم جیہ ہاں کہم جیہ
اگر تہاں ہاں کہم جیہ ہاں کہم جیہ
سود انیا صحت جیہ ہاں کہم جیہ
و ہاں کہم جیہ ہاں کہم جیہ

"جَلَّتْ بِعِلْمِ الْأَوَّلَيْنِ وَالْآخِرِينَ"
 می بایست - تا آن سو انبیا بودی :
 گزاین آن زمان تا امان بجای بیگیدی -
 چه "برکاتی بر مراد" ای بنی جبار
 بگرفت اگر مرتضی می شود با بنی علم هیچ
 مرتضی می شود - تا بهر قدر که باشد -
 پس امان بهر قدر که بجای دایمی باد بستان
 عالمی را میسریند و عدول را بهدایتش گویا
 میزدانند - پس ازین تقریر عاجز یاران و به
 تشبیه که در پیشگاه خواجه جلیل
 کمال است ماند - چه خود نمی برد که
 مراد کسیک اجتماع نام و وقت نشاند
 در باره نمودن خیزش و بهل هر قدر که
 باشد - همچو مراد کسانی است که قبل بشد
 خودی در ایام فترت مردند چه او شان

تو وہی ہے مستند نہیں ہیں بلکہ اسی کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ کے حقائق اور قواعد و اصول علی
معلوم کلام حق کے مطابق اصولی فرقہ ہے۔ اور
نئے احکام کا جو گناہ ہے۔ اس تعلیق بات کو آپ
بھی بیان کر چکے۔ ایمانہ کہ آپ کے کلام شریعت کے
تذکرہ کا کوئی نئی شریعت نہیں کہ یہاں سے حدیث
نقل کا سامان اور چاہی کہ قصداً ہی نہ جائے۔ اور اسے
کلام آپ کسی شخص کو مقروض نہ دیتے۔ اور اسے اس
کام کو سخت جاہلیت کا تذکرہ کہہ سکتے ہیں۔ حضرت
مستند معلوم جو انہی اصل میں علیہ السلام کی حدیث فرماتے۔
اور یہی ہے جس کے مذہب نے میرے نیکو بیگانہ کی زبان سے
فرمایا۔

[illegible]

وایشان در پی ترقیل و کثیر خرک و اندک حق را از پهل نشانند.

آنکون از شعیان باید پرسید که اگر
بافتراض حضرت امام مهدی علیه السلام
بمنقض حیات از پدر امام بمحل آمده
باشند تا چه چه کنند - تمام امت بر علم
شعیان گمراه شد - کار او شان آن بود که
گمراهان را جایت میفرمودند نه آنکه جایت
یافتگان بر می داشتند - و کبر جایت تا به
نه بستند - این امامت نقد قیامت
شد - مشغولان و انفس پرور آمد -

خداييم چه انظار راست - ابو بكر و عمر
رضي الله عنهم بائكه امام نبوده انايم و سيم
فتح كنده و اسودم را دوسته دادند -

بیت الممل از مال عالمی شد - نواز و صوم
 در حق گرفت - کفر بی شکر صوابی شد و
 جود کفر داد که مسلم گشتند - جزایم صواب
 چاکر شد - غرض آنکه مردی که نهفته
 کرم کشته و حضرت امام که پراست این
 کار بود آن چنان سرسبز و آب سرسبز می نمود

لیے کو وہ صورت اس امر میں تھوڑی بہت شرکت رکھتے ہیں کہ انہوں نے جن کاموں میں حصہ لیا۔

ابھیوں سے ایسا ہا چھو کر اگر بالمرض
حضرت امام مہدی علیہ السلام دم کے ہاتھ سے
لنگڑی کے میدان میں آگئے تھے تو انہوں نے کیا کیا تھے
امت شیعوں کے خیال کے مطابق گمراہ ہو گئی۔ ان
کا کام تو یہ تھا کہ اگر ہم کو جایت (رہائے نہ) کہ
جایت اپنے ہونے بھی جایت سے چھوڑ گئے۔ پھر بھی
وہ رہنمائی کے حشر کیستہ نہ گئے۔ یہ بہت
ذہنی فہمیت ہو گئی۔ انھوں نے کہا کہ ان کو تو جان
لیوں پر آگئی۔ مسیحیوں کا انھوں سے۔ ایک بار
رضی اللہ عنہ حشر میں ان کے مطابق امام نہ تھے اس کے بعد
پھر وہی ملک انہوں نے فتح کئے اور امام کا نہیں
تھا وہ بھجوا دیا۔ بیت لیلان، مال سے مال لے کر
نہاڑا، خاندانہ دہلی دیا۔ پھر خوراک و مسکن بھی گئے۔
انہوں کے خیر "وہاں سلام" ہی گئے۔ پھر وہ بھی
توڑی گئی۔ غرض جو لوگ اس کام کے موافق تھے وہ
کام کئے اور حضرت امام باقر علیہ السلام کے لئے تھے
میں رہائے خیر نہ تھے نہ خاندان میں رہے یا چھوڑ دیا
کہ خاندان تہذیبی و علمی میں گئی۔ وہ جو سلام

۱۔ حضرت کے حقیقی والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔ حضرت کے والدین کا نام ہے۔
 ۲۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۳۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۴۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۵۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۶۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۷۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۸۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۹۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔
 ۱۰۔ یہ ہے کہ حضرت کے والدین کا نام ہے۔ شہرہ شریفہ اور والد کا نام ہے۔

که کارخانه بدایت برهم خورد و ضلالت
مردی کرد - دارا و سوم و دارا کفر گردید
شبهان مغلوب شده و کاجم یک امانت
بسیز شدند - این امانت مزبور شبه
از بالقرض داشت باشد بخاطر جنس
کی نماید که آفتاب لطف که برینا بزم شبه
واجب است بمعطای این عاریت که در
کرده شد مغلوب شد - و حضرت ام
مروان شدند - و نه خدا باشد که ام
نمود که پادشاه ندهد که بجای خدا را که
غایب کند - اینی بر که حضرت ام
نشد یک نسی و شبی نده ایم که حش را
بی شبهه نیز نگیدی چای و شای بنده -
پس از بالقرض آن ندهد شای شبهه حضرت
ام و شبی که شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
توفیق بود بصیرت خود کند دست و شبی و شبی
نگاه و شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
این است که شبی و شبی و شبی و شبی
مروان چه و شبی و شبی و شبی و شبی
شبی است که شبی و شبی و شبی و شبی
شبی و شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
خاتم و شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
انوار و شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
ام و شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
خوبند و شبی و شبی و شبی و شبی و شبی
خوبند بود - و کلام شد خود کاجم
که بجز کلام شبی و شبی و شبی و شبی

اور انکسفر پر ایک شدید صاعقہ پڑ گئی۔ اور پھر کچھ دیر
کوئی تو جبر نہیں فرماتے۔ شیعوں کی یہ درخواست امامت
مگر بالفرض درست ہو تو قطعیہ میں مسلم ہوتا ہے کہ
اس مہر والی تو جبر کا خلاف شعور کندہ علم ہے۔ یہ
جو امام مہدی کی مذکورہ مسنونہ کے پیش نظر وہ تو جبر
جالی ہے۔ مہدی کی امت سے معزول ہو گئے۔ وہ نہ
فردہ ہائے امام کا تو یہ کام نہ تھا کہ ان کو امامت میں
سیٹھ کرے۔ مگر کاجول کی طرح سوتہ رہی۔ ان
باتوں کی وجہ سے اگر حضرت امام مہدی کے کام پہ تباہی
تو یہ کسی مٹی کی تعمیر کا نہیں ہائے گاہ کہ امامت کے عقیدہ
کو مٹ جائے کہ یہ ان کو پہنچے۔ یہی امام مہدی کی امت
میں حضرت امام مہدی کے پیروں کا پیشی ہے نہ تو پھر
نئی اور جدید سب ایک ہو جائیں گے۔ ہمیں کسی کی
جسم بصیرت کو تو فنی کا جذبہ کھلے گا تو وہ ان
کے آقا پر بہت کرے گا اور ان کے حکم کے
سامنے گمان نہ کرے گا۔ نہ یہ جو گروہوں کی
طرح نہ ہوئے گا۔

اس پہلے قصد کو اس موافقت اور
طرح موافقت میں کیا دخل ہے جو تقسیم
نہیں ہے۔ نہیں بلکہ اشارہ اس بات پر
ہے کہ یہ حضرت رحمت کے ان بے غلظت
دعویٰ کے باوجود قرابت کے اٹنے والوں کی
اندھ سی محض غاصق انبیاء کے نظریں اٹھنے سے
پہلے محبت کا اندازہ کرتے تھے اور پھر ان فرق
پر گئے۔ یہ صحابی بھی حضرت ام مہدی
سے منہ پیر ہیں گے۔ کیونکہ ام مہدی جیسا کہ
خانیہ کے سوا کبھی اس کو ماننے نہیں گے۔ اور

ہم اٹھ کر خود ہرچہ کوششوں کی باتوں کے
سوا کہ نہیں فرماتا ہے۔ اس صورت میں یہ صاحب
اہم جہد کی کوششوں کا اہم خیال کہ کہ ان سے
مکمل رہائی کریں گے اور ان دہائی کو اپنے خیال
کے موافق دیکھیں گے۔ اگر اس کے علاوہ جنت و
دوزخ میں ہیں گے اور اس گمراہ کے ہاتھ پاب دھو
کر زخم کرنا دیکھیں گے تو خود بھی ان کے گمراہ
اس کو ہم تمام کوششیں کریں گے اور اگر ان کے گمراہ
ہو جائیں گے۔

ہم اللہ میں کو ہرچہ سیدھا راستہ
دیکھتا ہے۔

شعبان اوشی ما دام سنیاں پھاڑتے
بقا غارتہ نید۔ وادی و جال ما موافق
خیال خود خواہند دید۔ ہم خود
دست ہرچہ و ہم اہل اب و جہد
دست ان گمراہ ہرچہ اہم جہد
خود خواہند داشت و ہرچہ
خواہند افتاد۔

وادی نید نئی نیشاؤ الی
ہرچہ نیشاؤ

نوٹ: اس کتاب کے تصدیق و تصحیح کے لئے
میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ صرف ایک
مذہب کے لئے ہے۔ اس کتاب کے
مذہب کے لئے ہے۔

نام دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہ لگی گئی۔

تعارف مکتوب الیہ | مولوی خاں میں صاحب کا اصل وطن کہاں ہے؟ کسی صورت سے تحقیق میں رہا نہ سکا۔ ابتداً تمام مسلم برہنہ ہے کہ لکھنے کے طرف اوجہ انہی کے رہے تھے۔ وہ اس مکتوب کے مدار گذر سے پہلے ہی حضرت قاسم اسلام سے چارے پکڑے ہیں اور پھر وطن واپس چلے گئے ہیں۔ قاسم اسلام نے دوسرے مکتوب نام مولوی خاں میں لکھتے ہیں۔
"محل مشرقی اسیطر خود دیدہ و رفتہ اند"

اسیطر کی شہریت کمال آپ خود دیکھ کر لکھتے ہیں۔

مولوی خاں مولوی خاں میں صاحب کو پٹنہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ قاسم اسلام مکتوب میں لکھتے ہیں۔

مشرق علم و عرش مبارک باد، علم و عرش حاصل کرنے کا شوق مبارک ہو۔
"وہاں کو لکھتے ہیں حضرت رسول پر زنت برداشت کرنے کے بدلے لکھتے ہیں، چنانچہ تمام لوگوں سے بدچوری (استغفار) ہے، چنانچہ قاسم اسلام نے ابو داؤد شریف صحاح ستہ کی مشہور کتاب ایسی تھی اور جو احادیث میں میرٹھ کا مشہور مال کئی کئی بار لکھا ہے کہ اس کے ان طرف سے لکھتے ہیں، انبارت تھے وہاں بندہ نہ لکھتے تھے۔
پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں لکھتے ہیں۔"

دعا آید، سبہ غالباً آپ کے نام دامن بہت سے
اپنی کمال پورے گئے۔ وہ لکھتے، وہی اور میرٹھ کی
ہنسٹ وہاں سے زیادہ قریب ہے اس لئے
مقدمہ اعداد، مطالعہ حضرت استاد کی مولوی
احوال صاحب کی خدمت میں درج جائیں۔

حاکم آباد، امت غالباً جو دار و لوشن دیکھا
نہاں کمال یافتہ، لکھتے شاید بہت دلی و طرف
کی و میرٹھ، انہما نزدیک باشد۔ بہر صورت
مقدمہ اعداد، مطالعہ حضرت استاد کی مولوی
صاحب اپنی شناخت۔

مدات سے مسلم برہنہ ہے کہ ان تمام مذاہات کے بعد وہ دوبارہ میرٹھ آئے ہیں اور مولوی خاں میں
حضرت قاسم اسلام سے یہ پٹنہ کا پڑا مسلم برہنہ ہے۔

خلاصہ مکتوب | قاسم اسلام کا یہ مکتوب انیا جبر مسلم کی صحت کے بارے میں ہے، وصف پرکار انیا نبوت کے
تھے کہ یہ مسلم برہنہ ہے، نبوت کے لکھنے سے پہلے ہی مسلم برہنہ ہو گئے ہیں۔ یہ تحقیق
حضرت برہنہ کی یہی کہ آپ نے اگر کاشانی کا پڑا ہے۔ چنانچہ حضرت قاسم اسلام نے ایک کتاب
برہنہ قاسم میں حکم فیہ مولوی صاحب، دوم نام دلی منادوں کے نام ہے۔ لکھتے ہیں۔
انیا جبر مسلم بہر بہت، دوم تو بہت

منشاء و کما کہ مصمم اندہ آیات قرآنی میں ملتی
 و آیات، رہنمائیہ اہم ہرگز اس آیت کا حاصل
 و اگر ہم بعض غرضات و مقاصد از صحت بقول
 عبیدہ بن جراح فرماید۔ (مسند)
 کہ چھوٹے فرقہ گذریوں سے ایک جہت سے اس
 دھوکے کو مینے قرآنی آیات سے ثابت کیا ہے
 جس کو کہ خواہش و تمہیل بقبلی سے منشاء کہ ہم مصمم
 و کما کہ ہے و اگر کہ بعض غرضات و مقاصد بقول
 کا کہ ہے۔

مرفعات ہم مصمم فرما بھی کہ خدا تعالیٰ خدا کی رحیم میں فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت چاہتے ہو تو میری
 پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اس کیفیت میں تصور یہ صلاۃ کی برکت میں ملتی ہوئی کو ایک ہے۔
 کسی خاص بہ میری پیروی کو مستحب نہیں کیا۔ میں کا مطلب یہ تھا کہ کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل و فعل و عبادت
 و فتوحی نہ شوقی اللہ ان شاء اللہ خشنود کے ساتھ حق تمام زندگی خود ہوگی کہ آپ پر ہر عمل میں مصمم
 ہوں گے۔ و خدا کہ کسی ایک جہت میں ہی آپ کا مصممیت حاصل نہ ہوئی تو خوشیوں کو اس میں مشکل کر دیا تھا۔ آیات
 سے فرشتوں کے خیر بہتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آگے ہی کہ ہم مصمم نے تحریر فرمایا ہے کہ اللہ
 نے فرشتوں کو فرمایا اے اللہ کے پیروں کی پناہ ان کے اللہ اطاعت کا مادہ رکھنا۔ چنانچہ ان سے اطاعت ہی
 مراد ہوتی ہے جبکہ لا یفعلون اللہ۔ و انہم یفعلون اللہ۔ و انہم یفعلون اللہ۔ چنانچہ ان سے اطاعت ہی
 رکھنا کہ انہم یفعلون اللہ۔ و انہم یفعلون اللہ۔ و انہم یفعلون اللہ۔ چنانچہ ان سے اطاعت ہی
 میں شر اور غیر دونوں کا مادہ رکھنا۔ پناہ اس سے شر اور شر و دونوں کا مادہ ہوتا ہے۔ پناہ جس میں کہ غیر میں
 ہو کہ رکھنا کہ ہے اسی کے مطابق اس سے ملن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ عقل و عبادت ہوتے ہی چکا کہ ہم کے
 ساتھ اس کے لازم خود ہوا کہ عبادت ہی ہونا فرشتوں کی ذات کے ساتھ اطاعت اور شیطان کی ذات کے لازم میں
 سے محبت ہے چنانچہ میرا نظریہ ہے۔

تھیک میں لڑا انہی کے غیر میں اللہ تعالیٰ نے صحت اور برکت کے لیے فرمایا کہ ہم مصمم رہنا کہ
 ہے ہذا دنیا کے لازم میں سے صحت کا یہ اثر دیا اور ان کے غیر میں سے برکت کے شر کا نکل کر برکت کا نکلنا
 اس سے انہی مصمم شہر ہے۔ چنانچہ مرفعات ہم مصمم کہتے ہیں۔

اس صحت میں و انہم یفعلون اللہ کہ حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذات علی علی
 آئی خلق صلاۃ و کس صلیت کی ذات بارکات شیطان خلق ہے اگر
 خاص میں ایک ہوں و ہذا جہت آپ کی پیروی کیجئے ہو سکتی ہے۔

و مصروف کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم کے صلی و برکت و انہم یفعلون اللہ کے تصور
 ہے بھی ایک ہی۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب گویا فرماتے ہیں۔

و ہذا کہ انہم یفعلون اللہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب گویا فرماتے ہیں۔

انبیاء کی عصمت کی عقلی دلیل | لیکن یہاں تک انبیاء کی عصمت کی عقلی دلیل ہے حضرت قاسم اسلام
 غفرلہ فرما سب کے چند حویں مکتوب جامع حکیم ضیاء الدین کے تحریری
 تحریر فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر وہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، آتش اور بندوں کے
 وہابیان و سید کرتا اور واسطہ ہوتے ہیں۔ جو قرآن کتاب اللہ میں کے درمیان پہنچا واسطہ ہوتا ہے جو صحت سے دشمن
 ہو کر اس کی مدد کرتے ہیں کہ پہنچے۔ لہذا پہنچا میں دشمن ہو نہ کہ اپنی خواہش اور اپنی پابندی۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام
 مقدس و پاک و نبائی تک رہتے ہیں۔ اور پاک و قدس ہو کر جو کچھ عیب ہے پاک سے اس سے ان تک
 رسائی کے لئے ہی مخصوص ہے کہ جس میں ہر ایک پابندی ہے۔ جب تک انبیاء علیہم السلام پر قسم کے گناہ سے پاک ہوں گے
 آگے وہ قدس میں رہیں تہیں ہو سکتے۔ یہ ہے خلاصہ اس مکتوب کا۔

دوسرے اس مضمون کے بعد حضرت قاسم اسلام نے اسی طرح کے منطق قرآنی بیان فرمائی ہے جس کے تحت
 ہم حق سے شائبہ کر کے یہی وہاں سے خلاصہ فرماتے۔

میرا شاہ جہاں محمدی عصمت انبیاء پر کلام آگائی | جب حضرت مولانا قاسم صاحب جلال میں ملجوئے ہو۔
 کے منظر میں تشریف لائے تھے اور انہیں دعا دے

باری تعالیٰ سلامت، سلامت ہو جس طرح وہ عالم اور نیت سلامی ہو جس طرح سلامی ہی عصمت انبیاء پر کلام آگائی
 نور پاک و شریعت پاک و دینی عصمت انبیاء کے فرقہ قائم رہیں۔ دیکھا کہ انہیں عصمت انبیاء پر کلام آگائی ہی ہے۔

یہ جو کچھ ہے کہ ان کی گویا قرآن کے ساتھ ہے بلکہ وہاں کو اپنے کے معلق ہو۔ بلکہ ان کے ساتھ
 عصمت ہی ان کو شریعت و عزت میں نہیں۔ لیکن یہ جو کچھ ہے کہ اگر ان کی عقل چلت
 آگئی اور صحت ہی ہو کر اس کے ایک اصول آگائی ہی تو اس ایک اصولی کاغذ ہی تمام چھوڑ کر وہ خدا
 تبار ہو گئے۔ یہ۔ لیکن یہ اگر ایک بات ہو کہ کسی ہی درجوں کے خلاف قرآن ہی ہو کہ وہ غیب
 میں ہوئی نہ کہ وہی ہوا چاہئے گا۔

خداوند عظیم جو کسی ہی ہو کہ ہے تو اس پر بیت اور طاقت غیبت اور ذات حضور میں ہو کہ ہے
 کتب ہو۔ اس سے یہ جو کچھ ہے کہ انبیاء اور صلی سر ان کا امت ہوں ان کی بات کی اور یہی
 شعاع رحمت خداوندی ہے۔ اس سے یہ باتیں کہ اس میں کہتے ہیں اور اس کہتے ہیں وہ مطلب ہوتا ہے کہ
 ہر جگہ ان کا نام اور طاقت ہی نہیں کہ جو عیب ہوئی کوئی ہی صفت ہے جس میں تو اس پر ہے کہ ہے
 انھیں کا صلہ ہو۔ ہر جگہ نہیں۔ اس سے کہ انھیں حقانیت انہیں صفت ہو سکتی۔ اگر خداوند ہی
 ہے تو انہیں کی نسبت آگ ہے اور انھیں ہی ہے تو انہیں نہ کہ ان کی بات ہے۔ شہادت میں ہر کہ
 آگائی ہو کہ ان کی یہ باتیں جو ہیں۔

ان بات میں کہ ہے کہ وہ ہیں خدا ہی ہو کہ ہے کہ انہیں ان کی بات ہے اور انہیں

[illegible][illegible]

مغرض ہوا اور تمام صاحب کارے کو خوب حسرت انجا پر ایک بچہ جو شاہکدے میں کرکٹ کھاتے اور مگر بچہ اپنے اگر بڑا ہو گا وہ غنوی ہی ہے۔ اب اس مسئلے میں تہذیبی تفاوت اور مذہبی تضاد کے بعد ان کا حاصل کتب ٹھہرتے ہو آئندہ اور ان میں پیش قدمی ہے۔

تیسرا مکتوب

کہ اصل میں مکتوب چہارم ہے

در معصومیتہ انبیاء علیہم السلام وکم تحقیق حقیقہ کی طبعی
جو کہ انبیاء کی عصمت اور مکی طبعی کی حقیقت میں ہے

بنام مولوی فدا حسین صاحب

میرٹھ (پنجاب)

رمضان ۱۲۸۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم اقدس انبیاء علیہم السلام ودرمجموعہ	اور کتب کتب میں انبیاء علیہم السلام ودرمجموعہ
و کہ در قبل النبوة و بعد النبوة و بعد النبوة کہ باشد معصوم اند	اور در بعد النبوة کہ نبوت ہے چنانکہ در نبوت کہ نبوت
و در دینی معصومہ و در دنیا و در دنیا و در دنیا کہ نبوت	در دنیا و در دنیا و در دنیا کہ نبوت

ہمارے کہ بہرہ از قلم دادہ اند اخبار شریفہ
تحقیق اصل مراد موافق اقوال اکابر خیر
واقف۔

بغیر از اکابر علماء کے اقوال کے خلاف ہے علیٰ ہر شخص
کہ اگر کا اللہ تعالیٰ نے تصدیق دی ہے وہ اللہ تعالیٰ
ہر ما کی وضاحت کے بعد میری رائے کہ اگر کے اقوال
کے موافق پائے گا۔

یہ تو خود کو کہنے والی ایک منزلت ہے صرف
و نظم اور انکا کہنا کافی نہیں اس لئے مناسب ہے کہ
میں پہلے اس موضوع کی دلیل پیش کروں۔

۱۔ میرے جانی اللہ تعالیٰ نے تمام میں فراموشیہ
میں کسی بھی لائق اللہ تعالیٰ کے کہہ تو میری پہلی
کہ اللہ تعالیٰ کی دست رکھے گا۔

۲۔ اسی طرح :-

۳۔ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وقت میں اپنا نمونہ ہے۔

۴۔ قرآن مجید۔ یہ دعویٰ کہ تمہاری ہر چیز اللہ تعالیٰ کی
کتاب میں۔ اور اس طرف آیت :-

۵۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان میں غرضات اور امور کے گوش
کہ وہ مہدوت کریں اللہ تعالیٰ کی غرض کہہ ہوتے اس کے
قرآن مجید حدیث کریں اللہ تعالیٰ کی غرض کہہ ہوتے اس کے
کہہ دیجئے گا۔ (قرآن کریم)

یہ حضرات ہیں مگر اس طرف اشارہ کر دیں کہ

ہاں ہر دینی را دلیل بکار است
نقشہ انظم و انکار کی یاد کہ ایں
وحی را اللہ موبہ فرمایم
یاد میں اور کلام اللہ میں ہر دین
۱۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاَتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
۲۔

۳۔ قُلْ اَنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاَتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

فرمودہ اند۔ ایں آیت میں جملہ حلقہ جات
میں فرماید۔ دایم طرف آیت :-

۴۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
إِلَّا لِيَعْبُدُونِي ۚ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا
لِيُعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
(قرآن کریم)

۵۔ ہم پرستہ، ایں جانب اشارہ کر مقصود

۱۔ کہہ دیجئے گا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ (آیت ۳۱) سورہ آل عمران

۲۔ کہہ دیجئے گا۔ فَقَدْ كَانَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُتَكِبِينَ (آیت ۲۱) سورہ آل عمران

۳۔ کہہ دیجئے گا۔ اے خدا صحت نہایت کہ عجب
۴۔ کہہ دیجئے گا۔

تھیں جسے لوگوں کی دعا کے شیطانی اور کفری عنصر سے
مرکب ہونے کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ وہ
چیزوں کے علاوہ اور چیزیں بھی ہو سکتی ہیں اس صورت
میں لازم آیا کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نشانہ
عید و ملی ہو، افضل الصلوات و اکمل الصلوات کی شان
پر رکات شیعہ کی شان پر متعدد اعلیٰ درجہ صوفیوں
و نہ جاثو آپ کی پروا کس لڑکے کی ہے۔ یہاں گناہ
کے نام سے جہاد ہونے کی امید ہو سکتی تو یہ کہتے تھے۔
بریز کہ حضرت حبیب رب العالمین کی ذات شریف
سید المرسلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک چہرہ ہیں گناہ جو اس
جڑ کے لئے لازم تھا۔ حضرت اعلیٰ درجہ صوفیوں کے ہاں سے
میں سنا تھا کہ اس در شیعہ کی تفسیر کی تھی۔

بالرہ

ہر کوئی جو حب و جود میں مبتلا ہے تو اس کے ہاں
کفر و کفر پر یہی مہر ہے۔ اگر شیعہ ہاں حضرت
سیدنا علی علیہ السلام کے تفسیر کی کوئی چیز کہہ دے گا
تو یہ ضرور اہل کفر کے تہذیبی ذمہ ہے۔ آخر کہہ دو کہ اس
کے کوئی کیفیت ہو کہ وہ جس حال میں ہو سکتی ہو
صمیمیت کا مظہر ہو۔ پس اگر ہو کہ ہر طرح کے تہذیب
حکم فرما دے تو صمیمیت کا بھی حکم دینا پڑے گا۔ یہی
صورت میں اس صحرانہ ہوا کہ
"خبریں حکم دے گئے وہ کہ یہ کہ صمیمیت کی طرف"

ترکیب و روح مثالی و شمع از حد حضرت علی
و شیعہ کی توان برد۔ گو ہوا ہی میں ہو چکا ہے
دیگر ہاں تھے۔ انہی صورت لازم افتاد کہ
ذات یا برکات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
رود فائنات عید و ملی آو افضل الصلوات
و اکمل الصلوات و شان شیعہ شیطانی میراث
و نہ اتنا حق چکر نہ صمیمیت بند۔ ان
اگر ان لازم ذات امید مغفرت ہوی
میتو اس گفت کہ ہر چہ کہ در ذات شریف
حضرت رب العالمین جزوی از نوع شیعہ کی تھے۔
اسا خصصاں کہ لازم آئی ہوا، دینی ہوا
خداقت خود

الْحَقُّ رِافَا حَقُّ . حَقُّ
پس تو انہی میں ہے ۔ (مقتول)
اگر شیعہ ہاں وہ شیطانی اور غیر حضرت صوفی
انہی میں شیعہ ملی و صوفی ہوی، اتنا حق
را کتا ہے ۔ آخر کیا تہذیب یعنی انہی میں
و شان تہذیب و ملی از خصیوں پر یہ آئی ہیں
کہ جو ان تہذیب و شان فرمودہ خود صمیمیت پر مشدود
خود۔ خبری صورت شیعہ میں صحرانہ
منا اجماعا رِافَا حَقُّ رِافَا حَقُّ

لَا يَسْتَعِذُّ بِمَا قَرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مِنْ تَعْدِ خَلْقِ الْفَرَسِ
الْقَبِيضَةِ وَمَا مِنْ رِافَا إِلَّا يَتَذَكَّرُ اللَّهُ مَخْلُوقِيهِ لَوْلَا الْقَبِيضَةُ لَمْ يَكُنْ
فِي الْقُرْآنِ شَيْءٌ مِمَّا كُنْ يَسْتَعِذُّ بِهِ مِنَ الْقَبِيضَةِ وَلَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مِنْ تَعْدِ خَلْقِ الْفَرَسِ
الْقَبِيضَةِ وَمَا مِنْ رِافَا إِلَّا يَتَذَكَّرُ اللَّهُ مَخْلُوقِيهِ لَوْلَا الْقَبِيضَةُ لَمْ يَكُنْ

کہ ہر چہ کہ شیعہ و صوفیوں کی حد اس حد پر

و ضمیر محفل که واجب بودی حق است متوقف -
 باز از نفسی را مطلق و شش اند - یعنی
 این فرموده اند که - از نفسی فی الاعمال
 - والاخلاق اولی هذا الامر
 و بعد از این چه معنی ترشولی گشته اند - و
 پیدا است که می گویند اولی این است که تغییر
 کن اینها منزه از آن و در این صیغه ای است بحسب و
 مرضی خداوندی باشد

و پیش این است که چنانکه خود فرموده و
پرسیده: سوره یحیة تا آخری از خالص معلوم
شود و همچنین احادیث ظاهر و ضمنی حقوق و فایده
و قری با عمل میکند - تا یک از بدستبر شود
چنانچه خود میفرماید:-
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلْبَسُوْا حُلُوْمًا مِّنْ اٰثَرِ الْبَغْيِ
و از آنکه میفرماید:-

کی طرف لوٹتی ہے اور مغولوں کی ضروری کرمت کی طرف توجہ دیتا ہے، راجہ سے یہی اس قضیہ میں رہا اور مصنف کو کافی۔ پھر ضل اس قضیہ کو کسی شرط کے بغیر حلقہ کیا ہے۔ یعنی: نہیں دیا؟ کیا عمل دیا جیسے حالات کے باعث یا اس امر میں اور اس امر میں ٹپا۔ اور اس سب کے بعد حق رسولیہ فراہم ہے۔ انطاہریت و حق ملک و آیات کے تحت میں رسولیہ میں تپے چند دے کے شخص کے لئے دیا کہ جسے وہ اس کے سوا کسی چیز میں پیش کرے۔ لہذا حق و رسولیہ کے تمام مطلق عناصر خود تعالیٰ کے نزدیک پسند فرمادے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسے کہ کوئی اندھ جانور
کو کوئی نئی چیز دکھ کر دیکھتے ہیں، تاکہ اس کو دیکھ سکیں
یہاں تک کہ اس طرح وہ حسی عناصر میں حالات، خصوصاً
اس کے حسی قوتوں کا اطلاق کرتے ہیں، جیسے کہ وہ
چھو، بوسہ، تیز بوسہ، انہی پر خود فرستے ہیں
"تاکہ تم کو اس کے نام سے کہہ سکو" کہ جیسے کہ اس کے

[illegible]

و بصورت کفیل و احوال و پیش از آنکه خدمات
و معیبه گردانی از آنجا خدمات و دوغایینی
جود انصاف از آنجا خدمات و قوی

و انحق که من می باشد و این
خصل و آثار را با آن اخلاق و حکمت پیا
پیست است که خطوط سیار را باز نمودند
پس چنانکه نمودند نقره قدرت قیمت جهانند
و نقره را باشد از آن خطوط را و متصدا
اصل و موجب نمودند نقره بود از آن خط
بهر آن خط نقد منبر می و حج
نمودند نقره باشند از اصل متصدا و موجب
دریغ و مرغوب

همین بیان قصه دینی است - اصل
محبوب و مقصود و مطلوب اخلاق مرتضی اند
در اعمال و دیباچه آخرت در اصل قصد
قیمت این اخلاق را باشد تا این اعمال
تا - این اعمال منظران اخلاق و ملکات اند
ذات خود محبوب و مرغی - اخلاق مرتضی
مطلوب است که همه اخلاق و ملکات و کمالات
در محال محبوب و مرغی خدا تعالی باشند -
این نخواستند که بعضی از اینها منظر مرغیات
باشند و بعضی از این خلاف مرغی -
دوره اطلاق این شخص باطل گردد - مگر
این که اندیش صورت معصومیت انبیا و

انظار پر ہے کہ عطا بخش منیت کے ملک حیات
میں ہے اور جنگ جوی، جنگ میں ہندوں کی
حکومت میں ہے۔ اسی طرح تہہ افعال، ٹیڈ
افعال اور تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
افعال اور تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
منیت ہے جو تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
کے ساتھ۔ ہیں یہ کہ عطا بخش، تہہ کی
اور تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
اصل اور تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
اور تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی
تہہ کی حکمت میں ہے جو تہہ کی

[illegible]

نہ اسے نکالیں وہاں یہ حقوق سے سزا دے رکھے ہیں۔ ان حقوق چھڑھ ہر لمحے ہر اکبر کے سر پر ہوتے ہیں۔
یہ حق انسانی نہیں ہو سکتے۔ ہر انسان ان حقوق میں سے ایک ہے۔

اینکه از یک طرف فروزی است و از آنجا که آب تنوع دارد
بیشتر تنوع دارد و این به نفع و ضررین است و این را می توان
که به یک طرف است و تنوع دارد و این به نفع و ضررین است -
برای دیدن این که در آنجا که آب تنوع دارد و این به نفع و ضررین است -
بسیار است و این به نفع و ضررین است -
بسیار است و این به نفع و ضررین است -

حق بیاد دے دی۔ اور اعلیٰ کو یہاں فرمایا ہے
کہ جو شخص بھی خدا کا بندہ ہو، گوہر کا رسول ہو یا
خود ہی ہے۔
سب سے پہلے یہ کہ اگر آپ کے ہر کسی کو بھی
گناہ ہے، ہر ایک کے ساتھ غواہ گناہ چھٹا ہے، پھر
مستفہ نہیں کہ چلتے کہ چلتے کہ گناہوں سے بہت خوش
نہیں۔

گویند که از عصب دایمی است که عصب محیطی
این قوط مستقیماً به عصبی است در غیری بود که
مثل آب گرم که در عرض حیات خارج از حیات
خود می‌توان شد. عرض عصبی از حیات
بهم نمی‌توان شد. آردی با وجود امکان
عرض عصبی است یا از عرض آن می‌تواند
خارج فرموده اند.
كُلُّ الْبَشَرِ لَشَوْءٍ عَنِ الشَّوْءِ وَالْشَّيْءُ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَلَّصِينَ .

1997

عمر آگہ بعض اقسام مسیحیت کے سرور
نفساء ہم شادی آئندہ ایسا ہی آیت بدلتا
خود ہم آیت دارد - دہ صف ہر
آیت - دہ صف ہر آیت ہر شادی
دہ صف ہر شادی -

بهر حال مصروفیت منی مذکور مخصوص
انبیاء است و الباقی را هم غریب و اوشان می
صفت ننهادن گفت -

ان اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

و بتقریف اولیا فرموده اند برای معنی
اشکبار وارد -

تفصیل از جوانی [تفصیل از جوانی] متعلق به سید احمد خاں
است و تفسیرش جامع سوسے ادبیات و تفسیرش
پریم پتہ مختلف - لیکن اصل اتفاقا
کتاب از مہاشی و غیر مرئیات بود۔

نیز به شیخ که حاصل متقیان است که
به سرفروشان و بختیاریان می باشد و اینها
محققان آقا بهیچ عنوان بر تعویذ الهی متوسل
نمی گردند.

وای بدای مذکور ایام برشمار
نظا وقت رفتار خود را از آفتابی بزمیداد
و با ای برشمار ایام مذکور می نمودند

پھیریں۔ بے شک وہ جا۔ سے باغوں میں بندوں
میں سے تھا۔ (ڈاکٹر کرکھی)

[illegible]

پر حال ہو گا کہ اس میں گناہوں سے پاک صوفیوں
کے ساتھ خاص ہے۔ گویا کہ ان فیہ کے ساتھ اس
مخصوصیت میں شریک نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ آیت :-

۱۳۳۳

میں نے یہ سب اس لئے کہ دعوت کو پھیلانے کے لئے
کہ اس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے (موسیٰ) کے اس معجزہ
کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اجہل کی تفصیل | اس اجہل کی تفصیل یہ ہے کہ
متفقوں اس امر پر علی کا قبضہ

یہ اور اس کی خیر دینی کی طرف راجع ہے۔ اسی سے کہ
مفسر جو اعلیٰ پوزیشن ہے۔ لیکن فقہ کا اس میں ہرگز
وہ مشرک یا مستبدہ نہیں ہے۔

اس کے جسٹس کے انتقال کا ذخیرہ ہے کہ ان کے
 سے مختلف شخص ہو۔ اور ان کے جسٹس کے انتقال
 اعلیٰ عدالت میں ملو کہ ان کے طرف سے ہونے پر تو
 اس سے ہے۔

اسی طرح کے ساتھ کہ اگر بات کے حکم
پر مشورہ چلتے ہو تو اس سے پہلے آپ کا لینا ہے
خود بخود کہ اس میں کوئی نقص نہیں

میں بھی کہہ سکتا۔

باقی رہی یہ بات کہ وہ بلا سے غلطی نہ
کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ غلطی نہ کرتا
تو اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ غلطی نہ کرتا
تو اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔
اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد
ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی
بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔
اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس
کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس
کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

میں سزاؤں میں۔

باقی رہی یہ بات کہ وہ بلا سے غلطی نہ
کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ غلطی نہ کرتا
تو اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ غلطی نہ کرتا
تو اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔
اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس
کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس
کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس
کی زندگی بے مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے
مقصد ہوتی۔ اس کی زندگی بے مقصد ہوتی۔

میسادو - وہاں انہیں باغیچہ اور دیگر اچھی نیت
 فاسد نیز کچھ خود راہی بہاد - و از
 نرہ ہوا نیت و دیگر شکل و باغیچہ سر می برد -
 لیکن وہ بہرہ مندانہ طبعی کہ شکر شد و در
 ہادی نظر بر خاص کہ میں تعجب مست
 کول می شود - جہنم است کہ در حق منافی
 سراپا اہلین و امی شد و در ملکوت اہل
 چہ کی بود کہ اب شیخ جہنم شد
 جہنم -

همین حد بعضی پیکر و میاکی بعضی غزل
و مثل شربت و شکر و خندان دل و دلی
و دست و گرمیای شکر یکجای بدیگری
و خیال آن صحت خاص با خیال است که اگر
و بیکه مصدق آنها چیزی ویر شده باشد
تقریب و داشت و نون قرار و مناد بر چشمت
همچون یک پیکر بگذاشت یکبار به جسم آنکه این قصد
و با عباد و مناد احمدی دست طبعی که دست و ساز
بعضی فیض و ظفر امانت نیز محسوس شد پس است
که بیداری خزان صحت چنان و خلیه و تنم انگاشته
دل از حقیقت و این سلام برداشته اند.

چوں ای مقدر فید شد، حسن و کرم
از این سر میگذرد، بید فید، محکم
احسان و امان، با اینها مشا و حدیث

[illegible][illegible]

اگر خطای اجتادی باید گفت -

نظم آنکه خطایی را در این مورد هیچ

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

چون که اجتادی خطای باید گفت -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

نقدی در نظم را زلفت ای خواند -

و شایان آنکه سید بزرگوار و خدای عالم
باو شایان و تقدیر گزینی حضرت پسر جلال
کی تجدد و مصلحت این عبادت
و مصلحت مصلحت آن از انوار حق
جلا مصلحت و دنیا نبود.

لِيُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خُزُنًا غَنًّا وَأَقْرَبَ لِلرَّحْمَنِ قَرَارًا

خدا بی قدر گواه است - که بهشت این ملک
 عنایت حضرت یعقوب علیهم السلام بود - و ظاهر
 است که حکومت یعقوب علیهم السلام از ملک حاکم
 یا امرای وقت و سرود نمودند که عنایت ایشان
 بسال بر سر علیهم السلام موجب حصول منصب
 دیگری میشد و اینی باعث حق مد پادشاه
 بجای می آید - ای ملک قریب حضرت یعقوب
 علیهم السلام شدت رکعت و بی بود - و
 موجب حصول منصبی - بی باعث بود و حاکم
 واحد از اول سر زد - و میباید که بعد از
 لوازم جنت و آثار آنست بر فرم جنت که باشد

اور شریعت کی مخالفت پر مشتمل جیڑے صوم کے جواز کا
 کہ ان کے ساتھ معاملہ اور غیہ نفس علیہ صوم کے وقوع کے
 پس ہے، اچھا لگے کہ اکثر مسلمان جو تاجہ تیر کر بارہ صوم
 ہے اور کہتے ہیں کہ صوم واجب ہے صرف حیض و نفاس کے سبب پر
 ہے اس سلسلہ کے معاملہ میں تاجہ تیر کی محبت مذموم ہے۔

۱۰۔ اہل بیت کے ساتھ احسان کا جتنا رشتہ ہے (۱۴) اس سے
 چھپ کر چھپ کر ہے۔

[illegible]

Handwritten signature

تاریخ و جغرافیة و طب و فقه و کلام و منطق و اخلاق و ریاضیات و نجوم و کیهان و
و غیره و این کتاب در سال ۱۰۲۰ هجری قمری در شهر تبریز در کتب خانة
میرزا محمد باقر خان کتبی در شهر تبریز در کتب خانة
میرزا محمد باقر خان کتبی در شهر تبریز در کتب خانة

مَنْ جَرَّ سَبِيحَةَ الْحَبْلِ بِإِذْنِ اللَّهِ قَاتَلَ الْقُرْشَ وَأَخَذَ أَتَقَبُّ إِلَى أَهْلِيهِ وَأَقْرَبِ

پس اگر محبت و نیکی است صد نیز لازم و
در حکم خدا، تا این که خواهر بود و اگر محبت
خداوندی است، چنان صد آن بچای حساب
شود، خواهر شد.

باجو این رنگ پوش از آثار بیت
خاموشی می نماید. آبی بیکر نازیا میگویند.
نظر بینایی آبی را بر جبهه خوانند و
مرکزهای را آلت بکار میگویند. و بین
گشام آبی را از قسم زلات می شنود.
و همین است که مشهود میشوند. حد
خداد ذات الیقین را حالت فرموده اند
و از این

لَا أَحَدٌ إِلَّا ابْنُ شَيْتَانٍ

پیدا شده باشد - و بهمین جهت گفته
باشد که در این حدیث عبد الجبار خودست-
حایت آن نیست که بمنی ضبط گیرد -
و اگر ضمیر آنست که اکابرند این قسم حد

کی بھی محبت ہو۔ یہی ان کی محبت ہے تو خدا کی
 خلق ہے اور ہم اس اعتبار میں اس محبت کے تابع
 ہو گئے۔ اب اگر محبت خدا و خلقی ہے تو اس طرح اس کے
 مساوی ہو سکتی ہیں۔

ہاں یہ وہ کارِ شکر ہے جس نے خدا کی کائنات
 میں سے کوئی دینا ہے۔ ہاں میں جس نے نہایت
 صورت اختیار کی۔ غلامی دیکھنے والے اس کو جرم
 کہتے ہیں۔ خدا اس کو کارِ شکر کہنے والوں کو
 شکر نہیں کہتے ہیں۔ خود کو نام و نامی اس کو شکر
 کا قسم خود کہتا ہے۔ اس کی وجہ سے کہ وہ اپنے
 لئے۔ اور نہ آپ کی جس خدا کو اس پرست میں اس پرست
 استرا پرست خدا فرمائی ہے۔ اس پرست سے اس پرست
 کہ جس نے۔

”نہیں کہ سدا گرد چیزوں میں“
خاطر کو گئے اندھے جی آپ یہ واضح ہو گیا کہ اس وقت
میں سدا اپنے اصل گھر میں ہے یعنی دھاروہ ہے
نہال قسمت بیک کے سن کر سدا کی قسمت ہی نہیں۔
گو میری ازمنہ ہی نہیں کہ اس قسم کی سدا ہے اور

[illegible]

ہم باید شد۔ و پرند دل و ایثار مانی باید
پرداخت۔ فی۔ بگو مردم آست که
ای قسم صد که از آثار محبت خداوندی است
و در جودش بر طبع کس را اختیار نیست۔
بخت خود فراموش نیست۔

از خداوند است کرده باشی که بر من چندی
دیگراست و از دل و خاطر اختیار چندی دیگر۔
بجای دیگر کی ما از قسم دیگر شمع شعله۔
و جمیع دریافت باشی که کتب و دیر و خوشنویس
بجای خود متفرج بر بخت خداوندی شدہ است
و در کتب و اعتبار و شدہ پس خود خبر بود۔
اندر ہی صورت کز بات انجمن و سرف
عید صوم را بر من شباید گفت از
باید خواهد۔

بسیں سے نہیں پتہ چلے گا کہ اور دوسری چیز
جسے دین میں لایا جاتا ہے جسے ایک دوسری چیز ہے
و خدا نے اسے اختیار کیا ہے کہ ایک دوسری قسم ہے نہیں
خیال کیا ہے کہ خداوند ہی سوم کو دے گا کہ پیش
کے کہ اپنے کلام و خبر کو اس کا اختیار ہی محبت
خداوندی پر قربان ہو گا۔ اس کے بعد کہ
خداوند اختیار ہو گیا ہو گا۔ اس صورت پر دیکھا
و سب سے پہلے کی بات جو کہ ایک اور قسم
کہنا ہے کہ اس میں ایک دوسری چیز ہے۔

الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
در اوقت لیکن از قصد باید نوشت کہ در صورتی
کہ قصد گناہ صغیرہ باشد یا کبیرہ پس مرادہ
نیستانی شد۔ چہ یعنی آدم کہ اگر درین وقت
کبیرہ پس و فی حق نماز یا بر شہر و در مسافر یا

الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ

الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ

الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ

الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
الل و بر تسمیہ ہم از ہی بیان خوابی
لیکن کہ نماز کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ
کہ خداوندی کو خداوندی ہے کہ اس صورت میں کہ

اس صودہ کی طرف رجحانی فرمادی۔
 سکے ہی کوئی ہوں۔ مگر جسے ان لوگوں کی حد بندیوں کا علم
 اس کا مقصد پروانہ اور اس کے برائی کا مشہور ہو جائے
 میں ہے اور انہیں کا شوق ہو جائے وہ اس سے چند
 روپی کا مصلح نہیں ہے۔ اس وجہ سے قریبی ہمارے
 نوبت سے چھوٹے اور نوبت سے بڑے کی گناہ کو نہایت
 جو۔

باقی سے چھوٹے گناہ پر گروہ اس وجہ سے
 میں خوش نہیں ہوتے اور نہ مقصد اس بڑے گناہ پر
 یہ ایک گناہ کوئی بڑے کی صورت پیدا ہوئی کہ وہ کسی کے
 نڈال ہونے کے بغیر اس کے لئے بھی کام ہو یا مصلحت
 جو غصے کے حکم میں ہے۔ آخر کوئی ہے کہ وہ نہیں
 جانتے ہے کہ زندگی کے اس باب کی مصلحت جو دنیا
 اور قرآن سے معلوم ہوئی ہے۔ ہرگز کسی کے
 خیال میں نہیں آسکتی۔ میں اس سے جس گناہ جیسا کہ
 جو دنیا کے اس کے باطن ہونے کا علم غلطی سے
 خیال کا اس جوہر سے جتنا اس کے حق میں
 اس کا مصلح پروانہ کی مصلحت نہیں ہے مگر اس کے
 اسی اہمیت تک ہے کہ گناہ ہر گناہ کے دے ہے جو
 اور اگر گناہ لغوی کی قسم سے ہوتا اس کا علم
 پرانہ کے حق میں نامعلوم نہیں دیکھنا ہوتا ہے۔ اس
 تلاش ہے کہ علم قوت اور علم قوت ذاتی کلمات
 میں سے ہے بلکہ اس کی اصل ہے اور جوہر غیب میں
 خداوندی دولت رکھتا ہے کہ غیب ہے۔ خداوندی
 کی غیروں میں خداوندی جوہر کی صلاح کے بعد حق خدا
 کا شکر کہ چند ایسے ہیں خدا کا ایک گناہ کی خبر
 اس طرح نہیں ہے کہ خداوندی کا ایک گناہ کی خبر

ہیں مصلحتی داشتہ باشد۔ مگر علم صودہ کہ
 ہیں وہ کہ جوہر مقصود ہوں ان کے مصلحت
 ان قرآن پیر قرآن۔ و اتفاق انہیں عدل اور قدر
 است۔ چند اس مصلحت دی نیست۔
 ہیں وہ جوہر علم کہ ہم چنانچہ از حقہ و ہم بعد
 از حقہ مصلحت باشد۔

باقی کے ساتھ چوں انہا در ہم مرتب
 اشتہار کی باشند و نہ چوں مقصود و ہمدی
 کہ گناہ و مصلحت عدل راہ یافت کہ کی غلطی
 دی علم صودہ سے اس در علم مصلحت باشد۔
 آخر کیست کہ نیکو اندک مصلحت قدر شیخ
 خدا کا از صحت و حکم شد ہی برآید۔ ہرگز
 بنیاد احدی کی تہ۔ اس مصلحت اس شکل
 کتب کے علم جوں ان میں است۔ خداوندی
 احتیاج و انہیں انہا اس مصلحت دی نیست۔
 مگر ایسی ہے تا چند دم است کہ چر یہ باشد۔
 و اگر از قسم زلفت بود احتیاج در حق مصلحت
 مصلحت کی تہ۔ اس ایہ مقدمہ کہ قوت
 علم و قوت علم از کلمات ذاتیہ بلکہ اصل
 انہا است و کتب بظاہر دولت بر خداوندی
 اول داد کہ اشرف است۔ و بعد
 صلاح قصد کذب در اخبار و غیری
 رافق اعتقاد مطلق است۔ پس خداوندی
 چہ امید کہ دی بجز خواہد رسانید۔
 دنیا فوج را چہ یقین کہ برے از خدا
 آلودہ بی کم و کاست تھو۔ ہیں

کیسے کتب مختلفہ طبعش جو نبوت ما
نظاہر۔ لیکن از پاک جہادوں بوقت غلبہ
مصدق چنانچہ مصدق کہ از ملکیت

و

قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
شاید بران کتب و آئینہ بطور زلت
بدیدہ اولی ملکیت با مشد۔ البتہ کیو
بوجہ ضعیف مصدق بطور زلت مصدق
شد۔ نیز بوجہ صورت لازم احوال۔

نقد

نقد شد تو حضرت انبیا علیہ السلام
بکمال حد کی جاوید گفت
حال کی برادر من! پرچند ایام کو ان
برادر کو پر مشغول و مشغول قابلہ است مگر

طرف سے دیا چنگاٹے بڑھائے بنیایا ہے۔
اس وجہ سے جو شخص کہ اس کی غفلت کا قائل
ہو جھوٹ ہو وہ نبوت کے حلق نہیں ہے۔ لیکن
اگر ایک محنت حضرت سے مصدق کے غلبہ
ہونے کے وقت جیسکے بڑے گناہوں کا پرچند

ہے

مگر اگر تارکچہ ہوتے اپنے دہ کی دین
اس کا گواہ ہے تو جھوٹ اور وہی انفرش کے
طوریہ اولی درجے میں ملے۔ البتہ گناہ کیو
مصدق کے قصص کی وجہ سے انفرش کھلی پر بھی
مصدق نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے انبیا کے عہد
پر نا ضروری ہوا۔

نقد حضرت انبیا علیہ السلام کی تقریر پر
اب کی گمان کیوں کر نہ ہو۔
کی کا حال میرے بھائی! پرچند ایام
طرح نقیب اور عقید کے کرچے سے نا واقف ہے کہ

۱۔ مصدق کے ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
نقد شد حضرت مصدق کے حق پر ہی ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۲۔ مصدق کے ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ

۳۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۴۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۵۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۶۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۷۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۸۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۹۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۱۰۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ

۱۱۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۱۲۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۱۳۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۱۴۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ
۱۵۔ پرچند ایام کو ان کی ایک شخص پر ہی بہتہ ہے نقد شد چہ نقد شد قَوْلًا اَنْ تَرَانِ يَرْجُو اَنْ تَرَانِ

بر نسبت مستدل گردید و می‌نماید که آشتانی محض گنیم
 کریم است. مگر با این فکر که قوه و ایمان می
 نه، محض است و نقل گردید و نقل گردید و نقل
 نیست و آن تر که. ایشان نیز نیست که بهر
 که در پیش عقل که بی خلوت فرموده اند
 که هر که ای ماه کانی است و می
 ایام آنروز و پاس ظهر از یک ش
 کرده است.

چنان بزرگ عالمی که که مخفی است و ما هیچ
و معصومانی را خارج غایت است. و یکی نیز
کو مخفی و معصومانی است. - چون علم مخفی
پیرایه و غیر است و خبر ما صدق یا کذب
نازم و در صورت تحقیق مفادیم با معصومانی
و اندک که چنانکه معصومانی با تحقیق در دوزخ معصومانی
معصومانی در خارج باشد. - مگر در بعضی صورت
معنی خارج و در دوزخ غایت باشد و در این
معنی با آنکه در تحقیق حاجت اعتبار معصومانی
و چنان و آنکه که بیانات شخصی معصومانی
کلمات طبیعیه باشد یعنی کلمات
آل - فرض بقدرت کامل کلمات
طبیعیه را پاره پاره کرده در معصومانی
اسلام گنای میسازند. و معصومانی
بزرگ و شخص بیک نظر حق پاره می

علوم حقہ خلق و خلق و غیرہ کا تسلسلہ مگر حق تعالیٰ
 کا ارادہ ہے کہ تودست ہے۔ گویا یہاں کوئی شے
 کو حتم نہیں ہے، ہم اس میں عقل ہے، ذرا عقل
 اگر، لکھ لکھ کے تو دل پر نظر نہیں ہے، ہاں کہ نہایت
 ہے، جسے مخلوق نہیں ہے تو ذہنی، آخر عقلی ثابت
 عقل جو اللہ تعالیٰ نے جسے بخش ہے، سہا، کہ یہی
 کے لئے آئی ہے۔ اچھو آپ کے حکم کو پہنچا، آپ
 کے دل، نازک کہ نہیں، ای ضروری ہے۔

[illegible][illegible]

کی سہ قید علی و دوسری گیر، زہر پاست۔
 چ پختات، اجتماعہ از اسمہ انضمامیہ
 است کہ در خارج تنہا پخت خود
 موجود نیست۔ ہاں امری دیگر است کہ
 از اشخاص متفرع جمود۔ آزا اگر مثال
 کی دیگر کی گیند پاست۔

[illegible]

از هم حذر کردی که سینه شخص رفت
یا بازواج تحت پیرایه خود تار و پاشد
گرفتگی می پیکر آید چنان چشم انسان نیست که بر خط
تست اصل منضم صحت آید و همچنین تکرار دیگر
حاصل میشود که که آنرا تکرار و تفسیری نام
می نهند -

تو کہو اور انھیں صبر دلی کا حصہ سمجھتا
 ہو کر راجہ جی کی قید ٹانگہ پر، دست ہے۔ ایک
 جہاز میں کھڑے ہو کر وہی صبر ہی ہے کہ خدا کا پیغام
 بدست خود رسالہ نہیں ہے۔ ہر کہانی اور ہیرو ہے کہ
 انھیں صبر ہی ہے خدا ہے۔ ہر کہانی اور ہیرو ہے کہ
 کہانی کا ادا ہو کر نہیں تو دست ہے۔

[illegible]

اور آخرت کے فیصلے میں اس شخص کا قول و فعل
کی حیثیت کا تاثر ہے۔ بالخصوص ایک مشروح ہونے کا تاثر
ہے۔ اس کی تھراپی، جسم پر پی پی جیک - گریسنگ
یا جسم اس جسم کی تقسیم کے قابل نہیں ہیں۔ خود کثرت
پر اصل تقسیم کا ایک اور معنی ہے۔ اس میں خود - ی کی کثرت
میں ایک کثرت ہے۔ اس کا نام میں کثرت ہے۔ اس کا نام ہے۔

۱۔ حضرت محمدؐ نے تمام صحابہ و روزِ طہ میں سے ان لوگوں کی ہی بہت سے ایسی ہی افشاءِ اہلِ طہ سے روک لی کہ جس سے ان کی

[illegible]

انجمن خیریه بنیاد برادران کیسینو مسجد فتح
و دیگران ایک ایسا ادارہ ہے جو کہ خیرات و صدقات

شش اگر به راست صورت شش پامریج
 ماکه بجز خطوط متوازیه چیز دیگر نیست
 بجز نقره داشت تصدیق علی اعتراف
 به صحت شش پامریج ماکه تقریر فرماید آن
 خطوط را به پاره خوانند کرد - مگر آن شش
 پامریج در شش خوانند یافت - آن یک شش
 شش در آینه های کبریا منطبق میشود
 یکچنانکه در اشباح به تفکات کیمت اشیا
 مرآت می ماند بکافان مرآت و دانی صغر و
 کبر عارض می شود یک صورت یک عدد
 کبر می نماید - پیشر مدد صغیر چنانکه در تصدیق
 بنی آدم مشابهاش - همچنین صد کلمات
 چنانچه در مجرور صحرای کی طبع بدست می آید
 منطبق بود - همچنین صد یک صد هم چنان
 جلوه می نماید - همین است که مخلوق آب
 چنانکه بر برگ زعفران صبح است بر تنه برگ چنانچه
 در جیش همین است که اندکین صحت
 یکری کی طبعی مرآت و مد نظر میباشد

از پی محتج دانست باشی که کل عیسی است
 کبریا و جود منبسط میباشد که لباس خاص صافی

[illegible]

وقت قبرِ اعظم کی ما بوری آئینہ۔
وقتِ ابرہہ۔

والحمد لله على ما عدانا
كل الحوائج

ان وقت قریب کے باعث ایک کے احکام کو دوسرے سے جدا - اور مختلف کر دئے۔

۱۔ تمام تر توجہ اللہ ہی کے لئے ہی رہے گی۔
۲۔ کہ اس سے پہلے جس کو اللہ کی پناہ تھی۔

[illegible][illegible]

چوتھا مکتوب

تعارف | یہ کتاب روحِ عالمِ کتب کے بحرِ حقیقی کا حصہ ہے اور اس کے مولف حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ ان کی تصانیف کا مجموعہ "مجموعہ کتب" کے تحت شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مولانا صاحب مدظلہ العالی کی تصانیف کا حصہ ہے اور اس کے مولف مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی ہیں۔

منوکر

[illegible][illegible][illegible]

—The End—

[illegible]

اس بحث کے جوہر سے عیاں ہوتا ہے کہ حضرت اعلیٰ ہونے کے واسطے اور اہم اور اہمیت کا یہ ہے کہ ایک خاص
غیر صرف کے لئے مقرر ہو، جس میں ہر ایک کی اہمیت ہے۔ یہ کیفیت کے ایک خاص صورت ہے۔
جو میں اس معاملہ میں متکلف بناتا ہوں۔ لیکن میں پہلے یہ کہتا ہوں کہ حضرت میرا یہ ہے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔
میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔ میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔
میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔ میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔
میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔ میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔
میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔ میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔
میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔ میں اس لئے کہ میں اس میں متکلف بناتا ہوں۔

[illegible][illegible]

شهادت کرمی

سید فضل محمد بن مولانا سید احمد فاضل دیوبند

اجتماعی درویشان مکر. خنده و اشک شیدا را بیست
 کوام. اینجا حال و نفس ازل متغی باشد بر نهان تمام
 همین تند کلاست. به نام مقام طالب مست بیای
 مرا بخوابی ست. عرض دایم خود نیست. زنی که
 حراغی غفلت شایان ست و احترامی که کسی نیست
 ست که معارض زنیب و اصول زنیب و اشیات
 کرده آید. بی آنکه گویم کذب با این نیست که گفته
 زنیب و انجلیست. کجاست بیکر. ایجاد و بیلادی
 خام خود نخواهد بود. نام اشاعه اجمالی یا غفلت
 هم کرده میوم تا آنکه زنیب و حق را از راه حق باشد
 و زنیب حراغی و غفلت. و در آستانه چه معلوم
 باشد که زنیب و غفلت و غفلت. و در آستانه چه معلوم
 به خواب کند. و در غفلت غفلت غفلت غفلت
 غفلت و غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت
 غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت
 غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت

ناموں (نام) موضوع کو غور کر کے نام اس شخص کے
کہ جس کی شکل سے لکھی ہے۔ ہزار حقیقت یہی ہے کہ
لوگوں نے اس کے نام سے جو لوگ کہ اصل کو غور کر
ہے۔ ہر چند کہ اس مقام پر جتنا دھندلائی ہے کہ یہ
تمام جابجا نام ہے۔ لہذا اس کے لئے یہ نام ہے
میں کوئی نہ کہ اس کے لئے یہ ہے کہ اس کے لئے
عورت ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے کہ اس
کے لئے یہ ہے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ
وہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ
یہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ
یہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ
نام اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ
یہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ
یہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ

قائمی فروغیہ مدرسہ کی طرف سے منعقد کیے گئے۔ آپ نے صدر کے طور پر بھی اس میں شرکت فرمائی۔

حضرت ۲۰ھ میں مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام پر تشریف لائے۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔ ان کی تدفین کا یہ مقام ہے جسے "قبرہ النبی" کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔ ان کی تدفین کا یہ مقام ہے جسے "قبرہ النبی" کہتے ہیں۔

میں۔ اور مجرموں کے جھگڑنے میں مسلم کے حکمت
 و تدبیر سے اسلام کی شان کی تھی اور یہی نہایت کی
 سہارا دیا۔ یہی کیا حکم فرمایا۔ یہی وہی ہے جو آج
 کے اسلام کا وہی ہے۔

گوئی کہ
 "الْحَبِيبُ مُحَمَّدٌ مِّنْ قَبْلِ نَبِيٍّ"
 سہارا دیا۔ یہی کیا حکم فرمایا۔ یہی وہی ہے جو آج
 کے اسلام کا وہی ہے۔

• جب خدا کی کتاب اور ایک فیصلہ ہی کرتا ہے۔

دوسرا مقدمہ
 اور شریعت کی بات ہے کہ جب خدا
 نے اپنے پیغمبر کے واسطے سے حکم
 دیا، تو اس کے بعد کسی اور حکم
 کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اس سے
 پہلے کی ضرورت نہیں ہے۔

مقدمہ دوم
 جب خدا نے اپنے پیغمبر کو
 اپنا پیغمبر بنا دیا، تو اس کے
 بعد کسی اور حکم کی ضرورت
 نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے
 کی ضرورت نہیں ہے۔

تیسرا مقدمہ
 اجماع کے متعلق
 آج کے تمام اہل علم کے واسطے سے
 یہ بات ہے کہ اگر کسی نے
 اس کے بعد کسی اور حکم کی
 ضرورت نہیں ہے۔ اور اس سے
 پہلے کی ضرورت نہیں ہے۔

مقدمہ سوم
 حقیقت اجماع
 خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس کے
 بعد کسی اور حکم کی ضرورت
 نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے
 کی ضرورت نہیں ہے۔

چہاں کہ
 اگر کسی نے اس کے بعد
 کسی اور حکم کی ضرورت
 نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے
 کی ضرورت نہیں ہے۔

چہاں کہ
 اگر کسی نے اس کے بعد
 کسی اور حکم کی ضرورت
 نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے
 کی ضرورت نہیں ہے۔

• ایک حکمت کی کہ اگر کسی نے اس کے بعد
 کسی اور حکم کی ضرورت
 نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے
 کی ضرورت نہیں ہے۔

مبادی گشتہ علیہ ذکر خود ہم وہاں امر بطور مذکور
ملاحظہ تاج او شاہ اختیار فرمودہ مذکور علی
وای خود و مفاد دانی مذکور شاہ شہد این را
رجوع تبار گفت و همچنین اگر شخص را جب حق
بر ماری بی تیج و بی حرج و عیوض کرانہ مذکور
در دوم می باشد اجماع خود بود .

کارکنان اس طرح سے کہ جسے جیسا کہ عرض کیا گیا
یہی گھما صاحب کے مطابق میں سے ایک بے نام کس
بات کی طوطی گئے اور دوسروں نے سستی اختیار کی لا
خود ہی اس کے لئے کہ اس سلسلے میں مذکور طریقے سے
نہ کر کے ، انکا تاج اختیار کیا اور صاحب نے مذکور
تھے اور اختیار کی طوطی اس کے نزدیک گئے تو اس کے

اجماع مذکور چاہئے اور اس طرح اگر کسی شخص کو جس وقت کے کسی سرور میں ملانے اور ہم ہفتہ کی
جہالت کی تحقیق کے بغیر مصدق بنائی ہیں کہ رشادی یہاں کہ برکات میں سے کہ ہے تو یہ اجماع ہے ۔

مقدمہ چہارم | یہ آئمہ اکثر اجماع اجماع مذکور
ہم ہر حق اجماع اجماع مذکور
اگر سند قبل حق و افتادہ اجماع مذکور مذکور
کے ایک بیشتر اور افتادہ اجماع مذکور اجماع مذکور
کہہ اندیشہ خود میں خلافت اجماع مذکور
شدہ

چہارم مقدمہ | اس مقدمہ میں کہ اجماع مذکور کی
اسی وہی اجماع کے ثابت ہے جانے
کے بعد ہی مذکور ہے اگر کہ سند اجماع کے تحقیق
مذکور ہے سے پہلے اختلاف برکات تو وہاں کہ خود بخود
کے مقدمہ میں سے پہلے بعد ہی مقدمہ میں سے
اجماع کے خلاف کام کیا ہے تو وہاں اجماع کی مخالفت
کے خلاف نہیں آئی گئے ۔

مقدمہ پنجم | اگرچہ اکثر مقدمہ مذکور مذکور
ان کی نسبت و انوم خلافت مذکور
تو بعض میں سے کہ
مذکور مذکور مذکور مذکور
تبعیت

پانچواں مقدمہ | پانچواں مقدمہ میں کہ اس میں خلافت
لا مشورہ اور مذکور مذکور
خلافت کے کیا اور مذکور مذکور اس کی خلافت میں سے کہ
- آئی سے ہر ایک مذکور ہے اور ہم میں سے ہر
ایک کی خلافت کے واسطے ہی مذکور ہے
اس لئے ہر پہلے بیت کہ اس کی رہا بدلتی
میں بیت مقدمہ مذکور ہے اور جب ہے اس کی سنی
الی میں وہاں کے بیت کے واجب کہنے کے یہی حال
کے لئے یہاں مذکور مذکور مذکور کی بیت کہ ان کے
تو کہ یہ کہ وہ ان کے کہیں کے حق میں جیسا خلافت
موجب ہے ۔ یہی میں مذکور مذکور اور انشاء فرام
شمال میں ملکی ، ہم میں مذکور مذکور مذکور کہ تین

یہی بیت ہر ذی مستقیم مذکور بیت مذکور
حق و حقیقت است و ایسی مست مذکور مذکور و تمام
بیت اہل مل و مقدمہ میں بیت ، حضرت اہل مشر
مذکور مستقیم مذکور مذکور و حق حق و عدم و
اتحاد مذکور مست مذکور مذکور و انشاء و غیر مذکور
مذکور حضرت امام میں مذکور مذکور و اتحاد مذکور
و انشاء مذکور مذکور مذکور و انشاء اہل مل و مذکور

[illegible]

الرفق بقلوبنا في فقهنا في الحديث

مزارم حال نمودن می بود و فکرم به می کرد
 از این آفتاب تنگ و از این آفتاب تنگ

اور فریاد مچاتے گی۔ اور اگر وہ کہہ بیٹھ کر پڑی گئی ہو
اس سے زیادہ کہنے کی موتی نہیں ہے۔ خود چھوٹا کنڈلا
وہاں سے بھاگ کر پانی لے چلتے ہیں۔ لوگوں کو اس کی پیروی
اور فوٹو ڈی ویڈیو کی بجائے ایک بائی آئی ایل ویڈیو میں
کہہ کر ایک صحت سے باخبر ہیں۔ ان کی ایک شخص ایسی
فریاد کی عزت رکھتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ کوئی مفاد رکھتا
رکھتا ہے۔ لیکن وہ قلم میں وہ دونوں کے برابر نہیں ہے۔ اور
ہر طرح کے عمل میں سے کفایت رکھتی ہے۔ تمام کے تمام
حق کو اپنے ساتھ لے کر ایک نئی دنیا میں آئی۔ اس وقت
خدا کی فریاد کی شخص کو اس کی جگہ پر لے کر آئے۔ اور وہ
خود ہی جانتی ہے کہ وہ اس وقت کے ایک اور فریاد
میں اس طریقہ کے اشارات کے ساتھ باہر آئے
ہی اور اس میں وہ خاص کے فریاد کی آواز ہے۔ اور اس
میں اس کا کہہ کر نہیں سکتا۔ بلکہ وہ ہی کہہ کر
کریں۔ اس لیے تو کہ جب اس کی جگہ پر آئے۔ تو وہ
وہ خود ہی فریاد کی آواز ہے۔ اس وقت کو تو اس کی ایک جگہ
کہ تو تو ہی کہ تو ہی ہے۔ اور اس میں اس کی
لوگوں کی جگہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہے۔ اور اس کے ساتھ
ہے۔ اور اس کے ساتھ ہے۔

۱۲ وقت کی گھنٹہ گزاری ہو اس وقت ۲

آخر میں سے بھی جاننے کا معاملہ موجود ہے۔ اس کے لیے

لے یہ کہتے تھے کہ تو نے اس کی بیعت کی ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ تو نے اس سے بیعت کی ہے۔
 کہ یہ بیعت ہے اس سے پہلے اس نے کہا کہ اس نے بیعت کی ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے بیعت کی ہے۔
 اس نے کہا کہ اس نے بیعت کی ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے بیعت کی ہے۔

اچھے شخص کو دیکھنے والا کوئی شخص کہے کہ میں نے اس کو دیکھا
 گیارہ سال کے لئے کافی ہے اور یہ آخری نکتہ ایک یہاں
 ہونے والے لازم کی پہلی سی حدیث ہے جس سے
 کہ شاید کسی کو زبان پر بات آجائے یا جملہ سے اس
 اعتقاد ایک دو آراء کی حیثیت سے جو اصل میں ہو جائے
 اور یہ اعتقاد آراء میں اس حدیث کے متعلق جو ہے

ہو سکتا ہے اس کے لئے اس حدیث کی ایک ہی تفسیر ہو جائے تو اس وقت غلط کام
 ہونا ایک شخص کے ذریعے سے جو اصل ہو سکتا ہے ۔

اور وہ جو کہ شرع متاخر میں ہے کہ
 اور امامت کی باتوں سے اعتقاد ہوتا ہے جو
 میں سے ایک طریقہ اس حدیث کی ہیئت کریں جو وہاں
 تک کہ کچھ حنفی شریعہ متاخر میں ہے کہ اگر کوئی ایک ہی
 دلیل اس حدیث کی ہے جو اصل حدیث سے ہے تو اس ایک
 کی ہیئت کر دینا کافی ہے ۔

اس کے بعد اس میں شریعہ متاخر میں
 اور دوسرے طریقہ اعتقاد امامت کا مستحکم امام ہے
 اگر طریقہ اس حدیث امامت کے لئے ہے جو اس حدیث
 میں ہی کہ اس حدیث امامت کے لئے ایک دو آراء ہیں کہ
 اور نیز حکمت اور دلائل اس حدیث کافی ہے کہ اس حدیث امامت
 سے اعتقاد امام ہو نا لازم نہیں آتا ہے کہ حضرت امام
 حسین کو نہ ہو کہ امامت لازم ہو اس کے خلاف اس
 علم ہو اس کے طریقہ اس حدیث میں غلط کام
 اس حدیث امامت کے طریقہ ہی اس حدیث میں ہے آ
 سترہ ہوں گے کہ اگر اس حدیث امامت ایک حدیث ہے
 تو وہی کافی ہے کہ اس حدیث امامت کے لئے کوئی حدیث
 نہیں ہے لیکن اس صورت میں ہی حضرت امام حسین کی
 حدیث کی حاجت ضروری نہیں ہے جو کافی ہے کہ امامت

اعتقاد میں یہی کافی ہے ۔ وہی نکتہ یہی وہی
 اصل حدیث کہ شاید یہ نہ ہی کے آید ۔ یا اس حدیث
 اعتقاد میں یہی حاصل ہو اور اس حدیث امامت
 ہی اس حدیث امامت میں وہی حدیث امامت میں اس حدیث
 حدیث ایک ہی حدیث امامت امامت میں اس حدیث امامت
 کہ نیز حاصل ہو سکتا ہے ۔

ہو سکتا ہے اس کے لئے اس حدیث کی ایک ہی تفسیر ہو جائے تو اس وقت غلط کام
 ہونا ایک شخص کے ذریعے سے جو اصل ہو سکتا ہے ۔

و آنچه در شرح متاخر است
 و تحقیق الامامہ بطریق بعدہ
 بیحدہ اصل الحدیث و الاعتقاد ہی اس حدیث امامت
 ہو اس حدیث امامت امامت امامت امامت امامت
 کفایت بیحدہ ۔

بجائے حدیث
 والہ انی استخفاف لاندہ العالم اگر
 طریق حدیث امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 اعتقاد امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 کافی است لیکن وہی حدیث امامت امامت امامت امامت امامت
 ہی تھا امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 ہی ان امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 و اس حدیث امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 کہ اس حدیث امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 کافی امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 نیست ۔ لیکن اس حدیث امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت
 امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت امامت

وہی منزل و نصب فقیر پر غرور و کبر و بڑائی دیتی و
 الی و بی مزید بہت مانتے عرضی عارض حال اس
 خیال کو اٹھاتے ہیں چند مناصب نامہ دار و مختار
 مقرر ہی مت۔ اگر کوئی بھی غرور کیا یا بیشائی
 دل و بی مغربی و دولت پر کبر و بڑائی کا کرے گا
 و اگر فقیر صوفی بہائی و الی و الی انتہا تک یا
 خود افسانہ پیش نہ لائے خود انحراف مت۔ مشائخ
 عریضت میں مت کار از غلم شہادہ ملحق مت
 سلطان مقرر ہوگا تکل غیبہ ہاشمی مگر وہی کو
 اندر شہادت و قیاد چنانچہ بقصد و تلاش خلعت
 ست و چھینیں باعتبار اندیشہ کمال خلعت مت
 علی و احد یک واقعہ اندر شہادہ ہاشمی مگر یہ
 و بہت دلی گواہی دہی و امید ہمارا میفرماید و
 عشق دلی فرماید پس اگر شخص ملاقات خلعت
 از سند خلعت از قضا پرورد و علی محمد علی
 علی و نصب وادان و مقرر و الی و الی
 خود بود۔ ہاشمی حق و خدا و خدا دلی کوام پر
 صوب مت و کوام پر خطا و عیب مت

و لا شخص اند کوام پر اور غلبہ کے واسطے
 جو اس کو خلعت کے تحت سے خارج ہوگی
 خلعت دلی کے واقعہ ہیست کہ تو ہی کو خلعت
 کو یہاں نہیں ہا اگر وہ خوش رہو اور اس کی پیشانی
 پر ہا چھائی ہو یہاں کہنے پر خلعت کی اوٹ پر
 کہے۔ ان گرامس باقی نہیں کے کہنے اور
 کو سرور کہنے ہی خلعت ہی ہو جائے اور وہی ہا
 وہی کی ہے آبدائی ہو تو خدا جل جلالہ ہی ہا کہنے والے
 کہنے مانتے پیدا ہو جائے گی اس سے خلعت
 کی خلعت کے مانتے تجسید اور پرورد ہے مگر
 ہی و شہادہ خلعت ہو تاخر کہنے ہا الی و الی
 کو کہی خلعت ہو تو اس کے خلعت افشا دلی نہیں کہ
 اس کا کہنے ہی ہی پیشانی ہا کہنے کی سرور اپنی
 ہا ہی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی
 و خلعت تو ہیست کہ کہ ہے اس اولا الی ہا الی
 و ہے ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی
 ہی شہادت ہے کی صحت تم نے سمجھا ہا۔ مگر
 تو ہی معلوم ہے کہ خلعت کو خدا و خدا ہی ہا الی
 کے اعتبار سے خلعت ہے اس پر خلعت کہنے والی

کے اعتبار سے ہی خلعت ہو کر ہے۔ ایک شخص کو ایک واقعہ میں خلعت ہی خلعت ہو
 ہوئے ہی اور مت کو تو کہتے ہی اور ایک شخص کے ہے امید فرما کہ مت ہی ہا الی
 بہت کو کہتے ہی ہیں اگر کوئی شخص کی خالق خلعت سے کہنے ہی خلعت سے کہنے
 ہے اور وہ اس کو کہنے اور خلعت کو کہنے ہی ہے کہنے ہی کہنے ہی کہنے ہی
 کے ہے خلعت اور نہ کہنے کے ہے ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی ہا الی
 کی کہنے خلعت ہے ہا الی کی خلعت ہی خلعت ہے خلعت ہی ہا الی ہا الی ہا الی

در اہمیت و ریاست خلافت

خلافت چھوڑ دینا گناہ ہے۔
 یہاں تک کہ جو شخص خلافت کو ہٹا دے اور اس کی جگہ
 بیاختیار کر دے وہ کفر و کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔
 خلافت اللہ کا واسطہ ہے اور اس کی بجا آویزی اور
 ختم کرنا کفر و کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

وہی اللہ عزوجل خلافت پر مامور ہے اور
 اس کی جگہ کسی اور پر نہیں ہے۔
 اور اگر کسی نے خلافت کو ہٹا دیا تو اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔
 اور اگر کسی نے خلافت کو ہٹا دیا تو اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے اس کی بجا آویزی اور اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔
 اور اگر کسی نے خلافت کو ہٹا دیا تو اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

نظر میں رہیں اور یہ ثابت کرنا ضروری ہے
 کہ یہاں خلافت کی بجا آویزی اور اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

دلیل اول

اور یہاں اصل بھی حدیث ہے کہ
 یہاں خلافت کی بجا آویزی اور اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

خلافت کی ریاست اور اہمیت کے بارے میں

سابقہ ریاست ہے کہ خلافت کی ریاست اور اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔
 اور اگر کسی نے خلافت کو ہٹا دیا تو اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ خلافت کا یہاں اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔
 اور اگر کسی نے خلافت کو ہٹا دیا تو اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی
 بجا آویزی اور اس کی جگہ کسی اور پر نہیں ہے۔
 اور اگر کسی نے خلافت کو ہٹا دیا تو اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

اسی دور میں خلافت کی بجا آویزی اور اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

دلیل اول

اور یہاں اصل بھی حدیث ہے کہ
 یہاں خلافت کی بجا آویزی اور اس کی جگہ
 کسی اور پر نہیں ہے۔

وہاں زمانہ ہم عمر بہ ہیبت داشت خصوصاً غلیظہ
ظلیفہ اولیٰ، و اگر گفتہ شود کہ تا آنوقت غرورت
افطیتہ مثل غرورت قریشیت معلوم نباشد۔

عشہ و جثوہ کی افطیت اس زمانہ میں بدیہی طور پر معلوم تھی۔ خاص طور پر ظلیفہ اولیٰ کی افطیت
اور اگر کہا جائے کہ اس وقت تک غلیظہ کا فضل ہوا تو قریشیت کی غرورت کی مسرت

غریبی نہ تھا۔

جواب | براہین اچھی است کہ غرورت قریشیت
مفضل تر تھی۔ امت۔ مفضل اور ان اہمال و غفلت
نہیں۔ کہی افطیت بہتر ہے امت کہ غریبی
باشد یعنی بدیہی ہو۔ و ان میں بہرہ اگر داشتیم
پس از آنکہ

الاتصاف میں غریبی

خواہد شد آنوقت کہ ظلیفہ اولیٰ حال پر حضرت خود
غرورت اور عیال یعنی انہم کہ خود چاہو یا باشند
خود دلیل کامل است بری دعا۔ چہ اگر نسبت خود
و عیال را افضل میدانستہ باری تعالیٰ مروت
و عیال را مفضل معلوم ہو۔ بہرہ افضل میدانستہ
بہتر ہے اہل کبر یا شاہد میفرمودند۔

شعبہ | و اگر گفتہ شود کہ بہرہ دو یا یکہ بہتر
اور دانستہ باشند۔ بہرہ چاہی قریشیہ
نیابت تحت مفضل است و عیال بہرہ تحت
ہر چہ خود خواہند و کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
غفلت بہرہ مصلحتیہ نہیں دند، عیال کہ بہتر تھی
ہستہ یا شکستہ مذاق کند عیال چہ خواہند گفت
موجہای غرض عیالی نیز درین مافہمقت و
مکہرہ است۔ چہ باہی افواج کشید کہ بہرہ عیال

ہوا تو اگر دانست میں افطیت و صاحب ہوتی تو
پھر انصاف و اعلیٰ یک خیال حال ہوتا کہ خود
بہا بہرہ میں بہرہ کی اور ان میں بہرہ پاداروں و لوہائی

عشہ و جثوہ کی افطیت اس زمانہ میں بدیہی طور پر معلوم تھی۔ خاص طور پر ظلیفہ اولیٰ کی افطیت
اور اگر کہا جائے کہ اس وقت تک غلیظہ کا فضل ہوا تو قریشیت کی غرورت کی مسرت

غریبی نہ تھا۔

جواب | اس کا جواب ہے کہ قریشیت
غرورت و مفضل تھی۔ مفضل کہ
اس میں دخل ہے کہ یہاں نہیں ہے۔ اس افطیت
اس میں ہے کہ اگر غریبی کو عیال و انہم کہ
چہ ہم اس میں چہ عیال میں ہو سکتے ہوں کہ عیال
۔ غرض قریشیت میں سے ہوں گے۔

سنائی گئی تو اس وقت غلیظہ اولیٰ کی غرورت کہ
حضرت خود حضرت امام علیہ رضی اللہ عنہ کی عیال
کیا عیال کہ آپ کو یاد ہو گا۔ یہ بات اس عیال
کے دلیل ہے کہ خود کو بہتر میدانے میں اگر وہ عیال
کو افضل جانتے اور عیال اور عیال کے مفضل
و کہ معلوم تھا تو ہم کسی کو وہ افضل سمجھنا
بہت کم ہے کہ انہم ارشاد فرماتے۔

شعبہ | اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ لوہائی
بہرہ کا عیال کہ عیال کا عیال کہ عیال
بہرہ اور وہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال
تو چہ اس بات کا عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال
عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال
بہرہ کہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال
بہرہ کہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال
موقع کی جانتے گا۔ بہرہ عیال کہ عیال کہ عیال کہ عیال

انکار کر دیکر لی کہ خود خدای غنی ہر چیز کا مالک و شرف
مے غنی۔

آقا کام پر اصول نہیں است اور شان و
بہر تسلیم آن خود تسلیم کرنے کی چیز چاہیست و
ہواری ہم نہیں و چنانچہ بتقدیر کسی است کہ
اختیاریت کے موجب اختیاریت اختلاف اولی
قول شد۔ سبب وجہ بتکلف کو قبول شد۔

دفعہ اصول عمل کے معنی قبول می باشد یعنی
است کہ عمل تمام کند می گویں بلکہ ہزار بار دہائی معنی
کہ وقتی تفریق است و طہارت و نجاست و آیات
و سہارہ طاعت پر روش و دستور اخلاص و غلو و
و گشت بازمی از خدا کسوف و شہادت می باشد و
و اولی میروند۔ و بعد اول ریاست خلافت جنتی
شمالی و بلند در حال شان۔

و از دست کے خلاف چھٹے گئے ہیں یہ پہلی حالت میں تو وہ دوسرے معنی میں خلافت کی طاقت

دیکھتے ہیں لیکن دوسری حالت میں نہیں۔

پانچواں اصول یہی نہیں اصل لفظ

و علم زلفہ ہوا کہ اباب و تو رہی باشند۔ سہار

استحاب و فریاد و سحر و سحر و آتش و آتش و آتش

ایں امر و فریاد کا ایجاب و فریاد است و ایں امر و

فریاد بڑی استحاب و فریاد بزرگ و سحر و سحر

فرق مراتب کو سمجھتے اور فریاد و عمل فانیہ و آفر

کاشتا و سحر و فریاد و آفر۔ جوں بخت و سحر و

نہیں است و سحر و فریاد و سحر و فریاد و سحر و

و افسوس دیکھنا مشتق ہے کہ خود خدای غنی ہر چیز کا مالک و شرف
ہو کہ کسی کے پاس حق اور خود ہی انکار کر دیکر لی
یہ تفریق کا مذکور شرف و نواح و وقت نہیں دیکھتا۔
لیکن بحث و فیصلوں کے اصول پر موقوف
ہے لیکن ہر چیز کا تسلیم کرنے کی چیز چاہیست و
تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور اس قدر
بہتوں کے بعد یہ بات مکمل کر لیا گئی ہے کہ کوئی انفس
ہو یا تمیز و تفریق کرنے کے معنی صرف اختیاریت کا
موجب ہو سکتا ہے اس کی تائید نگاہ کے موجب ہونے
کا سبب نہیں ہو سکتا۔

دشمنی بات یہ ہے کہ انسان کی حالت
باقیہ ذاتی ہے ماسی وجہ سے تو اس کا نام بدل دیکھا
ہے یہی ممکن ہے بلکہ خود عمل کو میں دیکھتا ہوں کہ
لیک وقت قبولی طہارت اور نجاست کے خلاف
اس کو ذاتی ہے اور طہارت اور نجاست کا عملی گشت
یہ ہے کہ طہارت و نجاست کا عملی گشت یہ ہے کہ
ہر چیز کے بعد شہادت و سحر و سحر و سحر و سحر و

پانچواں اصول یہ ہے کہ فریاد بزرگ و سحر و

علم و علم کے اوامر و نواہی صرف کسی چیز کو واجب

اور حرام کہنے کے لئے ہی نہیں ہوتے بلکہ اس

معلوم کے استحاب و نجاست و نجاست کے لئے ہی

ہوتے ہیں بہت بڑی تفریق کا لکھنا اور اور نہیں ہوتا

تو قیام کے لئے ہے اور کوئی سا استحاب و نجاست

کے لئے ہے ہر شخص کے لئے لکھنا نہیں ہے۔ ہاں

وہ شخص لکھنا اور فریاد کے متعلق کے مراتب اور

وقت اپنے ثانیہ داشتہ باشد قتال و جہاد اور دم
 قطعی است چه عترة دینی و دنیوی بی شائبہ نیست
 دینی پیش قولہ آمد و ایضا کہ است کہ فی ہذا کہ ایچ
 قسم امور حرام صریح می باشند و اگر نہ از این ثانیہ
 بیرون نذر و فقہا بلیت اولی سرع ثلوث مانع بر پا
 گرفتہ و بر سبب ملامت و حکومت اہل تشیعہ ای
 باید و بد کہ حد تقیر جزئی آن و نصب و عزل اگر فقہ
 آنکہ جان و مال خود بشی نیست و بر سبب سید فہدہ چاہ
 شوکت نیست نمی لڑ قتال و جہاد اولی شہادت غلام
 بود و اگر از پیشہ تماموی و استطاعت وقت باشد
 احسن باشد کہ ای قتل و عرض و طول خود کوفہ و تکرہ
 را فرغ خود گرفتہ فتنہ را بکسر یا بیل یکجا لغوا و ساند
 آنوقت نباید کہ دست قتال بکشد مگر اکثر ہمیں
 است کہ این قسم بی شہادت شلغ و بر یک خود و در
 دور بر سبب و جان خود نہایت فریضہ سلاطین دینی
 چنین اوقات سر نیز خود صاحب مال و جان کہ کشید
 غلام خود و شیرو با این امر آنہوں مال و دولت
 و دست و حرم و دم سر بہ دست خود و دست و حاصل
 مخالفت و جہاد مستعمل و این طرف بجز موشک
 و دال و صید نہا نہ چیست کہ سبب سببہ اند و اوت
 دشمنی شکست آید و یکی تا بہر کہ بہ لای غلبہ گوی
 و تاملی سر و ساندش می شود و اقبل و ضرر خود گوی
 خانہاں شکست و انتقام دولت بنی عباس
 دست عباسی شنیدہ باشی و قتل و دلاخیز

کے افرض علیہ کہ فرقی بھی نہ کہ ہے وہی اس فرق
 کہ کہ سکتا ہے چنانکہ ہمہ اس میں سبب ہی است
 کہ ہے ہی تو کیا شلغ اس طرف ہی کر دینا چاہئے
 اگر بیکہ وقت نہ وقت کہ و سر نیز قسم کہ ایست کہ
 ہو کہ وہ پہر نہ کہ ہے تو اس وقت اس کے سبب
 جنگ و جہاد کرنا قطعی چاہئے کہ نہ اس صورت
 میں کسی دینی نفع کے شانہ کے بغیر جنگی و دنیوی
 نقصان پیش کہے گا اور اتنی بات کہ اگر کہ ہے یا نہیں
 مانا ہے کہ اس قسم کے امور باطل حرام ہوتے ہیں
 اور اگر وقت ثانیہ سے وہ بہرہ نہیں ہے موزن چلی
 اہیت کہ وجہ سے تحت خدمت کو اپنے پاؤں کے
 نیچے دولت چٹا ہے اس میں سے خلافت کے اہل
 لوگوں کی جگہ گیری ہوتی ہے تو چہ دینا چاہئے
 اس کو تحت سے دھانے اور دوسروں کی طرف سے لڑ
 موزن اپنی جان و مال کا کھوکھ ہے اور فتح کی امید اور
 شوکت کی محبت نہیں ہے تو اس کو اپنے پیٹ سے
 جنگ و جہاد کہنے سے منع کہ معروف شہادت کے
 طور پہ لوگوں اور اگر قتل کے جولوگ اور تلو تلو تلو
 کو سر سبب بہر کہ وہ چاہا ہے کہ یہ آگ اپنے
 عرض و طول ہی کہنے والے اور دکنے والے تکرہ
 لے گی صورت لڑ بیکہ تکرہ ہی محدود نہ کہ گوی
 وقت جنگ و جہاد کہے لڑنے نہیں اٹھا چاہئے
 لڑا کر چہ کہ کہ یہ موزن سلاخی و چٹا ہی لہے ہے
 دور و دور تک پہنچا ہے اور اگر کہ نہ پہنچا ہے کہ اس

مذہب میں کوئی شک نہ کہ نہ صاحب علم تو فرمائی ہو حرم
 مذہب میں تقصیر دینی و دنیوی تمام کا یہ لڑا کر کہ دینی نکات و امور مذہب

کتاب دیوانہ کی کہانی ہے۔ یہ ایک نیا اور دلچسپ کتاب ہے۔
جو ہر شخص کو پڑھنا چاہیے۔

قسم کے وقت میں سلاطین اپنا استعفاء دیتے ہیں اور
خالد ہوا کی حیثیت لینے دشمن کے کین پر مجبور کرتے ہیں۔

اس کے باوجود اس طرفوں اہل حق میں مل و دولت کا تقاضہ ہے اور اگر چاہکر اور مشورہ کا رکھنا ہے۔ غیبتہ کے مائل اور مخالفت و عزائم کی چیزیں کھوکھلی اور اس طرفوں شہتے میں غیبتہ اور حق و باطل کے اندیشے کے سما کیا رکھتے ہے کہ امید اپنی ہر جانتے اور دشمنی کی قوت کوٹ جانتے لیکن پھر بھی کبھی غیبتہ و خیرت ہے سو سامان لوگوں کی کا بیانیہ کا سہیلہ یہ یاد دہانی ہے اور یہ خاندان لوگوں کی دعا رہی مانی ہے۔ جماعتوں کے فخر و حصول یعنی اس کی حکومت کا اقتدار تہنہ سنا ہی ہو گا کہ حکومت تصور کی ترقی کا مل کرنا ہوں میں دیکھ کر لوگوں اگر غیبتہ کا یہ اور حرکت کی توقع ہو تو میری جگہ وہ بدل میں کیا سنا ہے۔

المحقق در صورت فوق فیض مواته حد
مناقض و معارض علی بیت پای کرده هر چه مانده نماید
جان کندند پای شده . و این ضمن نیست که در شرف

آية
فَلَوْ كُنَّا إِلَهُكُمْ لَمَّا نُنْزِلِ الْغُرُوبَ
وَالْمُحَمَّمَا الْبَرْقِينَ تَجِيئًا ۖ وَرَبِّ
نَارِ لُؤْلُؤٍ

معتقد ہم آنگو را حادث کتب میر مثل
اسلم از عبادۃ بی حساست مری ست که

”وَمَا تَأْتِي سَاعَةً مِّنْ لَّيَالٍ إِذْ يُؤَنَّ الْغَدَاةُ فِي مُدُنٍ قَارِيَةٍ يَأْتِي تَابِعُهَا خُزُنُهَا ۚ إِنَّهُمْ بِآيَاتِنَا أَصْغَرُونَ“

ماقبل ہے کہ گزشتہ کے برادر ہونے کی
صحت ہی اس کی ہیبت کے قائل نہ کہنے وغیرہ
الفاظ کا نام ہے جو محبت کا ہیج ہر اس ممکن
پہلے ہی میں مضمون ہے کہ اس آیت کے تفسیر میں
کہتے ہیں کہ اس وظیفہ یعنی شوق اور غریبی
پر ان کے چہرہ رنگ کی گئے کہ مبالغہ ہی کی گئی
کہ فیض سے نقصان نہ پہونے۔

ہاتھوں سے کہ احادیث کی کج تفسیر میری
سرمچا ہو جس سے عداوت ہو کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت
دیکھ رہی ہوں نہ بیعت کہ میں جو ہاتھ کہنے پر

نے میں اگر جنگ میں فائدہ ہو تو جنگ کہہ ادا کر حکم تعالیٰ کا اندیشہ تو پھر شہید ہونے کا
 شہدہ اس آیت میں شراب اور جوئے کے واسطے میں حکم دیا گیا کہ کسی دو دنوں میں گناہ نہ کرے
 کہ منافق بھی یہی کہیں گے کہ وہ دو دنوں کے منافق سے زیادہ ہیں ۱۰ اس نے جب گناہ غالب ہو کر
 اس کا اعتبار کر کے ان کو حرام قرار دیا گیا ۱۰ اس پرین ظلیفہ کے ناسخ ہونے میں اگر نقصانات غالب
 ہوں اور فسادات اور تباہی بھی غالب نہ ہو تو چلے جئے کہ ایسے غیظہ کو عزت وال کر دیا جاتے۔

على السمع والطاعة في مشقة ومكحنا
وعسونا وعسرنا واشقة علينا ولا ننازع
الامر اهلنا قال الا ان تسروا كظركوا اعداء
عندكم من الله غيبه بربها

بیعت لی یہ قسمیں کہ ہم بیعت کریں طاعت و
فروا نبی وادب، اپنی خوشی اور خوشی میں اپنی تنگی اور
فروگی میں اور اولاد سے ہم جھگڑا کریں، چر حق
نے فرمایا ان اگر تم کلمہ کفر و کفر کو اس کے پاس سے
تھامو اس کی نفی کی ہوتی ہے، لیکن اگر وہ دوسرا
اولاد سے نزاع کر سکتے ہیں

اس روایت سے آفتاب کی طرف اشارہ ہے
کہ اگر علیؑ علیہ السلام کو کلمہ کفر کہیں یا وہ اس
باہر عرف اور بیعت میں ملے کہ اس کے شرعاً مذکور آقا اس
کے ساتھ نزاع جائز ہے کیونکہ کفر و کفر سے اس
مردا گتہ ہے۔ عندکوں میں اللہ فیہ بوجہ
قبول ہے۔ ورنہ اصطلاحی کلمہ اس صفت بیان کرنے کا
مقام نہیں ہے چنانچہ یہ ہے۔ اسی طرح جملہ لفظ
اقامہ الصلوٰۃ کو صحیح مسلم کی جملہ روایات میں صحابہ
کے پاس پانچ کے ہندواں ہی کے ہے جب کہ صحابہ نے
ہندوستان کی لغزانی کے متعلق سوال کیا تھا یہ مجلس
بات میں روایت کی ہے کہ اگر کوئی حاکم دین کے خلاف
وہاں کو جمع کرے تو اس کی فرمائش وادی سے ہاتھ
کھینچ لینا چاہیے۔

تیسری روایت کے فق کے بیعت سے دیکھیں اور
دیکھنا کہ صحابہ نے سب کو ایک ہی جگہ اکٹھا
کے۔ شرب کا بیعت اور اسی طرح کے گناہ، اور
بھی فق ہے اور مذکورہ آثار کے اور ذکر کا بھی ذکر
بھی فق ہے۔ پھر فق کا بھی نام فق ہے اور فق کا
اصول کا بھی فق ہے اور ان کا بھی کوئی حق نہیں

انہی روایت فق آفتاب روشن است کہ اگر
غیر علیؑ علیہ السلام پر شرب سمیت دین باشد و از سر
عرفت و فی میں اکثر فقیر منور و مذمت بالا
جائز است کہ مراد از کفر و کفر در شرب سمیت
است چنانچہ جملہ عندکوں میں اللہ فیہ بوجہ
دین کفر اصطلاحی متعلق اس صفت نبی و چنانچہ
ظاہر است۔ چنانچہ جملہ لفظ اقامہ الصلوٰۃ
کہ وہ جملہ روایات صحیح مسلم بہر اعتبار صحابہ از
مناظرہ ارضہ دارد است بری روایت دارد کہ
اگر کسی کا بیعت دین دینے لگے وہ دست طاعت
از دست او باید کشید۔

چوتھی روایت کے فق کے بیعت و حکم اور
جہاد ایک نشانہ یا گرفت۔ شرب و کفر
اور نیز فق است و کلمہ موم صلوٰۃ و کلمہ موم
فق است۔ چنانچہ ان نیز فق است و اصحاب
ان نیز فق است و تھا کہ وہ اس کا نیز فق است
قریب و کلمہ موم فق است۔ چنانچہ اگر کتاب امور

فرمود حق است و آنچه امر است و هم حق است
بما یجوز فی غیره از خود رضا فرموده اند مراد از
حق حق داشته اند مراد از حق امر حق
من حیث هو یعنی ذات است و صدق حق از
اقدام امر و از جهت فعل و از جهت نیست و بود
بر ذات حق که باشد اگر چه کار او باشد و ملک حق بود
موجب فعل نخواهد شد.

فرض اگر گفتی که بر ماست خود را نباید گذازم
تو باید که بر ماست خود را بر ماست خود را بگذرانی
چون خود را نباید گذازم.

البراشق کی شکل است نہر فرو بود موجب قنارج
و نہر تر بود ای زمان :- بالحقہ مشرق فیما بین قنارج
مشرق موجب قنارج نیست و نہر است سخن
لا یشاور ولا یجوز انما قنارج علیہ

چهارم آنکه حق تعالی منت و قسمت
را بر هر کس بخواهد اول منت بیک عیب
و دل و دانه انداخته است ای قوم عتادین

فلسفہ ہے اور دراصل اس کو حقیقت دینا بھی فلسفہ ہے۔ اس کا
غرض لازم کا ہوں گا کہ اس کا فلسفہ ہے اور بدھت کے اصول
کا افسانہ کرنا بھی فلسفہ ہے۔ ایسی جہاں فلسفہ فلسفہ کے خلاف
علم صحاحت بلند کرنے سے ڈرتا گیا ہے۔ اس سے مراد
محقق فلسفہ کھلے ہے۔ میرا مطلب ہے کہ فلسفہ صرف فلسفہ
بھانسنے کا نتیجہ ہے جس کی اس کا ہیئت اور صدیقی امور
ناتوا کا اعتبار کرتے بغیر فلسفہ کے خود معزول ہو جاتے ہیں
معزول کر دینے کا موجب نہیں ہے ورنہ بدھت کا فلسفہ
بھی ہو گا کہ کفر یا جات ہو اور یا ترک نماز بھی ہو۔ یہ
جول کا سبب نہ ہو سکتا۔

فرض اس کہنے سے کہ حق کی صفات فروغ نہیں کرنا
چاہئے، لازم نہیں آتا کہ فرضی ظاہر کے اعلان کہنے ہو یا
کہ خدایات ترک کہنے اور ہمت و ارادہ تک کہنے،
میں فروغ نہیں کرنا چاہئے۔

نتیجہ یہ ہے کہ افغان کی عقلیت نے اس کا ہر ذوق
کو داغ دیا ہے۔ اب وہ اس کا ہر ذوق کو داغ دے
مقررہ افغان کے دلوں کے دہریہ کی قدرتی
کو داغ دے۔ اب اس کی ہر عقلیت کو
آواز دے۔ اب اس کے ہر ذوق کو داغ دے۔

یہ کہانی ہے کہ اہل سنت کے حقائق و وقائع کے لیے
ایک آدھ حقائق کی جہی پر تمام اہل سنت، ایک خیال
مشتعل ہیں اور جہاں سے بھی ۱۰۰ اہل سنت کے حقائق کی

[illegible]

کے لئے کہیں دیکھ کر اسے کہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
اور اس کے ساتھیوں کی حالت کے دیکھنا صحابہ کرام
نہایت حق پرست تھے کہ کھڑے ہو کر اس کے سامنے بیٹھ کر
ہو کر امام حسینؑ کے گریہ کے دیکھنے لگے۔ پھر وہ فرمایا
اور یہ ہفتہ سال تک امام حسینؑ کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
تین ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔ پھر وہ

کے سامنے کھڑے رہے۔ پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔

وہ امام حسینؑ کے سامنے کھڑے رہے۔ پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔

کے سامنے کھڑے رہے۔ پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔
پھر وہ ایک ہفتہ تک ان کے گریہ کے سامنے کھڑے رہے۔

نیت پروردگار | جب توبہ بات معلوم ہو گئی
تو بھی سلام دعا پڑھ کر
کہا کہ ہاں کیا نیت پروردگار ہے جس کی شہادت شہادت
ہے کہ

"اھلکار و دار نیت پرست"

اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا "حسن نیت" اس
نیک نیت ہے کہ اس میں شہادت کی بات ہے۔ اس نیت میں
حضرت امام علیؑ کی شہادت میں کیا توبہ ہو سکتی
ہے۔ دو توبہ ہو سکتی ہیں۔ پہلی توبہ اس کے خوف خدا
بابت ہو سکتی ہے۔ اگر توبہ ہو گئی ہو تو یہ توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
دوسری توبہ اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔

دار کار پر نیت | یہاں ہفتہ سالہ شہادت
اسلام پاکہ دار کار پر نیت
است بشاہد

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

وہ حسن نیت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیت
کہ وہ اس توبہ کو کہے۔ اس نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
حضرت امام علیؑ کی شہادت میں کیا توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔
تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔

اس نیت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیت

تو اس کے خوف خدا کی نیت میں توبہ ہو سکتی ہے۔

میں نے یہ سب ہرگز ہی شہید قرار دینے والی تو میرا وہی شہید کہتا کہ۔

دیگر و به شهادت
و قریب هم و کاشمیر - اگر

بازار از تصدی بیادها نماند مگر استیضاح برای خود و دیگران
در این باره نگذاشته و در صورتی که در آنجا شهود را معتقد

[illegible]

اجماع ہیئت نیز در جواب آن

— 126 —

ہوا بڑھتی ہے اور ہوا بڑھتی ہے۔ اگر اسے

معلوم می گشت باشد. بادشهر اطلاع برده و از تفریح بر
نایاب است. و مصطفی آن بر سر محبت علی کرم الله

لا طاعت بردهم و لا خوف بر نفس فوق و هم نمی آید که غیبت
و نه در استیجاب و اگر طاعت نیز موجب نعمت است

ای مایه را که در این رسم و تخیل حضرت عیسی در نظر ایشان
و بعد از آن شیوه در نظر واقع گردیده است و

که از اهل حق میمانند تا آن گفت و اگر از اهل حق بودی تا ابد
تغییم تا آن بودی اگر نه گفت که بعد از اینست تا ابد میمانی و حق

در عز مشفق مبدء، توکلست ایمن، اندک محضت، ایمان خفته
 در عز مزاجی، مغر غایت، بال آهنگ، ایمان و ایمان علیا، اسلام و

ایں نوع و یکسے کے مختلف فیہ قطعاً خداوند متعال فرما رہا ہے۔

1000

شہادت امام حسین کی دوسری وجہ | چاروس

میں نے سوچا کہ وہ جہالت پہلا امر ہے جس سے تو امام عیسیٰ
 علیہ السلام کے معاملے سے کوئی شک نہ ہو کر چاہتا ہے کہ وہ جانے

یہ شخص اپنے ذات اور دل کی حفاظت میں امانت کو توڑ

— 200 —

مذہب کی ہیئت پر اجتماع اور اس کا جواب

1. Confidentiality

۱۰) کہیں سے کہاں تو کم از کم قریب

اگر کہیے تو وہ (صاحب کی) عدم محنت ہے۔ اس کے
لوگوں کا تو غنا کی دولت و غفلت کا باعث ہو سکتا ہے۔

ایک عام ہے۔ " اسی کے معنی ہو کہ یہی امر حق نہ دیکھ گئے
ہیں۔ مگر ہمارے ہر کام کے لیے اس کے معنی میں غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔

یہ کہانی اگر ہم میں آج کے بچوں کی حسیات سے
محبت کا خصوصیات نہ تھا تو ہم خود بخود محبت نہیں

تستیق۔ ہر سب باتوں کے باوجود بھی ابھار مسلم نہیں
ہیں وقت حضرت امام حسن علیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

محمد اسلم محمد زیدی اور والدی دینے والے کوئی کام کیا اور اس کام کے ذرائع کی اطلاع میرے پاس نہ تھی اور اگر میری اطلاع ہو تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی۔

ہم جیسے دینی لوگوں کے لیے جہنم ہے۔ اس لیے ہم ان کی

خلافتِ حضرت امام حسینؑ کو سزا نہیں ملے گی۔ قرآن و حدیث
نیا دھاس پاس ہے ہی امام حسینؑ علیہ السلام کے لئے ہے۔

تو نے ہی ایک انقلابی اجتہاد منظر

نہایت ہی اس میں کہ منہ قادیانی جیہہ کہ مرزا کیا ہا ہے ۔

مبارک امام نووی
 نقل کرده شود تفصیل اعمال و تصدیق پس متل چست
 آید امام نووی گویند

بام نمودی کا جامع بیعت پر نظر ہے

اجتمع أهل المدينة على أن لا يعزّلوا سلطانهم
بالفقير ولما أوجعه السلطان كونه في كتابه
بعض صوابنا أنه لا يعزّل وحكم عن العزلة
فخلص قائله خلافه انما هو . قال الصلّا
وسبب هذه العزلة والقول المردود
عليه ما يتركب على ذلك من افتقار
الرجال وقضاء ذواتهم من فتنهم
في عزله أكثر مما في تركه .

وہاں منتقلی سے اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ اس شخص کی وجہ سے سرکاری زمین پر جانا اور اس کی وجہ سے اساتذہ کی کتاب تخریب فرم کر کے لکھی جائے۔ وہ خالق مصطفیٰ خود بخوبی، خواجہ صاحب ایسے ہی بہت حضور و کرامت سے دنیا کی لکھی گئی ہے تو یہ اس کی مثال کی قطعاً ہے اور اس بات کے خلاف ہے۔ علمائے کتب کے کہ اس کے خلاف یہ تحریریں اور اس کے خلاف علم بیانات ملنے کہ جسے کو حرمت کا سبب دیکھتے، تو غرض یہی بات اور دیکھنا کہ اس

کریں اور اس پر غرتب ہوتے ہی ۱۰ اس ۱۱ اس کے سرور کب فرمایا اس کو بالی کہنے کی نصیحت فرمادیا ۱۲

قول العياض | قال القاضي عياض
اجمع العلماء على
ان الامانة لا تتفق ولا تعمل ان لا
طرد عليه الخرافة النزل - قال وكذا التوتلت

قاضی میاض کا قول | قاضی میاض نے کہہ ہے کہ طلاق اور سادات پنجاب کے
 ہے کہ اگر تمام نہیں ہو سکتا اور اس بات پر کہ گواہی
 ہو کہ طلاق کا کوئی اور حوالہ ہو جائے اور چنانچہ اس

۱۱۔ شہادت

[illegible]

اقامة الصلوة والدعاء علیہا۔ قال علی
عنه السلام بعد الصلاة قال وقت ال
یصل الی صریحی تنقذ لہ و تمسک اعلیہ
لانہ متطیر۔ قال انما یصل طراً علیہ کفر
و تہیجہ لشر او بدعة خرج علیہ حکم
الولاية و سقط طاعتہ و وجب علی
المسلمون التیار علیہ و علیہ و نصب
سائر عادل انما یستندونہ و لک۔ فان لم
یعم ذلك الا لظاہرة و حسنت علیہ فیرحم
بخل و ظاہرہ ولا یجب فی المبتدع الا ما ظہر
المبتدع علیہ فان تحفظوا انہم لو یجب التیار
و یجوز المسلمون من وجہ الی غیرہا و
ظہر بدینہ۔ قال ولا یصل فی البنا سق
ابتداءً او من طراً علی الخلیفة سق مثال
بعضہم یوجب خلعة الا ان یتعقب علیہ
فتفتتہ و حرم۔

کہا یہی حکم اس وقت ہے جبکہ خلیفہ فاذکرا ہنی اور
فاذکرا دولت کھڑے۔ چرکہا ہنی یا حکم بھڑکے
نیز ملک اس کتاب بدعت کا ہے اور قول کا خلیفہ
بعض بھڑکے والوں نے کہا اس کے لئے بھی خوفت فتنہ
کھڑائی ہے اور پیش رفتی ہے کہ کھڑے بدعت بدعت
مقام ہے۔ تاہم یہی ختم ہے کہ اگر خلیفہ یا کفر یا یہی
جائے اور مشریت میں تہیجی و بدعت کا اس کتاب کہ
تو امامت کے حکم سے غافل ہو جائے گا اور اس کا امامت
ساقی بھڑکے گی اور حاکم پر اس کے خوفت انظر
یہاں متوی اور اس کے خوفت کہ کھڑے سے نکال چکے اور
عادل امام کو قائم کیا کریں ان کے لئے کسی جھگڑا نہیں
کھڑا ہے۔ یہی اگر بدعتی نہ ہو کر کسی کھڑے
تو اس کو کھڑا و حکمت کو کھڑے کے کھڑے ہونا اور
ہے اور بدعتی کے بارے میں واسطہ ہیں کہ یہ
ان کا اس وقت کا کھڑا ہے اگر ان میں بدعتی
تو اس کے کھڑے کے لئے کہتہ ہونا واسطہ ہیں

اور سب سے اس کے حکمت سے جہت کہ ہادی ہوتے ہوئے ہیں کہ کھڑے ہونا چاہئے کہ اس کے کھڑے کی
خوفت ابتدائی منتہی میں کھڑے ہونا ہر کسی کے خلیفہ کی خوفت تو اس کے کھڑے کو کھڑے کر دیا
واجب ہے کہ اس بدعت میں نہیں کہ کھڑے ہو جائے کھڑے ہیں

قول بھاری سنت از فقہاء محدثین و حاکمین
قال جب میں اصل السنۃ من الفقہاء

بھاری سنت فقہاء محدثین اور حاکمین کا قول
بھاری سنت فقہاء محدثین اور حاکمین نے کہا کہ

یہ میں نے وہ بدعتی ہوتے ہیں کہ امامت منتہی ہو کہ اور اگر یہی بدعتی ہو کہ ایک تو خود
سزا ہے کہ میں نے کھڑے ہوئے ہیں کہ حاکمین کے امامت منتہی ہو کہ ہوتے ہیں اور
آئندہ میں بدعتی ہوں۔ حرم
یہ کہ اگر کوئی بدعتی ہو کہ میں نے کھڑے ہوئے ہیں کہ حاکمین کے امامت منتہی ہو کہ ہوتے ہیں۔ حرم

والله اعلم
بما لا تعلمون

قال القاضي وقتئذ على أبو إسبكي
 بما اهل في هذا الاجماع وقتئذ
 بقايا الحسين واهل بيته واهل بيته
 على بن ابي طالب وبقاياهم واهل بيته
 واهل بيته واهل بيته واهل بيته
 واهل بيته واهل بيته واهل بيته

ان لا تنازع الامراء عليه
في ثمة العدل ودية الجهاد واتي بهم
من الجهاد ليس به جهاد الحق بل لهما
غير الشرع وانه من مراء الحق
وقيل ان هذا الغلام كان ولا شمر حصل
الجماع على منة الخراج على يده والله اعلم
بالحق

چند روز ملاصاحبی عبادت تصدیق کلام مقدس ملت
 را که در مجلس می نمود. با کلام حاصل و ملت را به
 نسبت سابق قتل شد. نزد بعضی کافر شد و نزد بعضی
 در حق می ماند. اسلام سابق ظهور یافت شد. اگر
 حضرت امام کافر نمی شناختند و در حق او می شناختند که
 امام و مولای پسندای پست و فاسق و گمراه و غیبت است.

کما کہ خود کافر قہ مستم

فقیر، غلام، حقوق کے حصول کرنے کے باعث بھی مرزوں
 کی ایک جیت اور دینا چاہتے اور اس کی وجہ سے اس کے
 انتخاب کے لئے مرزوں کی چارزنجیری کی اس کیفیت کن
 وہ جب کہ مرزوں کے لئے اس کی ہے۔ اس کا پیش کی
 مرزوں کی اس بارے میں وہ مرزوں کی

کاشمی میں سونے کی ایک کاروباری جہیز ہے اس کی سبھی
 باتوں کو یاد رکھنا ہے اور عام سونے اور چاندی کے زینے اور ہتھوڑے
 کوڑا سونے کے ظروف کو دیکھ کر کہنے والی یہ دیکھا ہے۔ اور
 آج بھی کہ ایک بڑی جماعت اور مردانہ لوگوں کے ہاں
 اور شہر کے مندرجہ ذیل علاقوں کے لوگوں کے ہاں
 اس کیلئے عام ہے کہ ان کو آواز کی بات ہے کہ

ہم اہل ہرے کسے مریں نزارا نہیں نہی گے۔
 دیکھو، مادیوں کے پاس سے ہی نزارا نہیں
 نہیں گے، انہیں گاہا کہ انہی سے کہہ دیا کہ نہت کراہیا
 مادیوں کے منہ کی وجہ سے بھی تیار ہیں وہ سے تھا
 کہ اس نے شہا کو بولی دیا تھا کہ کراہا کراہا کیا تھا
 قاضی نے کہا کہ کیا ہے کہ انہی سے نہت کراہا کراہا
 چہاں کے نہت کراہا کراہا کراہا کراہا کراہا کراہا
 اہل ہرے کسے مریں نزارا نہیں نہی گے۔

ان نباتات کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اکثر
نباتات کی تصدیق و سحر ہوتا ہے۔ بالحد میں سنت کے
مسلوہ و جوح اس کی پیدائش و نیست بدل گیا۔ جس کی
کفر و کفر میں کفر و کفر ہے۔ اگر کفر و کفر
نہ ہو تو کفر و کفر ہے۔ اگر کفر و کفر ہے
یہ کہ کفر و کفر ہے۔ اگر کفر و کفر ہے

عالمی ادارہ صحت نے اس کے خلاف عملی اقدامات کیے۔

[illegible]

محبت میں کلمہ کلمہ حق تھا، انکار کاترک کر
سوداگوں سے تھا۔ یہ سب پیلوؤں کے بیانیہ
تکلیف دہ اور اخلاقیات خلاف دور مشہور ہے
برہمچاریا نے، انہیں لاف و رنگیں کہاں آسمان
نور میں تڑو تڑو جہان شست نزد بعض ہاگوں۔
دینا پناہ نہایت توفیق حاصل ہے۔ دور مہاسی
تھپتھپ، غفلت کا سرور کاں، سوچہ تحقیق جھٹکی آنرا
وہ بھلائی اعمال کو خدا کیستہ کی شہ، چنانچہ راستہ شہ
و گزشتہ کلمہ برہمچاریا کو خدا کیستہ کیستہ
انکار حاصل ہے۔ ان کو قیوم کیستہ کیستہ کیستہ
شست و شہوت تمام کلمہ کیستہ کیستہ کیستہ

ہیں اور اگرچہ کہ ان کی شخصیات کا گہرا ایک عالم کے نزدیک آ
 اہمیت رکھتا ہے لیکن وہ سب کے نزدیک نہیں ہیں۔ اس
 لیے اس کے تحت انھوں نے اس کے اندر اس کے کئی حقائق
 ۱. ۲. ۳. ۴. ۵. ۶. ۷. ۸. ۹. ۱۰. ۱۱. ۱۲. ۱۳. ۱۴. ۱۵. ۱۶. ۱۷. ۱۸. ۱۹. ۲۰. ۲۱. ۲۲. ۲۳. ۲۴. ۲۵. ۲۶. ۲۷. ۲۸. ۲۹. ۳۰. ۳۱. ۳۲. ۳۳. ۳۴. ۳۵. ۳۶. ۳۷. ۳۸. ۳۹. ۴۰. ۴۱. ۴۲. ۴۳. ۴۴. ۴۵. ۴۶. ۴۷. ۴۸. ۴۹. ۵۰. ۵۱. ۵۲. ۵۳. ۵۴. ۵۵. ۵۶. ۵۷. ۵۸. ۵۹. ۶۰. ۶۱. ۶۲. ۶۳. ۶۴. ۶۵. ۶۶. ۶۷. ۶۸. ۶۹. ۷۰. ۷۱. ۷۲. ۷۳. ۷۴. ۷۵. ۷۶. ۷۷. ۷۸. ۷۹. ۸۰. ۸۱. ۸۲. ۸۳. ۸۴. ۸۵. ۸۶. ۸۷. ۸۸. ۸۹. ۹۰. ۹۱. ۹۲. ۹۳. ۹۴. ۹۵. ۹۶. ۹۷. ۹۸. ۹۹. ۱۰۰. ۱۰۱. ۱۰۲. ۱۰۳. ۱۰۴. ۱۰۵. ۱۰۶. ۱۰۷. ۱۰۸. ۱۰۹. ۱۱۰. ۱۱۱. ۱۱۲. ۱۱۳. ۱۱۴. ۱۱۵. ۱۱۶. ۱۱۷. ۱۱۸. ۱۱۹. ۱۲۰. ۱۲۱. ۱۲۲. ۱۲۳. ۱۲۴. ۱۲۵. ۱۲۶. ۱۲۷. ۱۲۸. ۱۲۹. ۱۳۰. ۱۳۱. ۱۳۲. ۱۳۳. ۱۳۴. ۱۳۵. ۱۳۶. ۱۳۷. ۱۳۸. ۱۳۹. ۱۴۰. ۱۴۱. ۱۴۲. ۱۴۳. ۱۴۴. ۱۴۵. ۱۴۶. ۱۴۷. ۱۴۸. ۱۴۹. ۱۵۰. ۱۵۱. ۱۵۲. ۱۵۳. ۱۵۴. ۱۵۵. ۱۵۶. ۱۵۷. ۱۵۸. ۱۵۹. ۱۶۰. ۱۶۱. ۱۶۲. ۱۶۳. ۱۶۴. ۱۶۵. ۱۶۶. ۱۶۷. ۱۶۸. ۱۶۹. ۱۷۰. ۱۷۱. ۱۷۲. ۱۷۳. ۱۷۴. ۱۷۵. ۱۷۶. ۱۷۷. ۱۷۸. ۱۷۹. ۱۸۰. ۱۸۱. ۱۸۲. ۱۸۳. ۱۸۴. ۱۸۵. ۱۸۶. ۱۸۷. ۱۸۸. ۱۸۹. ۱۹۰. ۱۹۱. ۱۹۲. ۱۹۳. ۱۹۴. ۱۹۵. ۱۹۶. ۱۹۷. ۱۹۸. ۱۹۹. ۲۰۰. ۲۰۱. ۲۰۲. ۲۰۳. ۲۰۴. ۲۰۵. ۲۰۶. ۲۰۷. ۲۰۸. ۲۰۹. ۲۱۰. ۲۱۱. ۲۱۲. ۲۱۳. ۲۱۴. ۲۱۵. ۲۱۶. ۲۱۷. ۲۱۸. ۲۱۹. ۲۲۰. ۲۲۱. ۲۲۲. ۲۲۳. ۲۲۴. ۲۲۵. ۲۲۶. ۲۲۷. ۲۲۸. ۲۲۹. ۲۳۰. ۲۳۱. ۲۳۲. ۲۳۳. ۲۳۴. ۲۳۵. ۲۳۶. ۲۳۷. ۲۳۸. ۲۳۹. ۲۴۰. ۲۴۱. ۲۴۲. ۲۴۳. ۲۴۴. ۲۴۵. ۲۴۶. ۲۴۷. ۲۴۸. ۲۴۹. ۲۵۰. ۲۵۱. ۲۵۲. ۲۵۳. ۲۵۴. ۲۵۵. ۲۵۶. ۲۵۷. ۲۵۸. ۲۵۹. ۲۶۰. ۲۶۱. ۲۶۲. ۲۶۳. ۲۶۴. ۲۶۵. ۲۶۶. ۲۶۷. ۲۶۸. ۲۶۹. ۲۷۰. ۲۷۱. ۲۷۲. ۲۷۳. ۲۷۴. ۲۷۵. ۲۷۶. ۲۷۷. ۲۷۸. ۲۷۹. ۲۸۰. ۲۸۱. ۲۸۲. ۲۸۳. ۲۸۴. ۲۸۵. ۲۸۶. ۲۸۷. ۲۸۸. ۲۸۹. ۲۹۰. ۲۹۱. ۲۹۲. ۲۹۳. ۲۹۴. ۲۹۵. ۲۹۶. ۲۹۷. ۲۹۸. ۲۹۹. ۳۰۰. ۳۰۱. ۳۰۲. ۳۰۳. ۳۰۴. ۳۰۵. ۳۰۶. ۳۰۷. ۳۰۸. ۳۰۹. ۳۱۰. ۳۱۱. ۳۱۲. ۳۱۳. ۳۱۴. ۳۱۵. ۳۱۶. ۳۱۷. ۳۱۸. ۳۱۹. ۳۲۰. ۳۲۱. ۳۲۲. ۳۲۳. ۳۲۴. ۳۲۵. ۳۲۶. ۳۲۷. ۳۲۸. ۳۲۹. ۳۳۰. ۳۳۱. ۳۳۲. ۳۳۳. ۳۳۴. ۳۳۵. ۳۳۶. ۳۳۷. ۳۳۸. ۳۳۹. ۳۴۰. ۳۴۱. ۳۴۲. ۳۴۳. ۳۴۴. ۳۴۵. ۳۴۶. ۳۴۷. ۳۴۸. ۳۴۹. ۳۵۰. ۳۵۱. ۳۵۲. ۳۵۳. ۳۵۴. ۳۵۵. ۳۵۶. ۳۵۷. ۳۵۸. ۳۵۹. ۳۶۰. ۳۶۱. ۳۶۲. ۳۶۳. ۳۶۴. ۳۶۵. ۳۶۶. ۳۶۷. ۳۶۸. ۳۶۹. ۳۷۰. ۳۷۱. ۳۷۲. ۳۷۳. ۳۷۴. ۳۷۵. ۳۷۶. ۳۷۷. ۳۷۸. ۳۷۹. ۳۸۰. ۳۸۱. ۳۸۲. ۳۸۳. ۳۸۴. ۳۸۵. ۳۸۶. ۳۸۷. ۳۸۸. ۳۸۹. ۳۹۰. ۳۹۱. ۳۹۲. ۳۹۳. ۳۹۴. ۳۹۵. ۳۹۶. ۳۹۷. ۳۹۸. ۳۹۹. ۴۰۰. ۴۰۱. ۴۰۲. ۴۰۳. ۴۰۴. ۴۰۵. ۴۰۶. ۴۰۷. ۴۰۸. ۴۰۹. ۴۱۰. ۴۱۱. ۴۱۲. ۴۱۳. ۴۱۴. ۴۱۵. ۴۱۶. ۴۱۷. ۴۱۸. ۴۱۹. ۴۲۰. ۴۲۱. ۴۲۲. ۴۲۳. ۴۲۴. ۴۲۵. ۴۲۶. ۴۲۷. ۴۲۸. ۴۲۹. ۴۳۰. ۴۳۱. ۴۳۲. ۴۳۳. ۴۳۴. ۴۳۵. ۴۳۶. ۴۳۷. ۴۳۸. ۴۳۹. ۴۴۰. ۴۴۱. ۴۴۲. ۴۴۳. ۴۴۴. ۴۴۵. ۴۴۶. ۴۴۷. ۴۴۸. ۴۴۹. ۴۵۰. ۴۵۱. ۴۵۲. ۴۵۳. ۴۵۴. ۴۵۵. ۴۵۶. ۴۵۷. ۴۵۸. ۴۵۹. ۴۶۰. ۴۶۱. ۴۶۲. ۴۶۳. ۴۶۴. ۴۶۵. ۴۶۶. ۴۶۷. ۴۶۸. ۴۶۹. ۴۷۰. ۴۷۱. ۴۷۲. ۴۷۳. ۴۷۴. ۴۷۵. ۴۷۶. ۴۷۷. ۴۷۸. ۴۷۹. ۴۸۰. ۴۸۱. ۴۸۲. ۴۸۳. ۴۸۴. ۴۸۵. ۴۸۶. ۴۸۷. ۴۸۸. ۴۸۹. ۴۹۰. ۴۹۱. ۴۹۲. ۴۹۳. ۴۹۴. ۴۹۵. ۴۹۶. ۴۹۷. ۴۹۸. ۴۹۹. ۵۰۰. ۵۰۱. ۵۰۲. ۵۰۳. ۵۰۴. ۵۰۵. ۵۰۶. ۵۰۷. ۵۰۸. ۵۰۹. ۵۱۰. ۵۱۱. ۵۱۲. ۵۱۳. ۵۱۴. ۵۱۵. ۵۱۶. ۵۱۷. ۵۱۸. ۵۱۹. ۵۲۰. ۵۲۱. ۵۲۲. ۵۲۳. ۵۲۴. ۵۲۵. ۵۲۶. ۵۲۷. ۵۲۸. ۵۲۹. ۵۳۰.

ایں واقعہ کے پیش نظر سابقہ تعلقات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیز کے خلاف ایک مشترکہ جوش ملیح ملت نہیں ہے اور اس سب باتوں کے باوجود اس جوش و گرائی کے خلاف ایک مشترکہ جوش اہم ہلک سب کے نزدیک جانتا ہے اور اگر راہ اختلاف کی بجائے اس سب کے نزدیک تازہ ہیں تو بعض کے نزدیک یہ تازہ ہے یہی باتوں کی اپنا اپنے کے ساتھ اسے داخ ہے اور اختلافی مسائل میں ایک شخص کا دوسرے سے اختلاف نہ کرنا اس کا سبب نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرے لوگ اس اختلاف کو نہ دیکھ سکیں اور اس پر اس پر اس پر

۱۔ فاسد ہو گا جس سے وہ کھانے کے قابل نہ رہے گا۔
۲۔ اس کے ذائقے میں تبدیلی آ جائے گی۔
۳۔ اس کے رنگ میں تبدیلی آ جائے گی۔
۴۔ اس کے بو میں تبدیلی آ جائے گی۔
۵۔ اس کے ذائقے میں تبدیلی آ جائے گی۔
۶۔ اس کے رنگ میں تبدیلی آ جائے گی۔
۷۔ اس کے بو میں تبدیلی آ جائے گی۔
۸۔ اس کے ذائقے میں تبدیلی آ جائے گی۔
۹۔ اس کے رنگ میں تبدیلی آ جائے گی۔
۱۰۔ اس کے بو میں تبدیلی آ جائے گی۔

علاوہ اگر اکثر لوگوں کے اعتقاد کے خلاف کسی مسئلہ پر کسی ایک صاحبِ علم نے استنباط کیا تو اکثریت سے عقائد کسے نہ لیں گے۔ ناخوش کیا جاسکتا ہے۔ احمدیہ ائمہ کے عقائد اس امر پر مبنی ہیں کہ کسی ایک صاحبِ علم سے عقائد نہ لیا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کی روایت کے خلاف۔

معلوم ہو رہی تھی وہاں ہر راستہ غلط ثابت ہوا۔

گنتی نہ ہو تو طریقہ کا بھی پورا انصاف جاری رہا ہی ہو کر رہا
غلط کر رہی۔

اللہ پر اس کا الحق تھا و اگر حق کا اتنا حصہ و
اس کا اتنا حصہ باطل و اگر حق کا حصہ حق و اگر حق کا
انوار الحمد للہ سب اہل الصبیح فقط

لے لے کر بھی جی تو دکھا دے اور اس کی کچھ بچھڑ
کی تو حق کا حصہ اور میرٹ کا حصہ کر کے دکھا دے اور
اس سے پہلے خیر کر اور جاری ہو کر دیکھنا ہے کہ
تمام تو یہی وہ اہل الصبیح کے لئے ہی فقط

(نوٹ) اس مکتوب کا ترجمہ المرقفہ کا چارج ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۱۷ء
مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۱۷ء کو ہی ہوا ہے اس وقت سوائی ۱۰۰ کے گا گیا تھا ۲۹ ڈیسمبر ۱۹۱۶ء کو تو
پہلے ہی نشست ہی ختم ہوا اور اس مکتوب کے ترجمہ کا آغاز ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ ۱۰ اپریل ۱۹۱۷ء
۱۳۳۵ھ بروز دو شنبہ پہلے شام شروع ہوا تھا۔

والحمد للہ سب اہل الصبیح و صلوٰۃ و سلام علی جمیعہ الصالحین

محمد انوار الحسن شیرکئی

پانچواں مکتوب

مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی کے نام

از علی گڑھ تعلیم یافتہ، ۱۲ فروری ۱۳۹۷ھ، دہلی

یہ پانچواں مکتوب ہے جو کہ اصل کتاب تمام علوم میں دوسری کتاب ہے مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی کے نام ہے۔
 جس کا ذکر آج کوئی کتابت میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب نے جو علم کے میدان میں کتب کے لیے کاشف ہے تو خاصے واضح ہے کہ جس کے
 نام میں یہ خط لکھا گیا ہے۔ جبکہ مولانا فخر الحسن صاحب تمام علوم و ہنر کے تقسیم انعام کے لیے سے یہ خط لکھا گیا ہے اور
 نور محمد گنگوہی ۲۰۰۰ء کو لکھا گیا ہے۔ یہ خط مولانا فخر الحسن صاحب کو جو شیخ بن شہریوں کو اس
 تعلیم کے لیے اس صاحب دینی خدمت کے لیے ان میں سے ہیں یہ خط ہے۔ اس خط میں مولانا فخر الحسن صاحب کے نام میں لکھی ہے۔
 جس کے بعد پندرہویں ص ۱۰۰ پر لکھا گیا ہے کہ مولانا فخر الحسن صاحب نے (در اصطلاح) میں انعام کے تقسیم کیا ہے
 پھر اس کے بعد کے خط کے بعد وہ اس سے روز بروز اس میں ایک بات کو ذکر کرتے ہیں کہ وہ روز بروز اس میں ایک بات کو
 ان کا نام لیا کہ اس صاحب کے یہاں اس کی کتب لکھی گئی ہیں۔

در اصطلاح میں جس کے ساتھ ان کے ساتھ سے تمام اس کو یہ خط تقسیم انعام میں لکھا گیا ہے۔
 دہلی ۱۳۹۷ھ کو لکھا۔ مولانا فخر الحسن صاحب کے یہ خط لکھا گیا ہے کہ مولانا فخر الحسن صاحب میں لکھا ہے۔

مولا فخر الحسن صاحب گنگوہی کے نام سے خط لکھتے تھے انہوں نے خط لکھا کہ مولانا فخر الحسن صاحب کے نام سے
 خط لکھا ہے کہ اس صاحب کے یہاں اس کی کتب لکھی گئی ہیں۔

کہتے ہیں۔ سنی صحابہ اچھے آدمی تھے۔ ان کے گناہات کو انہی حضرات میں معصوم نہیں سمجھتے۔ مگر حضرت بلالؓ، حضرت
عقیلؓ اور حضرت جابرؓ کو انہی صحابہ کے ہیں۔ ان کے گناہات کو انہی حضرات میں معصوم سمجھتے ہیں۔

حضرت ابو کریم، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت امام زین العابدین، حضرت امام باقر،
حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام محمد باقر، حضرت امام کاظم، حضرت امام رضا، حضرت امام تقی، حضرت امام محمد تقی،
حضرت امام مکی، حضرت امام شریعی، حضرت امام محمد باقر، حضرت امام رضا، حضرت امام تقی، حضرت امام محمد تقی، حضرت امام محمد تقی

فیر حضرت کے یہاں ہم جبرہ کا پیا بھر کر پانی سال کی عورت غائب ہو چکی تھی لیکن ہنست کے نتیجے کے سبب
ہم قریب فاصلت میں رہا ہوں گے۔

۱۔ اکثر مشق طوری سے ایک آق لکھو کہ تمام کلمات یاد رہتا ہے۔

وہ سمجھ کر تمام کی خدمت اس کے لئے تیار ہے کہ جو ایسی غلطی کرنے کا احتمال تھا کہ یہ بھی امام میں نہیں ہو کہ
ان امام میں غلطی کہ وہ تو یہ تینوں امام آپس کے کسی کی غلطی کی صورت کے ہے اور امام کی خدمت ہے اور اگر وہ بھی
غلطی کہ اس کی صورت کے ہے اور امام کی خدمت ہے اور امام کی صورت کے ہے اور امام کی صورت کے ہے اور امام کی صورت کے ہے
اور یہ سمجھ کر کہ یہ بھی غلطی نہیں ہو کہ جو ایسی غلطی کرنے کا احتمال تھا کہ یہ بھی امام میں نہیں ہو کہ
جو ان تینوں امام میں نہ ہے۔

[illegible]

ایکے ٹکڑے کے مساوی تو رہا کی صورت سے اور اس سے کچھ بڑی کوئی فصل نہ ہو کہ کوئی حیران عالم اس کی صورت کو دیکھ کر حیران ہو کر کہے کہ یہ تو کھیتی کی صورت ہے نہ کہ پھر کی کوئی نیا شے ہو چکا ہے۔ اگر وہ اس کی کھیتی کے کچھ ہی فصل کو لے کر دنیا میں تو وہ جو اولی فصل کو لے کر بیٹے کے ساتھ اپنی طیبہ اسلام سے بھی جملہ کھیتوں کی چھٹی چھٹی ہے۔ مثلاً وہ وہی اسلام نے ایک کھیت میں لکڑی کے کھس جانے اور پیسے کی کھیتی کی کھیت والے کو ملے گی لکڑی اور وہی اس کی کھیتی کے ساتھ کھیتی کے آداب فرما کر کہ یہ زمینیں ہیں اور ان کی فصل

ضرور کو جو اس میں غلطی کا احتمال ہو تو غلطی سے پاک ہو مگر وہ اشیاء کہلاتے ہیں کہ ان میں غلطی کا احتمال ہے۔
 مفید و نفع دہکے سے پاک ہوتے ہیں لیکن گناہ سے مسموم ہوا اشیاء سے اور غریبی و جہول ہونا اشیاء سے۔
 مگر ان کا کام صاحب امام کا شریعت کی حفاظت سے دوسرے امور جن میں کسی کی اگر غلطی کا سبب امام کے
 فساد شریعت کی حفاظت سے ہے کہ شریعت کو امام کو خدائے تعالیٰ سے لے کر آج تک تو یہ غلط ہے کہ ان کو اس کے
 طوع سے کوئی دلیل نہیں دی۔

طوسی کی تیسری دلیل | تیسری دلیل جو اس نے یہ دیا ہے کہ عموماً شافعی فرقہ ہی طے فرماتا ہے، وہ دلیلوں کے ساتھ
 کہہ گا کہ اُن کی رائے یہ ہے کہ "لَا اِذَا اُتِيَ بِمُحْتَمِلٍ" لہذا امام اعلیٰ کا یہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ
 خدا سے معلوم ہو کہ خدا کا حکم ہے صحیح ہے۔ نیز اگر وہ معلوم نہ ہو کہ اس کے احکام کا انکار کا موجب ہو تو کھینچو
 موصوفہ کا کام صاحب اس دلیل کو بھیج کر کہتے ہیں اور فرقہ ہی کہہ گئے ہیں کہ یہ اس فرقہ کے امام ہی اعلیٰ کا یہ ہے جو
 انہیں کہتے ہیں وہ بھی اعلیٰ ہے۔ بالآخر انہی ہی کی کہ اولیٰ ہے۔ یہ مراد خاص ہے جو امام ہے اس صورت میں ان کا
 فائز۔ اس کا اولیٰ ہے۔ وہ کہ خلق ان کی حالت۔ نیز امام کا یہ حکم کہ اگر وہ تو قابلِ عصمت ہے۔ اور اگر اس
 ذاتی حق قابلِ عصمت نہیں۔ یہ کہ اگر ان کی شانِ بندہ کے واسطے ہی مخلوق کو عید ملنے پہنچا لیا اس کی کی عصمت
 ہے۔ لیکن یہ فرمایا اُنھوں نے آخراً "فَلَمْ يَأْتِ بِمُحْتَمِلٍ" اور مراد یہ ہے کہ شافعی فرقہ ہی کہتے ہیں۔

علاوہ ازیں جو حق و دلیل اور اس کا رد
موجود ہوئے کہ اگر کام لیا کہ تو یہ حق و کام سے کٹر ہوگا کیونکہ کام
میں ہول کی برائی سے نوازا گیا ہوگا کہ اور حق کی توقع سے زیادہ
میرزا، مولانا کا کام حاصل ہے کام کی اس دلیل کی زیادہ دو حق ہوئی ہیں کہ حق ہے۔

اصل یہ کہ امامت میں حضور کی جگہ کسی اور سے لانا صحیح نہیں ہو سکتا۔
دوسرے یہ کہ امام کو اگلے اہل کی پانچوں اور حالت کی ضرورتوں سے دوسروں کی ضرورت زیادہ ملگنی ہونی چاہیے۔
تیسرے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
چوتھے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
پنجمے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
ششمے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
ہفتمے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
ہشتمے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
نہمے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔
دہمے یہ کہ امام کو دنیا کی امامت کی امامت اور اہل علیہ السلام میں سے کسی ایک سے ہونا چاہیے۔

فہرست تحقیقات طوسی | تحقیق طوسی کا اثنا و اس طرف ہے کہ حضرت علیؑ اپنے علم و معرفت کی ایک عمارت کا نام نہیں
 اہل حق نے ان کے لئے ان کے ہوتے ہوئے کہ ان کا نام بنے ان کا حق نہیں۔

حضرت عرفا کا مقام یہ ہے کہ اگر حضرت اہل کرم اللہ وجہہ کے فنا کی سے کسی کو اتنا نہیں ملے گا جتنی ان کے لئے ملے گی۔ اسی کی پاس نہیں ہے جس سے وہ بہت کرشمی کرشنا ٹوٹا ہے۔ وہ افضل ہے جو فنا کیلئے ہوتے مغفول کی شفقت اور امانت و درست نہ ہو بلکہ مولا نے کہا کہ غفلت و شوخی ہی جہنم کی دروازہ ہے۔ اہل حضرت حکمران ہاں وہ جس میں بھی جہنم فنا کی ایسے تھے شفا یافتہ وغیرہ ملے گی۔ اس سلسلہ میں کئی اشخاص ہیں جن میں

حکومت میں اگر اختلافیت رہا میں ہو۔

اختلافِ اسحق سرحدیہ

یہاں اس حدیث کے متعلق حکومتِ مرفا کو قاسم صاحب کی تحقیقات تو اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ اس صاحبِ دین نے اصل انبیاء کو ہم دراست کا اختلاف جبکہ ان کو ملے طور پر جو اصل انبیاء کو ملے کا تہاج و نظر اور مقصود ہو اور اختلاف کے احکام کو یہاں پہنچیں تو یہ یہاں اختلاف ہوگا وہ مجبوری ہوگا اور اس میں تو اصل نفس اور صہ ہند و چین کو دخل نہ ہوگا اور اسحاق بن دین کو یہاں اگر کچھ روکے ہوئے ہو سکیں۔

لیکن مختلف اس میں جو اختلاف ہے اس اختلاف میں است کے الودے اور کثرت کو دخل ہوگا۔ وہ مجبوری کا اختلاف نہیں ہوگا بلکہ یہاں اختلاف ہوگا جیسے کہ میں کہتا ہوں کہ اس میں کیا کہیے۔

واللہ اعلم بالصواب

انہیں نہ اجماعیات کے ساتھ نہ کے بعد کہیں میں کر کے کہو اختلاف کیا

نہ اساتذہ ائمہ اہل سنت و جماعت میں فرق ہے۔ یہاں اختلاف و رحمت ہے اور وہ اس صاحب ہے۔

پانچواں مکتوب

بنام مولانا فخر الحسن صاحب

جواب استعلامات علامہ طوسی دربارہ امامت

امامت کے بارے میں علامہ طوسی کے کائل کا جواب

و

بیان معنی اختلاف امتی و حدیث متخلف

اختلاف امتی رحمت اور حدیث متخلف کی حقیقت کا حجت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہاجی علی محمد مولوی فخر الحسن صاحب دام کائنات
ذات العزیز محمد تقی صاحب دام کائنات
شرع سکون کے لیے عرض یہاں ہے کہ اگر مشق

ہاجی علی محمد مولوی فخر الحسن صاحب دام کائنات
محمد تقی صاحب دام کائنات
کتاب میں مدح و ستائش - در احوال مشق و تلمیذ

[illegible]

عاب لہذا جسی راہ کیا۔ خدا خوش کرنے ہی گاہی نیکو
 طایفہ آپ کہو سزا یا خدا۔ سارا سوس کے حضرت علی
 کہ دست کے راستہ میں سو۔ امام حسینؑ کی خدمت
 کے وقت ہی میں نے حضرت کے متعلق تحریر کیا۔ محمد علی
 آخری حضورؑ کی طرح ہے کہ آخری حضورؑ خدا اس

عزیز و محترم صاحب دکان دہلی بنگالہ قاسم کے صاحب کے تجویز کا امتثال نہ کیا تھا اس لئے میری حالت
بہتر نہ ہوئی اس کے تمام سنا کر اس صاحب نے کہا کہ آپ کی ساری چیزیں شاپ کے دل سے ہوتے ہیں وہاں تک
کہ آپ اس سے زیادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر ان کے لئے یہ نہیں ہوتا ہے۔

یادرم خلاصی بای مردم حق، بخانی آبادت
 و این ای که فرمود: «و ان صحت انکما فوشتم» و عادی
 است و عادی. ای نگارم، و عادی اگر در پیوسته
 گوید، اینست میرانند و عادی در پیوسته است
 خصوص این که آنکه ای شد و عادی است.

یہ سب بھائی: عمار کو اس میں ہم داخل کے ہوتے
ہوتے یہ قافلوں کو حال میں پہلے خود والی اس میں آؤں
کوڑی بھرتے ہی، انھوں نے انھوں کی گاہ کوں بھائی
کے شوق جو داخل لگے یہ وہ اصل رحمت ہے، وہ ان میں
اگر ان بھائی کو کام کوں کے پاس میں انھوں نے وہاں کے کسی
کے شخصوں کو بھائی کے وہاں میں بھائی کے وہاں

تاریخ

تیسرا کھیل
ایک روز کی بات ہے

حضرت امام و فخر مظلومی

کہ محتاج ہوا میرا ہوا ہے کہ وہ محتاج تھا تو کیوں نہیں ہوا

علامہ طوسی کی تحریروں کا نام کی ضرورت

کی کہ اس میں کوئی دلیل بھی ملے گی۔

[illegible]

اگر وہ امام ہم اہل غلطی سے تعلق قائم کیے اتنی۔

بہارِ طوسی جرس قاسم سلوٹم

دعویٰ اولیٰ جیہ اسلم نیست کہ شیخ امام ہر فرقی نہ کہ است۔ ہر فرقہ کی دلیل بکدر است۔ ایک طرف کہ است کہ شیخ امام ہر فرقی نہ کہ است۔ ایک طرف کہ است کہ شیخ امام ہر فرقی نہ کہ است۔

وجہ ضرورت امام نظر قاسم سلوٹم

بجای امام کہ شیخ امام تقیہ ہر امر المعروف دینی میں ملے است۔ شہادہ فرمودہ۔

لَا تَدْرِي مَا أَفْعَىٰ خَدِيحِي وَتَوَضَّعِي أَمَّا لَيْسَ
الْمُتَلَوِّعَةُ قَالَتْ لَمْ أَسْأَلْ كَلْبَةً وَأَسْأَلُهَا التَّخَضُّعَ
وَتَضَوُّعِيهِ التَّسْلِيمَ.

ہاں یہ قدر متفق است کہ ہر فرقہ میں ایک امام ہو
نہیں ہے بلکہ ہر فرقہ میں ایک امام ہو

ہے کہ امام ہر فرقہ میں ایک امام ہو۔ اگر امام ہی میں غلطی ہو
تو ہر فرقہ میں ایک امام ہو۔ اگر امام ہی میں غلطی ہو

قاسم کی جرس طوسی کی دلیل

اولیٰ قاسم فرمایا ہے کہ امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے

قاسم سلوٹم کی تصریح امام کی ضرورت

ہم فرماتے ہیں کہ امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے

ہم فرماتے ہیں کہ امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے

ہم فرماتے ہیں کہ امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے
باعتبار ہے کہ ہر فرقہ کے امام کی ضرورت نہ کہ ہر فرقہ کے

(بقیہ صفحہ ۱۶۹) وہ کہ ہے۔ ہر فرقہ میں ایک امام ہو۔ اگر امام ہی میں غلطی ہو
تو ہر فرقہ میں ایک امام ہو۔ اگر امام ہی میں غلطی ہو
تو ہر فرقہ میں ایک امام ہو۔ اگر امام ہی میں غلطی ہو
تو ہر فرقہ میں ایک امام ہو۔ اگر امام ہی میں غلطی ہو

ضرورتِ صحت پرانے ہر المعروف و
نہی منکر

بر که بیک از فضل و ابرو می شکو اگر فتنه و عیون
مردی است فتنه بدی آن می خاست از عیون و
شر که هر چه بواجب است از فتنه بدی نمی خاست
و اصل اینست که عیون می باشد که از فتنه بدی
می خاست که عیون می باشد.

[illegible]

ہر السوف و فیو کے لئے ذہن اسطی خبرت
 سمیت ذہن کے وہی ہے اور ذہن کے
 قدر و اہمیت کا ذہن اسطی خبرت

نیک حکم ہے اور برائی سے روکنے کے لئے
(اللہ امنہ) ضرورت

[illegible]

فرض ہے کہ اگر لوٹ کے واقع ہوئی اگرچہ وہ
ہے تو واسطی فی عروض اور واسطی فی ثبوت اور عروض
خروجی ہے نہ اجزا اور واسطی فی عروض کی جانب
میں ہی اور عروض فی ثبوت کی جانب میں ہے کہ
اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے غرض و ہر ایک کو
میں نے ہر ایک کو ہر ایک میں ہو اور میں ہر ایک میں کہ
عروض اس مسئلہ میں ہے کہ ہر ایک میں کہ اس مسئلہ
واسطی فی عروض ہے اور تو واسطی فی ثبوت ہے۔ (الغرض)

قصر ہے کہ اقامت مولانا علیہ السلام بالحدوث کی

۱۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۲۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۳۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۴۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۵۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۶۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۷۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۸۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۹۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔
 ۱۰۔ واسطہ کے معنی یہ ہیں کہ واسطہ کے معنی وہ واسطہ ہے جس سے ایک چیز سے دوسری چیز تک پہنچنا ممکن ہو۔

[illegible]

بیت کو اگر ہم غصے والی کسی دکان یا دکاندار سے بھی منکر
آل چکا رحمت کے ساتھ ہوتا ہے تو بگڑ بھی خود ہی
نہی ہے کہ اگر اس صورت اور اپنے وقت کے وقت
تمام طرح کا عالم ہو۔ ان اس قدر ہے کہ اگر اس صورت
اور بھی اس کے ذرا پہلے، سو فٹ اور طرے طاقت
کو اگر دوسرے طرے گانوں کے ذریعے سے بھی چنانچہ
عام ہے اور دوسروں کی حالت تو اگر کسی طرح
چیز تو خواہی کی طرح، ہم کی حالت میں مل جاتے
کی کہ تو علم ہی کی طرح، ہم کی طرح ہی، ہائی
ی کہ ان کی حالت میں ہے، وہ وہ کی کہ اس میں ہے
فرات اور یہ کہ اس کی ذریعہ ہے، اگر اس کی کہ
یہ اس میں کہ اس کی ذریعہ ہے، اگر اس کی کہ
شیوں کی طرح، اس کی ذریعہ ہے، اگر اس کی کہ
خود ہی کہ اس کی ذریعہ ہے، اگر اس کی کہ
اس کی ذریعہ ہے، اگر اس کی کہ
ہم کی ذریعہ ہے، اگر اس کی کہ

شاید این دلیل
و آنکه چون آنرا در شوق بپوشند
(سوره صافات ۱۰۰)
آنگاه در خواب و در میان خواب و بیداری
است و اختلافات شیعیان را می رسد و آنکه در این امر
بفرمان خداوند عز و جل باشد و بعد از آنکه در شوق
یا آنکه احساس یا آنکه از شوق است و او نیز
برای آنکه در شوق است و آنکه در شوق
فَلَا تَقْرَأُ مِنْ كِتَابِكَ تَتْلُوهُ حَرِيثًا مُتَضَلًّا
مُزْجًا بَيْنَ الْمَاءِ وَالْخَمْرِ مُزْجًا بَيْنَهُمَا لَا يَدْرِي
مَا يَقُولُ وَكَأَنَّ يُصْرَقَ أَعْيُنُهُمْ الْخَمْرُ مُزْجِيَةً

[illegible]

اس بات کے کہ کہی تھے میری کھیت پر جانے کے
بائے ہی ہو گات

” اور داتا اور سہیل جیکو فیصد کر رہے تھے
کھیت کے بائے ہی میرے اس کو توڑ کر لیں گے خیر
خدا آدم سے کہم کہ وہ سچے تھے۔ ہم نے سبھی اس
مسئلے میں سہارا دیا۔“

ذکر ہے، داتا علیہ السلام نے جانے کے باوجود حقیقت سے
کوڑ پیچھے اور عزت طلبی سے عدم باوجود اس وقت
نہ نہ تھے انہوں نے حق حقیقت کو دھرا۔ باوجود حقیقت حال
کا شکر ادا جاتا ہے۔

اس معاملہ پر پھر بات ہے کہ طاس کی دلیل بھی
ہی مختصر ہے اور اگر کل مان لیا جائے تو وہ بات نام
ہی ضروری ہے وہ نہیں زیادہ ضروری ہے جب ہی
یہ نہیں کہ اس کی گارنٹ ضروری ہے۔ تو چند اہل
کامل دینی و دینی جلیں اس کا تو پہچان ہی کی کہ کچھ
سے سمجھ رہے تھے۔

مقام طوسی کے نزدیکی امام حنفیہ شریعت کی

مقام طوسی کے نزدیکی امام حنفیہ شریعت کا مقام
ہے۔ اگر کسی کا قہم میں غلطی ہو تو اس کے تو میرا
مقام حنفیہ ہی ہے

اسی کہاد و علم نے داتا کا مقام ہے
اگر مطلب ہے کہ شریعت کا مقام ہی وہ ہے جہت
آفتاب کے طلوع پر جنوں کے وجود سے کم ہو جانے کا

وَدَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ إِذَا يَشَاءُ يَحْيَىٰ نَحْنُ
أَلَمْ نَشْرُقْ لَهُ قُلُوبَهُمْ لِنُؤْمِنَهُمْ كُنَّا أَهْلُ
شَاطِرٍ إِنَّ قُلُوبَهُمْ غَافِلُونَ ۝۱۱

ترجمہ ہے۔ ”حقیت ظاہر فرمادے اور حضرت یحییٰ علیہ
السلام پر اظہار آفرمادے ہم نے ان کے دل کو حقیقت پر توجہ
دلائی ہم حقیت اہل

اصل امام اول و دلیل اول کا نام است دیگر
نام است ہرچ وہ نام ضروری است وہ
نہ ضروری۔ چنانچہ نامیت یا چنانچہ ضروری ہی
است حال دلیل اول۔ داتا علیہ السلام نے یہی کہ دینی
ہم پتر است۔

نزد مقام طوسی امام حنفیہ شریعت است

مقام طوسی کی نوید کہ امام حنفیہ شریعت
است۔ اگر خدا۔ وہ قہم کو ہا نہ زیادہ مقام نہایت
ہماری اہل علم

یہی قہم و دانش ہا ہا کہیت
اگر مطلبش نسبت کہ شریعت کا مقام ہی وہ ہے جہت
آفتاب کے طلوع پر جنوں کے وجود سے کم ہو جانے کا

نہ داتا علیہ السلام کا کھیت کے بائے ہی فیصد اور سہیل جیکو فیصد کر رہے تھے کہ داتا علیہ السلام
ہم سچے۔ ”حقیت ظاہر فرمادے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پر اظہار آفرمادے ہم نے ان کے دل کو حقیقت پر توجہ
دلائی ہم حقیت اہل

فانہ بھی جا است کہ حالت امام اور دینی خود ملک
نمودہ ہمارے پرستہ کا پرچہ پڑائی کے نیز چلے پڑائی
و اگر وہی است کہ حالت دینی پڑائی و اگر وہی کہ نام
تجربہ و دعا و شرعی حقیقی کہ ہمارے ہوتے آواز و صدا
و ایسا کہ آواز و صدا و ہوتے ہوتے ہی شکست نہ پڑا
نیک ہی قدیم علم ہمارے ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا

اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا

لیکن کہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہو گا وہ یہ ہے (پھر ہے انبیا) و پھر آواز دینا کی گنجی و واقع ہوا ہوا
کے گرد و واقعات میں ہوتے ہی کافی و شرعی و علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا

و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا

و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا

و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
و اگر کسی شخص ہوتے ہی شکست نہ پڑا
ہو اس حال خدا علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا
علی نہ پڑا ہوتے ہی شکست نہ پڑا

ہندو بھی است کہ نگر خانہ پنجاب و سب رنگیں یافتہ
کری سر خط میں دال دی گئی تھی ستویں سب سے پہلے
موجود حرم و قلعوں کے ٹھکانے سے صحت اختیار کر
اچلت دیکر دولور شامل ہیں۔

عالمات کی حفا کا کچھ نہیں ہے کہ وہ اس کے لئے کو خیرا کر
ای کام اس کو اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو ان کا کام
اور یہی وجہ ہے کہ ان کے لئے ان کی ترکیب ہیں

و تمام صد آنکه دولت نظر از روی محنت و به غرض
پیش از وقت آنرا و صاحب و اقربان یکجا و میرسد
و شایان و بهجت که در این غرض علم بخاک و نهی
و این که از آنکه دیگر مانند به حال ما و ذرات که به یک
باشد و در این حالت است و معرجه که است. نهی و این
اما نسبت به آنکه باقی تیره و در این نور و این
اما متعین و افعال و صفات و شایان که که از خطاه و غلطی فهم
محض خود می باشد. غرض از این باب چنان و این و در
هر خط و هر باشد. اما چون از معانی علم و شکر است اگر
فرق است فرق شده و ضمت است. خطا و غلطی و شکر
باشد این فرق شده خطا و ضمت خطا و غلطی و شکر است و به
و هر چند که است.

دوسرے کے سنگزائے ایک کھڑکی میں بند کھڑکی
کڑکوت میں داخلہ لایا اور چلے کے قریب اور اسی کے
صنعت اور لکھ نہ ہم لانا اور اس قیوں کے طرف سے
انجیڑا تھی اور بھی اور جات کے لایا کی کثرت
واقعی تھی صرف طے کے دوسروں سے صاف و دل کو
کڑیتے ہی۔ میر حال ذات گیری کی کہ ہوا کھجبت کڑا
کے تمام اور کڑوں کے کڑی ہے۔ خود وہ لکھ لایا
لیکن ہم کڑی کڑی کی کڑیت لایا اور انجیڑا کڑا
نہ ہے لیکن یہ کڑی کڑی کڑی کے کڑی میں صاف اور
شالی کہاں کڑی ہے کہ کڑی کڑی کڑی سے صفت
خود ہی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی
سیدوں کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی
کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی کڑی

مذہب میں جو کچھ اور عدم کا ہونا ممکن ہو تو اس کا اعلیٰ میں کچھ ہی شے تشریف تو موجود و تشریف لکھیں ہو جو وہ دونوں درست ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عدم وجود دونوں ممکن ہے۔ مخرج۔

تشریف لکھنا ضرور ہے کہ جو کچھ ممکن ہے اس کا حصول کا سبب موجودات سے دونوں ممکن ہوں شے تشریف تو موجود میں تشریف لکھنا اور موجودہ ممکن ہے۔ لیکن کے نہ وجود ضروری ہے اور عدم ضروری ہے اور ممکنہ عام وہ ممکنہ ہو کہ جس میں جو حکم بیان کیا جاتا ہے اس کی مخالفت جانب ضروری نہ ہو خواہ جانب موافق واجب ہو یا ممکن ہو۔ مثلاً اطلاق تشریف تو میں اطلاق کے وجود کا حکم لکھا گیا ہے تو اس کی جانب مخالفت یعنی اطلاق کا عدم ضروری نہیں۔ یہ دونوں تشریف یعنی ممکنہ خاصہ اور ممکنہ عام۔ ممکنہ خاصہ کی نسبت دیکھتے ہیں ہر ممکنہ خاصہ پر ممکنہ عام صادق آئے گا لیکن ہر ممکنہ عام پر ممکنہ خاصہ کا صادق ہونا ضروری نہیں۔ مخرج۔

[illegible]

یہ زیادہ بڑا ہے۔ اس بات سے کہ طبع استیصال کرکے
ہو اور ہم نے انکار کیا ہے یہ کہ مراد یہ ہے کہ اسطرح عام ہے
کہ ممکن ہے کہ اجسام مختلف ایسے کمالیہ اور بعضہ نہ مخلوق
ایک ذات۔ چنانچہ فیصلہ اسطرح اسطرح کی اجسام کے مختلف
ہوئی ہونے کو صحت ہے۔ ذات کے اسطرح اسطرح اسطرح
ذات کے اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح
اتحاد ہے خود کافی دلیل ہے۔ لہذا آقا کے اجسام اس ذات
خدا تعالیٰ میں مخصوص ہے کہ تمام ذرات اور ان کے اجسام کا
خالق ہے اور اس کے اجسام ذات یعنی (طبیعیہ اسطرح)
اس اعتبار سے اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح
ایسی اجسام کہ اجسام اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح
وہ ذات اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح اسطرح

فرق کرو کہ اچھوت کوئی ایسا نہیں ہے جس کو اس کی اس بات کا کوئی نقص ہو جس کو اس کی اس بات کا کوئی نقص ہو جس کو اس کی اس بات کا کوئی نقص ہو

اور وہ جب نہیں ہے جیسا کہ خود دستور نے فرمایا
 انصافاً اور عدلاً اس کو جیسا کہ حق

تمہارا یہودی کے ساتھ ساتھ اور یہاں تک کہ

۱۔ جو کچھ کہہ کر نہ نجات کے لئے وہ دھوکے کے چکر میں پڑ گئے تھے۔ میرے گھر میں زیادہ آ کر تھے۔ ان کو کہنے کے آگے بڑھنے سے (ظاہری) کہتا تھا (میں) حیرت میں ہے۔

[illegible][illegible]

اور جعلی آیات میں اس حدیث کے متعلق یہ الفاظ لکھے "انتم اعلموا ما یورثنا کفر" ترجمہ: تم لوگ اپنے مانتے ہوئے کے متعلق ہم سے زیادہ جانتے ہو۔

اور ان کا حال۔ لیکن وہ چنگاں کی منت و دیار اپنے چرخ میں گھومتے
 آتش و آتشوں کے گھر۔ خداوند عظیم کا خلق ہی بے شمار ہے
 پناہ و آسپناہ و دریا و سام جیسے خدا تعالیٰ نے ان کا
 کریم کیے سلطان آتش و شکر و صفا و عطر و ان کی کراہت کے
 بھگت کے دل کو جسے چاہیے خود خلق کا دم مستی و بے
 و بھین و بھیناں کی تیری بابت جلدی کو وہ اندک بے زور و
 و تیرا است قدرت آیت الہیہ و ہدایت و شکر و حمد و ثناء

قَالَ شَاقَّةٌ فَشَرُّهُ قِيَّاسٌ فَشَرُّهُ دُرَّةٌ
 الْقَبْطِ اَطْلُجْ وَ الشَّرُّ سُبْحَانِي اَبْلُجْ
 كُنْ بِكَرْمِهَا لَهْ وَ اَلْهَدَى جِرْ لَاحِدٌ
 حَبِيبٌ شَكْرِي لَاحِدٌ - جلد و قدر و علم و توفیق
 کو توفیق ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہمارے ہر کریم ہمارا است و توفیق ہی ہے جو یہاں
 خلق و آتش ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش

انفرد کریم و صوم و توفیق ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش

و یہاں تک کہ وہ آتش و آتش ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش

ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش

ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش

ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش
 ہر کریم و صوم ہی ہے جو یہاں تک کہ وہ آتش و آتش

شیخ ابوبکر صوم کے بعد حکم دیا اہل بات کو کہہ کر دیا ہے اور حضرت کے علم کو ہی بہت بڑا ہے۔ مگر میں
میں چاہتا ہوں کہ حکم دینے سے پہلے میں کی گئی ہو۔ لیکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس بات کے متعلق

لَا تَقْصُودُوا آيَاتِي الْكَلِمَةَ حَتَّى تُبَيِّنُوهَا
وَلَا تَكُنْ مِنْ أَقْصَا قَوْمٍ مُؤْخَذِينَ

بِأَيِّهَا شَيْءٌ

اگر قائل ہو کہ اس بات سے پہلے میں کی گئی ہو۔ لیکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس بات کے متعلق

لَا تَقْصُودُوا آيَاتِي الْكَلِمَةَ حَتَّى تُبَيِّنُوهَا
وَلَا تَكُنْ مِنْ أَقْصَا قَوْمٍ مُؤْخَذِينَ

اس بات کے متعلق میں کی گئی ہو۔ لیکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس بات کے متعلق
اگر قائل ہو کہ اس بات سے پہلے میں کی گئی ہو۔ لیکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس بات کے متعلق

اگر قائل ہو کہ اس بات سے پہلے میں کی گئی ہو۔ لیکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس بات کے متعلق

اگر قائل ہو کہ اس بات سے پہلے میں کی گئی ہو۔ لیکن ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس بات کے متعلق

ابن عباس کہ تو تمہارے سب کو بتا دے کہ اس بات کے متعلق

ابن عباس کہ تو تمہارے سب کو بتا دے کہ اس بات کے متعلق

ابن عباس کہ تو تمہارے سب کو بتا دے کہ اس بات کے متعلق

ابن عباس کہ تو تمہارے سب کو بتا دے کہ اس بات کے متعلق

ابن عباس کہ تو تمہارے سب کو بتا دے کہ اس بات کے متعلق

ابن عباس کہ تو تمہارے سب کو بتا دے کہ اس بات کے متعلق

لَا تَقْصُودُوا آيَاتِي الْكَلِمَةَ حَتَّى تُبَيِّنُوهَا
وَلَا تَكُنْ مِنْ أَقْصَا قَوْمٍ مُؤْخَذِينَ

سبحانک اے کون کی تعجب ہر وقت اور درمیان نہانی آج۔

وَقَدْ عَلِمْتُمُ أَنَّ فِيهَا آيَاتٌ لِّكُلِّ بَالِغٍ

اگر تم نے سوچا ہے کہ وہ کچھ اور ہے تو اس کی بات نہ کرو۔

فَلَا تَكْفُرُوا بِمَا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ

اور صرف

اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا هُمْ لَا يَشْعُرُونَ

ہر حال میں وہ جو ہر حال میں ان کی شان شانہ و شوہی

نہیں دیکھتے اور صرف وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

تسبیح کہتی ہیں کہ تسبیح کہتی ہیں کہ تسبیح کہتی ہیں۔

چنانچہ آیت (سبحانک)

اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا هُمْ لَا يَشْعُرُونَ

اگر تم نے سوچا ہے کہ وہ کچھ اور ہے تو اس کی بات نہ کرو۔

فَلَا تَكْفُرُوا بِمَا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ

اور صرف

اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا هُمْ لَا يَشْعُرُونَ

ہر حال میں وہ جو ہر حال میں ان کی شان شانہ و شوہی

نہیں دیکھتے اور صرف وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا هُمْ لَا يَشْعُرُونَ

اگر تم نے سوچا ہے کہ وہ کچھ اور ہے تو اس کی بات نہ کرو۔

فَلَا تَكْفُرُوا بِمَا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں کہ وہی دیکھتے ہیں

کذا از حلقه - آنکه چنانکه سپیدرستم از حق حلقه را در کشته و
آنوقت اهل حق را در میان و دوست بچشم که آنکه چنانچه چنانچه
و چون چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه
چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه چنانچه

ہدایت و نواہی، استقامت و اوقات کے مرتبہ، حکم و مقررہ وقت، اور
 عے و عیب اس میں، یا کہ فقہ مجاہد کے اصول و فقہ حنفی کے مسائل
 یا کہ دیگر کتب کے، ان میں کوئی ایک ایک حکمت سے احکامات کو پڑھنے
 میں کوئی عیب ہے اور اس وقت قدر کلام، یا فقہ اس میں ہوتا

صاحبِ عہدِ آسمانیؑ کو عرب سے دوڑا جنہوں نے جاہلیتِ اولیٰ اور جاہلیتِ ثانیہ کے وہ کفار اور منافقوں کی صحبت سے انحراف فرمایا اور ان کا حق تعالیٰ کے نام سے منکر کیا اور ان کا کفر و کفر کا نام دیا۔

باقی اندکی اگر دلم صحتی شود مود نیست از بی مروت
از آنکه که در کتب و اشعار مود نیست

- *substantivale* / *verbal*

—

مقدمہ اولیٰ | یہ کتاب ہادیہ
 خا آستانہ قدس شریف لکھنؤ میں
 تہذیب و تمدن کے سلسلے میں

مقدمه دوم

١٠٩

[illegible]

“*Wang Yang-ming*”

فرق ہے۔ اس وقت کے مسلمانوں نے ان کے انکار کو قبول نہیں کیا۔
 ان کے انکار پر آپ نے ان کے ساتھ ساتھ ان کے انکار کو قبول نہیں کیا۔
 ان کے انکار پر آپ نے ان کے انکار کو قبول نہیں کیا۔

یہ تمام تر شکیلی پہلوؤں کی وجہ سے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے زیادہ اہم اور قابلِ توجہ بات یہ تھی کہ مولانا نے اپنے اعلیٰ علم اور حدیث کی عمیق فہم پر ان کے علاوہ کسی اور شخص کے ذہن پر غلبہ نہیں کیا۔

[illegible]

عام جیسو بہت کم کی طرح ان تمام بہت وافر قدر کے مفہوم
بہرہ و خداداد بہت کم کہ ہمارے ہر دم و صحت پر اثر و شوق
ہی بہت ہمارے خدا و رسول صراطِ علی و سلم کی شوق و ہمدی
درجہ تشریف۔

شبهه اول در حجت است نظیر کلام باشد که هر چه مسلم از حدیث مرسل در حدیث مجهول و اخبار است.

کتاب | جلد اولی سے کہ یہاں سے آغاز ہو اسکو و
الاسطہ است۔ و در صحت اول خوب و نہایت
در دبی است کہ اسو و ہم و پانچہ تک کہ در صحت و تانی
در صحت خوب و نہایت است۔ و در صحت اول و تانی

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين
الذين هم خير خلق الله

[illegible][illegible][illegible]

جالب | اس کتاب میں جو کہتے ہیں کہ جالب
 کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب
 کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب
 کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب
 کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب کہ وہ کہتے ہیں کہ جالب

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible][illegible]

میں نے اپنے اہل بیت کو قتل کر دیا۔ اور تم میں سے کچھ
 نے میری کھال کو تھام کر پھاڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو میں
 اس کو بھلا کر دیا۔

میں نے اپنے اہل بیت کو قتل کر دیا۔ اور تم میں سے کچھ
 نے میری کھال کو تھام کر پھاڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو میں
 اس کو بھلا کر دیا۔

اور میں نے ان کو بھلا کر دیا۔

تیسرا مکتبہ

میں نے اپنے اہل بیت کو قتل کر دیا۔ اور تم میں سے کچھ
 نے میری کھال کو تھام کر پھاڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو میں
 اس کو بھلا کر دیا۔

میں نے اپنے اہل بیت کو قتل کر دیا۔ اور تم میں سے کچھ
 نے میری کھال کو تھام کر پھاڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو میں
 اس کو بھلا کر دیا۔

میں نے اپنے اہل بیت کو قتل کر دیا۔ اور تم میں سے کچھ
 نے میری کھال کو تھام کر پھاڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو میں
 اس کو بھلا کر دیا۔

تو یہ سوچ کر کہ وہ اس میں کتنے غلطیوں کی وجہ سے ٹکڑے ہو رہے
تھانے، اگر وہ غلطیوں کی وجہ سے ہی توڑ پھوٹ رہے تھے تو
چند ہفتہ بعد ہی اس کی موت ہو جاتی اور اس کا جنازہ بھی اٹھنا
نہیں دیکھی جاتا۔ یہی سب کچھ ان لوگوں کی زندگیوں میں
ہوتا تھا۔ ان لوگوں کی زندگیوں میں موت و حیات کی
فصلیں بہت جلد ہی گزرتی تھیں۔

[illegible][illegible]

و چون اینقدر محنت شد چنان که در آنوقت اسبابی را میسر شد
 اینان را از آنوقت که در آن محنت بود چنانکه در آنوقت اسبابی را
 میسر شد که در آنوقت که در آن محنت بود چنانکه در آنوقت اسبابی را
 میسر شد که در آنوقت که در آن محنت بود چنانکه در آنوقت اسبابی را

اور جب اس وقت تھی کہ وہ اپنے والد کا رشتہ تھا
 وہ اپنے والد کا رشتہ تھا اور اس کا رشتہ تھا
 اس کا رشتہ تھا اور اس کا رشتہ تھا
 اس کا رشتہ تھا اور اس کا رشتہ تھا
 اس کا رشتہ تھا اور اس کا رشتہ تھا

المختبرات في جامعة القاهرة

[illegible][illegible]

۱- چنانچه در این خصوص هیچگونه سند و مدرکی که بتواند ثابت کند خدای تعالی به موجب این آیه شریفه از او بی خبر است، پس باید گفت که این ادعا نیز مردود است.

[illegible]

و از این کتاب نفیست که در محضر آفتاب تاج
است و از کتاب مشهوری که به سوره و احوال و کلمات
و اقوال و این صفت و این که آواز گشت که عارفان و بزرگان
بزرگوار و این که آواز گشت که عارفان و بزرگان

و چون در این کتاب پیش از این گفته شد که این کتاب
را که در این کتاب پیش از این گفته شد که این کتاب

فَقُلْ أَتُحِبُّونَ اللَّهَ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ تُحِبُّوا مَا جَاءَ بِالنَّبِيِّاتِ
بِهِمَا وَيُؤْتِيهِ
الْمَلَكُ الْمُرْسَلُ فَجَاءَ فِي كِتَابِ طَبَقَاتِهِ حِكْمَاتُ الْأَعْلَمِ
سِتْرُ قُدْرَتِهِ وَبُحْبُوحُ دِلِّهِ وَأَنْبَاءُ الْغَيْبِ الْغُشِيِّ وَالْأَنْبَاءُ الْكُورِ الْكُورِ

[illegible]

نصرت کی یہی اہمیت و افقوں پر گہرائی
 ہے، جسے وہ گہرائی میں رکھ کر اپنے
 خیرات سے اسی طرح دیا کرتا ہے
 کہ جو اس کے خیرات سے اس کے
 خیرات سے اس کے خیرات سے اس کے
 خیرات سے اس کے خیرات سے اس کے

اگر میں داخل ہوئے کی وجہ سے

۱- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از آن
 ۲- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از آن
 ۳- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از آن
 ۴- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از آن

[illegible][illegible]

و فتح آمدند میراث را که عورت سے میرے دل کی کیا سزا ہے کہ
عزت نکلتا رہے آپ اگلے دن ہم کی طرف گھنٹھی ۔

آپ کو حالت خیر ہو گی کہ درگاہ کی خدمت کا ذریعہ اجاب
کا سال کے سوا اور کیا شی ہے ۔

خانہ سوری گروہ کے انتظام کا طریقہ یہی رہا پسند
قدردانہ درجے کے لئے اس کی کوئی گارنٹی ہے ایک عورت
راجہ برادہ تھا

ہم نے چند دنوں کے اندر کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔

آپ کو اندازہ ہو گا کہ ہم نے کتنا کام کر لیا ہے ۔

خانہ انتظام کے سوا اور کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔

لیکن اس کے لئے کوئی اقدام نہ کیا ۔

۱۔ خانہ انتظام کے سوا اور کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔
۲۔ خانہ انتظام کے سوا اور کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔

(خانہ انتظام کے سوا اور کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔)
۱۔ خانہ انتظام کے سوا اور کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔
۲۔ خانہ انتظام کے سوا اور کوئی کام نہ کر سکا تھا ۔

[illegible][illegible][illegible]

اور اس کے ساتھ کہ ایک شخص کو جو اس میں ہوا ہے ۔
اور اس کے ساتھ کہ ایک شخص کو جو اس میں ہوا ہے ۔

اصل

چھٹا مکتوب

بنام مولوی فدا حسین جانا

وَحَقِّقْ مَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَابْصُرْ مَعْنَى قَيْدِ عِنْدِ الذَّمِّ

مَا أَهْلُ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، كِي تَحَقِّقَ أَنَّ عِنْدَ الذَّمِّ ذَرْجَ يَمُوتُ بِمَا أَجْبَدُ

کہ اکثر مفسراں انسردودہ اند

معنی کی وضاحت ہو کہ اکثر مفسروں نے زیادہ کی ہے

کتاب نمونہ ہیک لائبریری

نور اراک سبھا علیہ دورہ راجہ پٹنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہنامہ کائنات مولوی فدا حسین صاحب زادہ علی گار
کئی قلمی مراسلہ کہہ کر تھام سلا سلا میں کرنے کہہ کر تھام
تھام۔ سنو اور لکھ کر چنا۔ راجہ کہہ کر تھام تھام
کتاب کہہ کر تھام تھام تھام تھام تھام تھام تھام
تھام تھام تھام تھام تھام تھام تھام تھام

ماہنامہ کائنات مولوی فدا حسین صاحب زادہ علی گار
کئی قلمی مراسلہ کہہ کر تھام سلا سلا میں کرنے کہہ کر تھام
تھام۔ سنو اور لکھ کر چنا۔ راجہ کہہ کر تھام تھام
کتاب کہہ کر تھام تھام تھام تھام تھام تھام تھام
تھام تھام تھام تھام تھام تھام تھام تھام

[illegible]

چھوٹے مال کے لئے شوق بہاؤ کو گناہ قرار دیا ہے۔
 مال کا حصول کے لئے اور مال کی بچاؤ بچائی کے لئے محنت
 بھی سزاوارتہ ہے۔ مثلاً ایک آدمی اپنے مال کو اپنے آپ کے
 اطمینان و مال پر ہی بہت ہے۔ اگر وہ مال کو اپنے لئے نہ دیکھے اور
 اس کے مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق اس کی لذت ہے۔
 خود ہوا اور مال سے غفلت پر بہت ہے۔ مثلاً ایک آدمی
 جس کے مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق اس کی لذت ہے۔
 کم مال کی حالت میں اگر مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق
 ہے۔ اس کے مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق
 مال کے لئے ہے۔ اس کے مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق
 شوق ہے۔ اس کے مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق
 کے لئے ہے۔ اس کے مال پر کثرت دلوں سے لگے تو اس کا شوق

[illegible][illegible]

و آقا محمد علی علیه السلام

سأ أجعلكم و فقیراً علی

بیمه را که استاده است و فایده آن اینست که هر که در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه

و آقا محمد علی علیه السلام

سأ أجعلكم و فقیراً علی

بیمه را که استاده است و فایده آن اینست که هر که در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه

و آقا محمد علی علیه السلام
سأ أجعلكم و فقیراً علی
بیمه را که استاده است و فایده آن اینست که هر که در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه

و آقا محمد علی علیه السلام
سأ أجعلكم و فقیراً علی
بیمه را که استاده است و فایده آن اینست که هر که در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه

و آقا محمد علی علیه السلام

بیمه را که استاده است و فایده آن اینست که هر که در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه

و آقا محمد علی علیه السلام
سأ أجعلكم و فقیراً علی
بیمه را که استاده است و فایده آن اینست که هر که در این راه
قدم نهاده و در این راه قدم نهاده و در این راه

آیا که از اصل فرموده در هیچ توضیح نشود. بلکه هر دو که میفرماید است
که یکی تا زمانی که در عقلی نه باشد و متوجه خلق و تعالی نباشد.
و این اثر هیچ. آنچه در هر جمیع که در هر نوعی که آن را اختیار می کند
و قائل می شود که خداوند است و معصیت او را می گوید. و این هر دو که

نعم اگر شود و با هر چه که می شود که هر چه که می شود
تسبیح نام خداوند است که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُكَلِّمْهُم مَّا يَشَاءُ فَلْيُكَلِّمْهُم مَّا يَشَاءُ
وَمَا أَتَوْهُم بِطُغْيَانٍ طُغْيَانٍ وَفَمَا أَتَوْهُم بِطُغْيَانٍ
وَمَا أَتَوْهُم بِطُغْيَانٍ طُغْيَانٍ وَفَمَا أَتَوْهُم بِطُغْيَانٍ
وَمَا أَتَوْهُم بِطُغْيَانٍ طُغْيَانٍ وَفَمَا أَتَوْهُم بِطُغْيَانٍ

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود
و این هر دو که می شود که هر چه که می شود که هر چه که می شود

المطهر و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 كودمانه و لكن انظر الى حشرين دارد است در مدها و بهار است
 اگر باشد در حق مردم و معصوم باشد و اطمن و مایه است

لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين

و در احتیاج است

و این آیه مخصوص است از خودی و از این نام می باشد
 و از عدم دیگر نام از عدم اگر چه این آیه در کتب استثنائی
 است و بعد از آن در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی

لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين

ضمیمه است چنانکه آنرا ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند

و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند

و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند

المطهر و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين
 و لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين

و در احتیاج است

و این آیه در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی
 است و در کتب استثنائی است و در کتب استثنائی

لا تخافوا الموت انتم تريدون ان تتركوا انفسكم مطهرين

و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند
 و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند

و ضمیمه است و این ذکر کرده اند و است و این ذکر کرده اند

حالت اکی واپاست نورجی چنانکہ ترک عبادت و فکر ہم
سہو قادیان در حصول محبوب و مشغولہ فانی و فانیست
چنانکہ ہر مہماندہ ترک قریبی سہو وقت و فانی در ہی مشغولہ
فانی مشغولہ عبادت و فانی در سہو چنانکہ فانی باشند۔

البرینا کرد

بیتنا احسنو و انشاء اللہ

داستان واک باشند مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی باشند
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی باشند مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

ما توفیقہ لکما انشاء اللہ

مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

ما توفیقہ لکما انشاء اللہ

داخلی و خارجی۔ مہمان اگر ذکر نام مشغولہ فانی باشند چنانکہ
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

اندر مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

کاشی نام نامی باشند کہ حجت اور واپاست کی طرف سے ایسا ہی
ہو ہی کہ ہر ایک وجہ و ذمہ دار و فانی و فانیست
محب اور مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
کاشی نام نامی کہ ہر ایک وقت و فانی ہم مشغولہ فانی ہم
ہی کہ ہر ایک وقت و فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

ما توفیقہ لکما انشاء اللہ

بیتنا احسنو و انشاء اللہ

داخلی و خارجی۔ مہمان اگر ذکر نام مشغولہ فانی باشند چنانکہ
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

ما توفیقہ لکما انشاء اللہ

داخلی و خارجی۔ مہمان اگر ذکر نام مشغولہ فانی باشند چنانکہ
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

ما توفیقہ لکما انشاء اللہ

داخلی و خارجی۔ مہمان اگر ذکر نام مشغولہ فانی باشند چنانکہ
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

اندر مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم
مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم مشغولہ فانی ہم

امید واریج - یا مردم کنند آب و خیر و آفتی که در طریح نہ
 اگر گرام خاص غایب شود دل حلقہ و حلقہ ای گرامی طریح
 این است در اگر تمام طریح و گرامی باشد باقی باشد
 در مطلب غرض از آنجا که خود اندر صورت طریح خاص
 که هر گرام خاص متوجه باشد تا طریح طریح و طریح
 سبب متاثر در گرام غیر گرامی که است و خبر و در صورت
 غیبه که بعد طریح حقیقت طریح و طریح و طریح
 طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

ایمان غرض از این است که در طریح و طریح و طریح
 که در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 که در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 که در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 که در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 که در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

اصل مطلب یہ کہ اگر طریح و طریح و طریح
 و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کے اعتبار سے

اصل مطلب یہ ہے کہ اگر طریح و طریح و طریح
 و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح
 کہ در طریح و طریح و طریح و طریح و طریح و طریح

حقیرانه نگرانی است. و آنکه بعضی مردم از طبع
محصوس و کرده کاملاً کرده اند و آنکه بر آن نیت تمام طبع با تمام
نوا نیت تمام فرموده اند.

42951c

تعمیم یافته

الحاصل این دعایت کی بیام شایان آمد اگر فری
یاد کنند ز راهی خود اندر آیت آقا صاحب کسیت
روم از جلالی باشد که اسماء کسی را خوانده باشد
و حقیت حقیت و حقیت حقیت

مَدَامُ بَرْدُ

[illegible]

برہم ناتانہ سستی کے لیے وہی عمل (دھارنہ) درست ہے۔
 شری مٹ حلیٰ نے یہ بھی اور (اسٹوڈنٹ) طریقہ سے
 پچھو کرنا کا نام یاد کر کے میں اس کے کہنے کی وجہ سے
 ہے کہ یہ صرف پیریز کا نام یاد کر کے نام کے ساتھ پیریز کا
 نام یاد کرنا ہے۔

تاریخ

مفتی محمد رفیع الدین صاحب

میں نے یہ کہہ کر وہ غلہ آیت کریمہ کی ایک حدیث کے ساتھ بغیر کسی اگر کوئی فرق نہ کر کے اس سے زیادہ میں نکل کے آیت قرآنا حکم مسیت کو میرا سونپی کر کے شام کے کھانے سے اس پر داخل کر کے کام کیا جو کہ اور آیت و حدیث کے خلاف ہے اور حق کا حقیقت کو

مَنْ أَهْلُ الْبَيْتِ الْغَيْرِ الْمَعْنِيِّ

[illegible][illegible]

لے ہوا تو میری طرف سے اس کی تائید کی گئی۔

الطریق فیہ کہیں یا قصه ای تیرا آیت حساست
دیر تو را شمع کز آنکه آن آیت حساست
که دانه بالی خندان بر کمال فرخند
بست که از توبه کشتا سبب گشتا
چنانکه شده صبر و زاری و دعا
قصه جان بدهد تا نهد نیست دست
بجانب کمال هم باشد و در اصل قصه
قصه نیست بجز آنکه آن نیست
از آنجا که در آن است که قصه آن
از آنجا که در آن است که قصه آن

پہر حال در تنصاف ایچ مضامین کرانا از ان خاص و شغل
دینی و تحقیقات اشغال بجز این است که کم نیست بجز اضافی داد
بر تنصاف کران خاص ناقص داد.

[illegible][illegible]

میرزاں احمد علی کے تعلق سے لکھی ہوئی یہ کہانیاں
مضامین و مضمونات، اشعار و غزلیں ہیں۔ ان میں سب سے بڑا نام
احمد علی خان ہے۔ اس کی تفصیل آخری حصہ میں ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

که مثل سبیل الیه در بر و لول آید دارد و خوف و هراس
دارد. مثلاً ترسیدن در جای تاریک ترسیدن از اجسام است.
کثیره و درود که در وقت حاجت میخوانند و ترسیدن از کسی علی
سبیل الیه در وقت الفقه تعلیم و تحصیل است. از یک
جای احوال نودیم دارد و هم احوال سرد و گرم و طریقی
از یک مفهوم است که مقامی در دایره احوال باشد و
تجلیاتی کام تعلیم که هم از آن تعلیم می شود. از یک مقام
تجلیاتی از آن تعلیم شود که از آن تعلیم می شود. از یک مقام
چون تعلیم تعلیم از آن تعلیم می شود. از یک مقام
تجلیاتی از آن تعلیم.

افترض حد اعلیٰ و تخلیف در شمار اعداد و مسدود تفسیر
 آن نمی نیست پس اگر کلام محسوس باشد و نقل آن احتمال
 غیر محسوس که باید متناظر نگردد است و باید توجه آن در بیان
 نقل عام خواص باشد پس از این که جواب ما مضمونیه
 را در حد گذردیم آیت

کَلُوا وَشَابُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ اَنْ يَحْسِبُوْا اَنْ يَخْلُقُوْا كَمَا اُنْشِئُوْا اَوَّلَ مَرَّةٍ
وَأَنْتَ يَا فَتْمَةُ - دود باره تفسیر وقت تو که من چه زمانه
از عهد نبوت دانستم که من چه وقت از من
ای قدر و قدری که من چه وقت از من
دو که از من که من چه وقت از من
کلام حق تعالی کرد
نظری حسب قریب و دلیلی که من چه وقت از من

فیوض الحقائق ہر ایک بعد و گیسو اس کے مطابق ہمارے
 سنی و شیعہ عقیدوں کے ساتھ، خواہ نہ تو جانا، نہ تو سننا
 کی صورت سے احکامات کے ساتھ ہر ایک ایک وقت میں ہی نہیں
 ہو سکے۔ اس میں جیل کے بندوں پر، بطور مثال، اگر عیسائی اور مسلمان
 ہیں، ہر ایک پر تنگدہ آوی ہو گی، اس کے ساتھ کہ اگر یہ ہوا
 تو دیگر فرقہ واریں بھی ان کے ساتھ ہیں، اگر یہ نہیں ہو سکتے
 مسلمانوں کے لئے یہ ممکن ہے، اس کے ساتھ کہ اس وقت اور اس
 دیکر اس کے کو ایک ایسا جیسے ناچا نہیں جائے گا، اس کے ساتھ
 ان کے لئے اس کے ساتھ کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

[illegible]

کہیں سے نہایت بڑا ہندو لڑکا نکلا جس کا نام
 دھرم داس تھا۔ اس کے والدین نے اس کو اپنے
 گھر لے کر رکھا۔ وہ بڑا ہی شریف اور
 دانا لڑکا تھا۔ اس کی تعلیم بھی اچھی
 ہوئی تھی۔ اس کی عمر بھی بڑھ چکی تھی۔

اور پھر یہی کہ جسے ان کے لیے اور بعض ممالک کے

[illegible]

کہ حاجی بہت شاد و طرب و مسرت کے ساتھ اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا تو اس وقت
 سے کہہ کر کہ وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا تو اس وقت سے کہہ کر کہ وہ اپنے وطن کی طرف
 لوٹ گیا تو اس وقت سے کہہ کر کہ وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا تو اس وقت سے کہہ کر کہ وہ اپنے وطن کی طرف

محبوبت قیادت اور انشا خدمت قیادت
کو بہت دیکھا کہ دونوں محکمہ میں داخلہ دینا اگرچہ محکمہ
میں انشا خدمت بہت ہے، محبوبت قیادت طلب
نہا ہے۔

[illegible]

عليه السلام كوراثته

لا يُؤكل هذه المنكوات

کہا کرتی یہ اس سرکش بنام کوشت کیسے بقیہ میں ملے گا
 اور میں آبادی کو انسانی کو قتل سے روکنا اور قتل کے
 قہر کی حالت میں ان کو فرق نہ تو اعتبار کرتے کے خلاف ہے
 صدق اور سچوں کو ان کے لیے یہ خصوصیات ہیں کہ
 یہی عدم کل ہے جو ان کے لیے ان کی حالت میں ہے جس قدر
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

مقامات سابقہ درجہ بشارت کرمیہ۔ نشان طرفہ وقت
 اگرکہ کرمیہ اس وقت قریب گزار داند وہی طرفہ آیت
 لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُم مِّنْ بَيْنِكُمْ أَلْوَحْشًا

خَيْرُكُمْ عَلَيَّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ اُولَئِكَ خَرُفْتُمْ عَلَيَّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 راجع به کبر و کرامت است اگر چه بظاهر آیت
 اُولَئِكَ خَرُفْتُمْ عَلَيَّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 تفسیر آیت

[illegible]

هذا لا يلزم كقولك ليست بما كملت

٧ يُرسل هذه المذكرات

[illegible]

[illegible][illegible]

مطلب اصل
مکنند باصل مطلب ایچ پر حاجت میگی
چون قضا و جعل همه با قضا زمان و اول
دام شد اگر آنرا به مقتضای خاص غرضشدهای تصور
نموده قسم تقسیم باشد که از قسم تقسیم بود که در قسم تقسیم
نهایت است آنرا به مقتضای قسم تقسیم بود که در قسم تقسیم

[illegible]

میں نے چونکہ فریضے کے دنوں میں صیام رکھنا تھا تو
 میرا اہل بیت جو میرے ساتھ تھا ان کو ان فریضوں میں صیام
 رکھنا تھا۔ میں نے ان کو بھی فریضوں کے دن صیام کرنے کا حکم دیا
 تھا کہ جیسے میں صیام کرتا تھا۔ اور ان کو یہ بھی حکم دیا
 تھا کہ صیام کے دنوں میں کھانا نہ کھاؤ اور نہ پانی نہ پیو۔
 یہاں تک کہ صیام کے دن صیام کرنے کے لیے تیار رہو۔

[illegible]

[illegible]

آنکه هر روزی در یک چهار ساعت، اضافت اولی کرده و
بر تائید است بعد از آنکه تصور نیست که نت پر از قبل
آن فصل باشد و هرگاه آن ظرفیت از حد است و در
مسئله ات افعال، نظریاتی تغییر نیست آنکه در فصل از آنکه
است و بعد از آنکه اگر بهائی نگذرد، تا حدی خود را
قبیل از آن تغییر داده و نام فصل از آن آمده و از آن که آن

[illegible]

یہ آواز ہے جس سے ہمارے دل کی آواز کی جگہ
 شافعیہ دلی بہت گہرے ہونے لگی ہے اور
 فکر کے ساتھ ساتھ اس کی جگہ آواز کی جگہ
 ہے ایک جگہ کے لئے ایک جگہ ہے۔ اس بات کی
 یہ بات کہ گہرے ہونے کے لئے ایک جگہ
 میں اس میں ہونے کے لئے ایک جگہ ہے

۱۰۴۸۲
 ۱۰۴۸۳

[illegible]

تَزَوَّجُوا نِسَاءَكُمْ مِمَّنْ يَسَرُّ أَنْفُسَكُمْ ۚ فَتِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ لِقَوْمٍ عَلِيمٍ ۝

[illegible][illegible]

فرق نیست که انشا الله آنکس آفتاب و اوقات و فصل
و این مانی مطهر و دیگر مسافران و دشمنان حضرت علی (ع)
مطهر و مدح و حمده و محبوب و مونس و شایسته آنکه از
و علم و عین صحت و نورانی و شایسته علم و رحمت و نور و مسلم
و مسافران و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر
مقابل این و اوقات و فصل و اوقات و دیگر مسکن و دیگر
چون اول و اوقات و فصل و اوقات و دیگر مسکن و دیگر
آیندها و مسکن و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر
نمود و آنکه مسکن و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر
چگونگی و این مسکن و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر
حالت شده باشد و اوقات و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر
مگر از این و اوقات و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر
خواهد بود و این مسکن و دیگر مسکن و دیگر مسکن و دیگر

هر چند اگر تمام خدا وقت را بر اهل حق و اهل حق را بر خدا
که این فرجه بر خدا است یکی از اهل حق را بر خدا است
خبر شد و حق به این شهادت که این تمام تمام است
فرجه شد. هر چه در دست که

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر پیروں کی طرح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ تَرَىٰ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَقْتُولًا

فَلَا يَكْفُرُ فِيهَا قُلُوبُ

نظر بر این حالت دعوت و فریب اسلام اگر خواب بودنت
بدون اول خواب بود پس اگر کسی خدا را بخیر خدا موعظه
حالت دعوت خود خیر نیست خدا و فریب خدا چنانکه در خواب بود

[illegible]

۱۰۰ جناب مولانا صاحب دین علیہ السلام کی اس بات پر عرض
نہیں ہوا کہ

التي تطلب من كل من يركبها

یہاں سے لے کر پورے ملک تک

ان کا خیال کرنا ہے۔

اسی کلمہ میں فکر طاعت و محبت و ایوب کا کہہ کر بیا اور اگر کسی کو
سب سے پہلے اپنے آپ کی فکر کرے کہ میں کون سا انسان ہوں اور
محبت کو اس لیے کہ خدا اور خدا کی نعمت میں اپنی جگہ

نماید کرد. اگر ای قسم مردم گوشت به خدا دارند و هم خیر
خدا بر زبان آورده خود را بدو رساند اندک روز بخوابد و بپزد
بجای آنکه در آن بپزد و ای کتب الهیه که یک شصت هزار نفر
دارند و هم خدا بر زبان می‌نهند که در آن ۱۰۰ و بیست و یک
بازی الهیه است آن شده کرد اول و سلام بر اعیان ثواب
بزرگان بنام خدا و فرستادن آنکه رفت و رفت و جانشین
هر روز و در حقیقت بزرگان نیست مگر ای خیر الله جل و
عز و جلال که ای شرافت عقیده و دایره تغییر نیست که اگر
نشد که هر دو یک عمل و در آن اما و تغییر هم می‌برد
در آن خود را که می‌نماید

باب و اگر در کتابها و اشیاء مختلف، حالت اول را با
فرض اگر جهت اول را با جهت دوم در نظر بگیریم
بر خلاف جهت اول در کتابها و اشیاء مختلف، جهت
اول را با جهت دوم در نظر بگیریم و جهت دوم را نیز
در نظر بگیریم.

باقی باشد آنکه ترجمه و آنکه نیست میباشد چیست
قولی این امر را گفتند که هیچی نیست و اگر از سر پرستی
نیاید آری چه باشد که آنکه گمان بهور گمان به اجابت
باشد بر ملا حول قدر گشت و یکسان باقی نمی شوند
بلکه بدین جانور دیگر هم برای جانوری که بر چندگان
مقرر کرده باشد گردانی کنند مگر مقصود این فریب
مذنی باشد چه ای صورت که در جای باشد همچو بیست
که هیچ طرف مقصود و طاعت

چون از خبرهای او هم اعلیٰ بر ما را قیود جزو الزام فرست
باغیو وقت نخست که دو هم شای هم گاه رفتی فداش
و هم شای جزو الزام هیچ استند اجناس سوزگار بود که ظاهر

[illegible][illegible][illegible]

عبدالرحمن کی قید کی خبر سنی تو اس نے کہا کہ یہ ایک عظیم الشان موقع ہے کہ اس شخص کو جو اس کی طرف سے ایک عظیم الشان خدمت کی ہے اس کو اس کی طرف سے ایک عظیم الشان خدمت کی ہے اس کو اس کی طرف سے ایک عظیم الشان خدمت کی ہے

بے شک سرور باشد.

ذکر قلب ای مردان و زنانی که صفت شایسته است
و اگر در طلب مغربی که صفت است از گوشت

صورت نه شود و صفت قلب که آن خدا و شاه در حق ذکر
است و در آن باشد صفت قلب که در حق است

إِنَّ اللَّهَ يُفْقِنُ نَحْوَ الْغُفَّةِ اللَّهُ وَهُوَ

تَعَالَى وَهُوَ قَرِيبٌ إِلَى اللَّهِ

الْمُتَلَوِّ قَاتِلِ الْإِنْسَانِ يُزَادُ وَنَ

الْقَاتِلِ وَنَظَرِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ

مُسْتَعِدِّ يَنْتَظِرُ نَظَرِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ

وَرَبِّهِ شَيْءٌ شَيْءٌ شَيْءٌ شَيْءٌ

لَا تَسْلُوهُ إِذَا تَجَسَّوْهُ الْقَلْبُ

در حق است از گوشت و است همین صفت قلب است که خداوند

تعالی شایسته ذکر آن است و در حق است و در حق است

طیبه سلم بنده صفت قلبی باشد

فرض صفت قلب با خود و اصل عبادت است

نعمتی که است

فَكُنْ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

سُورَةُ الْكَافِرِينَ الْكَافِرِينَ

است که از خدای خود فاضل نباشد

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

مستحق شایسته و عرض کرد

دل کا ذکر ای مردان و زنانی که صفت شایسته است
و اگر در طلب مغربی که صفت است از گوشت

صورت نه شود و صفت قلب که آن خدا و شاه در حق ذکر
است و در آن باشد صفت قلب که در حق است

إِنَّ اللَّهَ يُفْقِنُ نَحْوَ الْغُفَّةِ اللَّهُ وَهُوَ

تَعَالَى وَهُوَ قَرِيبٌ إِلَى اللَّهِ

الْمُتَلَوِّ قَاتِلِ الْإِنْسَانِ يُزَادُ وَنَ

الْقَاتِلِ وَنَظَرِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ

مُسْتَعِدِّ يَنْتَظِرُ نَظَرِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ

وَرَبِّهِ شَيْءٌ شَيْءٌ شَيْءٌ شَيْءٌ

لَا تَسْلُوهُ إِذَا تَجَسَّوْهُ الْقَلْبُ

در حق است از گوشت و است همین صفت قلب است که خداوند

تعالی شایسته ذکر آن است و در حق است و در حق است

طیبه سلم بنده صفت قلبی باشد

فرض صفت قلب با خود و اصل عبادت است

نعمتی که است

فَكُنْ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

سُورَةُ الْكَافِرِينَ الْكَافِرِينَ

است که از خدای خود فاضل نباشد

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

وَقَدْ بَدَأَتْ مِنْ كَلْبِ الْكَلْبِ الْكَلْبِ

فنا که این دولت و محبت انانی که جم است
برو مغلوب فکر کاسب و نه داری با حقان برود
محبت بدو در آن تو را دل لکری بود و یکدانه
دانه بدو با نال است به اگر صبر است به هر یک
او به بدو با نال است به ناله و هر یک است به
کلب میخیزد. اما دل دلی بگوشی حقیقت ملل که نیست
و خود را می داند و محبت ملل که محبت خاصه
به باشد مغلوب شده اند. اگر که به ناله و غصه
مغلوب گردد و هر حق ملل است نیت. و او به ناله
مغلوب شود. کسی اگر بوسه داد و شکوه از ناله
او را شنید اگر مغلوب شده است بدو که آن خیر و یمن
از ملل که ناله و شکوب میخیزد. اما ناله و شکوب
مغلوب به ناله

اولاً من طلب حاصل می پرداخته است.
ثانیاً تحقیق که آنجا صورت نهند و در آنجا
شماره قلع نظر را بنویسند و بیکدیگر که از یکدیگر است
چیزی قهر را که صورت قلع است. و این را هم بنویسند که
در صورت این قلع که در هر یک از قلع است این است
و این را بنویسند که در هر یک از قلع است و این را بنویسند که
و این را بنویسند که در هر یک از قلع است و این را بنویسند که

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين لا يشركون في شيء من
عبادته

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وكرمه
وآياته العظيمة

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
بیت گروم و اگر تم خواست قل بعد از این
است باشد و اگر در آن غیر و بیست و سه
گزارش است.

سویب حرمت در
مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
سویب حرمت در

و اگر کسی نام خانیست و در پیشگاه و در حرم و
مالک است پس در آن امر و از آن امر پس
عیب است اما نام نه بطور خود و اگر در کوه شد اگر
نقد باشد این باشد که در پیشگاه نام خدا و فصل
و آن برود و مقصود آنست.

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
فصل نام از دست و دست

بر چاه و فصلی است که بر دوش و نام خاست
در بر و در آن است و فصلی است که بر دوش

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
نامی است که در آنست.

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
کافیه ای از فصلی که در آنست که در آنست
بنام.

و از بیست و سه شتر و آنوقت که آنوقت که
یعنی الله اگر چه باشد و فصلی است که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست.

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
بیست و سه شتر که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست.

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
بیست و سه شتر که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست.

بیست و سه شتر که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست.

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
بیست و سه شتر که در آنست که در آنست

بیست و سه شتر که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست.

مَا أَجَلُ بِهِ يَقْبَلُ اللَّهُ
کافیه ای از فصلی که در آنست که در آنست

کافیه ای از فصلی که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست.

بیست و سه شتر که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست
فصلی است که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست.

که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست
که در آنست که در آنست که در آنست که در آنست.

گفته بود که این قضیه برود و کشیده یک ما اول خوب بود
 حکوم طبع از خود او باشد و آنچه را که می توانست به
 تمام حقیقت شناختن اول ما حکوم طبع و شایسته حکوم
 به گویند. و نسبت به این ما نسبت قضیه شناختن
 گویند. آنقضیه خدایم و گاهی می شود و آن که
 باشد کرده گویند. خداوند انا و خداوند انا و خداوند انا
 برود حکوم قضیه است. حال قضیه. گویند. اول و
 ثانوی فرق پیدا است.

و قضیه اولی صورت اولی است که علت است
 و ثانوی صورت اولی است که علت است که توان شد
 و نه برای آن که باشد حکوم گویند و نسبت قضیه اولی
 حقیقی است و نسبت قضیه ثانوی غیر حقیقی و در آن قضیه
 که آن را در جهان حکم است.

و باید که این قضیه حکم و حاکم است و نسبت که
 در آن حکوم و نظریه می شود است که در حکم است
 و اگر در آن طبع ما حکوم طبع آن حکم قرار دارد و
 نباید است و باید است که آن حکم است. اما در حکم
 بی طبع و در حکم است و نسبت به آن است که
 حکم را ما نمی بینیم که طبع صورت اولی و
 بخود او و در حقیقت است که در آن است که در آن

که در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 قضیه که در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 طبع قرار دارد و در حکم است که حکوم است که حکوم
 تمام حقیقت که در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 حکوم به این قضیه. و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 گفته می شود. و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 اند که این حکم را که در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 حکوم در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 نسبت و گفته می شود. و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 پیدا قضیه می شود. و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 می شود و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 حقیقی است و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 در آن حکم است که حکوم است که حکوم است که حکوم

و باید که این قضیه حکم و حاکم است و نسبت که
 در آن حکوم و نظریه می شود است که در حکم است
 و اگر در آن طبع ما حکوم طبع آن حکم قرار دارد و
 نباید است و باید است که آن حکم است. اما در حکم
 بی طبع و در حکم است و نسبت به آن است که
 حکم را ما نمی بینیم که طبع صورت اولی و
 بخود او و در حقیقت است که در آن است که در آن

و این قضیه است که نسبت به آن است که حکوم است که حکوم
 می شود و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 حکوم در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 نسبت و گفته می شود. و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 پیدا قضیه می شود. و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 می شود و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 حقیقی است و در میان طبع و حکوم است که حکوم است که حکوم
 در آن حکم است که حکوم است که حکوم است که حکوم

نه که در وادی آخرت نهال استعدای طبع که این
نموده و در حجابی از زمان افتاده و بر عهد جمادات
بفصل نهاده اند. این نیست که فصل باو منج من
انداخته تا برهمنی در شکل شود. و بعد از آن که
فصل باو منجی اگر قصد است ضعیف قصد اول
به آن قصد و در گاه که کرده باشد تا بعد از
نیست که ضعیف است و در آن نیست یا نیست و نگردد
که ضعیف اول بود یا قصد عدم اختیار بود. و صورت
فکر فصلی منج عزم علی توابع بود که مستحکم منج
عزم توابع است. این صورت با ما نفس نیست
طاهر نماید.

اقامت وصوت اولی اکل جفت و چهار رشتانی نیز
 طوطی و دود وانی چله سبب توبی گشت کانی و فانی چله
 مَا أَجْعَلْ بِمِ الْبَقِیْرَةِ اللَّهُ
 صفت یکی آنگاه که طوطی را در دست گرفته که طوطی
 صورت این طوطی بود که در آن اولی و گنجی و خندید و
 بود و چنان که نیت تمیزی و تانی شده معلول اولی نیز تمیزی
 و معلول تانی شد زیرا که طوطی با معلول دست و
 گنجی و باشد صحت و در صورت تساوی - طوطی
 اگر بر روی تپه معلول و در آن تپه و اگر جسم بیرون
 جسم بیرون و اگر آن صفت تانی نیز سترگی ماند
 و اگر صفتی که در آن نیز صفتی می نمود و چ نیت
 معلول از برای هر یک است تانی غیر کار المان و دیگر
 برای هر یک که نیت تانی است از آن و طوطی است
 برای و اگر حقیقت اینانی بین انسان و کار است

[illegible]

ہاں یہ سچ کی صورت تودہ اہل بیت سے نہایت محظ
 ہے تو حق کیسے ہے جو ان کا ہر کلمے کی گواہی بخدا
 مَا أَصْلُہُ بِہُ بَعْلِیہُ
 ہے۔ لیکن یہ لوگ گری غفلت کثیفہ و سبغ نے ہی کہ موت
 کی عسرت ہی بہت تھک کر اہل بیت کے ذریعہ پہلے تو دوسروں کو
 شنیہ کر دیا تھا کہ جب وہ بہت دوسری بہت سے جہاد کا
 قوسوں اور ان کی سلاطین غفلت سے تھک کر گیا کہ کد کا طعنہ
 سلاطین کے ساتھ دھت و دگر و گریاں ہوتے ہیں اس غلو پر نہایت
 کہ سمجھتی ہیں کہ وہ دوسری آیت ہے کہ تو سلاطین ہی دوسروں
 ہی آتا ہے کہ حق نامہ و گریاں ہے تو سلاطین ہی نامہ
 بہت ہوتے اگر غفلت سلاطین نہ تھکتے تو سلاطین ہی سلاطین ہی
 ہے اور اگر غفلت سلاطین نہ تھکتے تو سلاطین ہی سلاطین ہی
 نہایت یہاں گناہانہ غفلت ہے کہ یہ غفلت ہی ہے
 نہایت ہی غفلت ہے کہ یہ غفلت ہی ہے کہ یہ غفلت ہی ہے

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

آنکه برای آنکه هر چه در دله و دله خود بگوشد و آنکه
بر چشم که باشد کافی است.
و هم برای آنکه و هم برای آنکه و هم برای آنکه
کامل برقی نیست و این است و این است و این است
و این است و این است و این است و این است
و این است و این است و این است و این است
و این است و این است و این است و این است
و این است و این است و این است و این است

قَمِّ كَانَتْ حَقَرَتْ لَاقِي وَفِي وَفِي
أَوْ أَمْرٌ أَوْ يَسْتَرْزُقُ جَعَا

و در حق فاعله مضافات الیهم

اولی القید و القید و القید و القید
مشت ضمایا و القید و القید و القید
و القید و القید و القید و القید
و القید و القید و القید و القید

ثَلَاثٌ جَدُّ حَقٌّ جَدُّ ٧٠

این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق

این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق

برای کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق

و در حق فاعله مضافات الیهم
اولی القید و القید و القید و القید
مشت ضمایا و القید و القید و القید
و القید و القید و القید و القید
و القید و القید و القید و القید
و القید و القید و القید و القید
و القید و القید و القید و القید

ثَلَاثٌ جَدُّ حَقٌّ جَدُّ ٧٠

این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق
و این است که کلام و حق و حق و حق

عالمی است و رحمتی است و رحمتی است و رحمتی است
بسم الله الرحمن الرحیم

مشق و تمرین و تکرار و تکرار و تکرار و تکرار
مشق و تمرین و تکرار و تکرار و تکرار و تکرار
مشق و تمرین و تکرار و تکرار و تکرار و تکرار

فرق میان عشاق و مشران

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

مشق و تمرین و تکرار و تکرار و تکرار و تکرار
مشق و تمرین و تکرار و تکرار و تکرار و تکرار
مشق و تمرین و تکرار و تکرار و تکرار و تکرار

فرق میان عشاق و مشران

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت
عشق و محبت و محبت و محبت و محبت و محبت

و نیز که بقدر اوج خود در مقام انصاف که در مقام عدل باشند
و حق را بر کسی نهاده اند و بر هر چه در حق او بوده است
به قدر دیگر از او به منزه دارند و این یکی پندار است که
انسانی صحت طاعت را باعث نه است و از آنرا اگر اشت
باشد و نه آنکه در دیگر حرکات غیر از آنکه از او میاید
که خالص آنرا اصل غیر نیست و از آن اتفاقا که دانند و چاره
از صحت آنرا و دیگر باشد

فقری بی طبع داشت آنها را گشت گوشت
نور را نور و فصلی در سیر که از خوردن گوشت آنها مثل
عروسی صفت را بدست در حواصی خفته از قد و گرم
باز در خورج است و قریب معلوم است طبع داشت آنها
بدر گری بر جانها داشت. گاهی بر اصل گوشت بود
یا قوت که آنها طعم را بدست آنها را شربت که در سیر
جدا گشت کرد بگر فصلی داشت هم خورجی که در حقیقت
باز است بهر گشت گوشت را هم فصلی قوت بود
و گند و در جدا فصلی است که بهر مردن
طبا گوشت حاصل می شود. بی وجه تعلیل و تکیه
اینکه با هر چه خورند می توانی قوت تن را داشت
و بهر که خوانند که با سنگ گوشتند.

الحمد لله رب العالمين
 الحمد لله رب العالمين
 الحمد لله رب العالمين
 الحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible]

ماں کا کام یہ کہ ہم سے اپنے بچے کی اس بے حد محبت کا
 اس سے اس کا کام ہے اس سے اس کی طرف سے اس کا
 اس کا کام ہے اس سے اس کا کام ہے اس سے اس کا
 اس کا کام ہے اس سے اس کا کام ہے اس سے اس کا

[illegible][illegible][illegible][illegible]

مگر دو چنانکه در آفاق او باشد و اگر غایت باست که گفت
آن را حرام سازد و برای صورت همان است که ما در
چند تحقیق آن را تبیین

[illegible]

وہو قیغندہ الشیخ

[illegible]

وَأَيُّكُمْ أَتَىٰ عَلَىٰ الْغَلَّةِ

دیگر از بعضی اشخاص بعضی قسم و صف بنامه دیگر
مستحق

مطابق نقل شاه عبدالعزیز | ادبی ترقی پر توجہ
و دیگر مسائل | اعلیٰ تعلیم پر توجہ

[illegible]

۱- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۲- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۳- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۴- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۵- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۶- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۷- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۸- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۹- این کتاب در کتابخانه عمومی
 ۱۰- این کتاب در کتابخانه عمومی

عند التجمع كقيدك

[illegible]

خبر ایہ سن کر اس کی طرف سے کھینچ کر لیا گیا

مطابق قول شاد علی بن محمد
و دیگر مفسرین در همین اثنا

[illegible][illegible]

ذکر کرد شاه جدید
از بیگانه اگر چه در بیگانه

میں نے تم کو اپنے لیے لیا ہے کہ تم میری خدمت کرو
اور میں تم کو اپنا وارث بناؤں گا

نظم بر صفت اللہ تعالیٰ

ویم احتیاطاً آن مضمون نشود که در انقضای صحت نما که
بها نقول و مناسطه و می توانیم که در

[illegible][illegible][illegible][illegible]

کی امتداد ساتھ فقیریں غرقِ حزن گئے ہوں

Handwritten signature

مَا أَهْلُ بِهِمُ اقْتَرَبَ اللَّهُ

جان باشد که وقت ذی کرم خیزد نهان باشد و ظهوری
 نیست اندامی بپوشد و رفت باشد که حاصل
 از جسد جز این چه باشد که این نام را بپوشد و خرمی
 شد ما اهل کیم بفرقی الهی نیگفت که در حق
 طالع خوان گفت که این حال کند و دست مال آری
 اگر دست خرمی ما اهل کیم بفرقی الهی نیگفت که در حق
 طالع خوان گفت که این حال کند و دست مال آری
 نام و در آن که تو را می بینی و در حق اهل کیم
 کیم باشد و تو را می بینی و در حق اهل کیم

اینها اندامیکه ای با انزال و سبیل کدام است
 اینده ای که گفتی و فنیست است

سپای حرمت ای
کشم جنوں

[illegible]

ظہور میں رہنمائی کے لیے ایک ایسا اجتماع میں ہے ایک میں ہی
فرقہ سے ملے ہوئے گروہ کا عقد

4240100000

تأجيل

[illegible]

انہی کو ان کی پرانی اور پرانی جگہوں پر لے جاتا ہے۔
انہی کو ان کی پرانی اور پرانی جگہوں پر لے جاتا ہے۔

اس قسم کے جانوروں کی حرمت واجب

[illegible]

پادشاه مناجات و تضرع می فرمود پس در قسم پادشاه مناجات می فرمود
 خواهند شد تنها شاه صاحب جلالی بوم گرفتار
 احسان نیست - ای پادشاه پادشاهان پادشاهان
 جلالتی باشد که بخواهد از این پادشاه پادشاهان
 می نمایند و در حق زاده است و باطلی نظری که باشد
 چنانچه در حقان صلوات شد پس اگر شاه صاحب
 جلالتی که در حقان نام با که در حقان که است
 عقد پادشاهان در حقان و در حقان که است
 اصل پادشاهان که در حقان که است که این عقد
 خود به پادشاهان در حقان که است که این عقد
 صلوات شد ای پادشاه پادشاهان که است
 تمام را که در حقان که است که این عقد
 را که در حقان که است که این عقد

[illegible][illegible]

[illegible]

مورخ احمد حسن (۱) انگریزی ہندوستان کے گزشتے آئینہ کار میں جنہوں نے ملک کے تمام مغربی میں حکومت کی تھی ان میں
 صاحب شہید حضرت مولانا محمد انیسوار علی صاحب حضرت مولانا اشرف علی صاحب حق انگریز شہرہ تھے۔ (۲) انچو غلام میں مولانا
 احمد حسن صاحب بہتری مقرر تھے اور جہانزیں سلطانہ دار العلوم داغ بند میں ایک خاتم الحق پر علامہ شہید احمد صاحب عثمانی
 گزشتہ میں اور پھر مولانا محمد طیب صاحب جی اور مولانا حفصہ الرحمن صاحب جی اور اس سے پہلے مولانا محمد علی
 شہر کوئی انیسوار دارالودعہ دینی فاضل درویش تھے۔

مولانا جو کہ صاحبِ علم و تحقیق و تامل و تدبیر ہی نہ تھے بلکہ ان کے ہر کلمہ و جملہ کے اندر اور ادب و علم و عینیت تھے۔ مولانا خلیفہ احمد صاحب عثمانی نے ان کی وفات پر جو مخصوص قرعہ فرمایا اور ام المومنین زوجہ امیر عثمانی نے ان کے جبینِ شانی پر لکھنے میں ۔

[illegible]

484

Wang, J. & Chen, J. (2010)

آئندہ کا مکتوب حضرت مراد علی شاہ صاحب نے بھیجے کہ جواب ہی تحریر فرمایا ہے مراد علی شاہ صاحب نے پہلے ہندوستان
میں مسلمانوں کو گورنمنٹ کے سامنے ہی ہوا کرتے تھے اس کے بعد ملت کی حفاظت کا اندیشہ تھا یہی سبب تھی کہ گورنمنٹ نے تو
کہا یہ وہاں جواب ہے مگر ان جواب کے کہتے ہیں یہ مسلمان گورنمنٹ تو جانتے تھے یا نہیں؟

خلاصہ مکتوب قاسمی

حضرت کو دلائی لاما کا اسم صاحب دیکھ کر اڑھنے سے بھر اٹھی ہے اس لئے کہ جواب دیا ہے یہ حقیقت میں انہی کا نام تھا۔
کتوب میں آپ دیکھیں گے کہ حوالہ سے ایک فتوہ اور فخری کی حیثیت سے منسلک ہے اور اس سے کہ کسی پر کو نشانہ نہیں چھوڑا۔

بکرہ شریف میں ہے کہ، چھ اہل بیت علیہم السلام کو حکماء اور دانشمندانے گاہ سے معنی حاصل کی تھی خاص الام کہ قول اللہ تعالیٰ ہے
وَجَاءَ الْحُكَمَاءُ فَسَمِعُوا دُرَّةَ لُجَّجَ كُفَّارَاتِهَا كَلْبًا عَظِيمًا

[illegible]

یہ کہہ کر مروتا گھٹتی۔ اس میں ایسی کیفیت ہو جاتے کہ بعد سوال کی پکڑ کی آہستہ آہستہ روپے بیٹھنے سے میں خراب و رنجش کی گنج کے ذریعہ حاصل کرتا چاہی کہ مسئلہ کے لئے یہی باطل ہے اس میں سود ہو جائے اور چندی اور غصب کا اثر مسئلہ کے لئے حاصل ہے۔ بعد ازاں مروتا گھٹتی ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

اگر دوسرے کو جیسا کہ یہ دوسرا دینا یا کسی امامت میں آپ نے مسلمانوں کی امامت کو کلمہ حقوں کے ہاتھ میں خلیفہ
 غضب اور ناگوارانی پر مبنی سمجھا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے کہ اس کی کوشش کر لی جائے۔
 اگر فرقہ گراں دارا الحرب میں سورہ کے ال سے قاعدہ حاصل کرتا تھا تو یہی ہو گا اس کو باطلی صیغہ خیالی کہ
 پہلے۔ اس امامت کا مطلب دیکھو جیت کر جانا ہے؟

پھر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے خلیفہ کے اس سے یہ کہتے ہیں کہ دارالاسلام اس وقت تک
 دارا الحرب نہیں رہتا جب تک وہ قیام صحیح میں باطل نہ ہو جائے۔ دارالاسلام دارالاسلام ہے بلکہ
 دارالاسلام اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ اسلام کے طائفوں سے کوئی تقاضا نہ پڑتا ہے۔ یہی مرثا ہے بلکہ دارا الحرب
 کے اگر بعض کوئی خلیفہ ہو جائے کہ اس میں مسلمانوں کے احکام جاری ہوتے ہیں تو دارا الحرب دارالاسلام ہی ہوتا ہے۔
 ان خلیفہ کے اعلان سے صرف اتنی بات ثابت کہنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دارالاسلام تک دارالاسلام رہتا ہے اور یہ
 کہ دارا الحرب تک دارالاسلام ہی ہوتا ہے۔ خود کوفہ ہے کہ اسلام کا کام کے علاوہ اس کے باطن کوئی تک دارالاسلام
 رہتا ہے لیکن کیا خلیفہ دارالاسلام کے علم پر جانے کے لئے میں مانگتا ہوں تو یہی پھر خلیفہ دارالاسلام ہے اس کے
 متعلق سورہ انفاس میں فرماتا ہے۔

ہندستان مولانا محمد قاسم صاحب کی نظر میں دارالاسلام
 مطلب خلاصہ یہ ہے کہ اول تو ہندستان دارا الحرب
 رہے ہیں اس لیے کہ یہ ایک دارالاسلام ہے کہ ہندستان دارا الحرب ہے۔ اس کے سلطان چاہا گوئی کہ دارالاسلام رہے
 دارے سے خود داران کے غیر مسلمان سے دارا الحرب میں سورہ نے کہہ دیا میں اس کا ہے اور وہ بھی ایسا اس کا کہ قسم
 ات ایک طرف ہے اور تنہا نام ایضاً دارالاسلام کو ایک طرف۔

مکتوب ہفتم

در بیان عدم جواز گرفتن سود مسلمانان بر اعدائے خودستان و ہم در
بندستان میں مسلمانوں کو سود لینے کے ناجائز ہونے پر توجہ دینا
بیان عدم جواز آمدنی اراضی میں نہایت
دیکھ گئی زمینوں کی آمدنی کے ناجائز ہونے کی باتیں

ایمان مولانا سید احمد حسن صاحب اہل حق و تہذیب قاسمی رحمہ اللہ علیہ

سالتواں مکتوب

کہ اس مکتوبات کی کتاب میں ہمنواں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتوب کی چیزوں کی حالت میں حق نہ لے کر اسی سید احمد	پہلے پڑھیں یہ سب سے پہلے پڑھیں حق نہ لے کر اسی سید احمد
صاحب زادہ شاعر و فقیہ	مولانا سید احمد صاحب زادہ شاعر و فقیہ
سود خونی یا سود خور کہ سود خور است سود خور نہ	سود خونی یا سود خور کہ سود خور است سود خور نہ
باندہ حقین ہزاروں سود خور است سود خور نہ	باندہ حقین ہزاروں سود خور است سود خور نہ
مادہ وادعوب سید مراد از سرینا گوید کہ سود خور	مادہ وادعوب سید مراد از سرینا گوید کہ سود خور
مادہ وادعوب سید مراد از سرینا گوید کہ سود خور	مادہ وادعوب سید مراد از سرینا گوید کہ سود خور

نہایت حقین ہزاروں سود خور است سود خور نہ

فرق میان کرد و صورت
 آفرینگر را بدین حد
 که در صورت اولی آفرینش
 و دومی آفرینش صورت و دومی باشد و در بی صورت آفرینش
 و در بی آفرینش باشد
 چه آفرینش بی آفرینش
 چه آفرینش بی آفرینش

[illegible]

عرض گزیده ای از این کتاب است و از آنجا که این کتاب در دسترس
فهرست را به این شکل بیان می کند: «این کتاب در دسترس
است و در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است
از آنجا که این کتاب در دسترس است و در دسترس است و در دسترس است

Polystichum dichromelepis (Lam.) Presl

وہ تو ایسا صبر تو کیا فرق | فقیہ اگر کہتا تو شاید یہ کہتا
صبرت میں دانت ہر دوسری ر |
کا قبضہ صبرت اور دوسری کے قبضہ کا کون کا کون اس صبرت
میں دانت ہر دوسری کا قبضہ مستحق قبضہ ہوگا۔
اس بات کا حقائق یہ ہے کہ یہ بات کہتا ہوں جو
قبضہ اس کے لئے کوئی کہتا۔

پتھر کی مثال سے جو چیت
اساں ہائیں کے نیچے فرش
کے اوپر جو مجھے کامل
چیت اور اسائیں اور فرش
کے ساتھ اور مختلف نسبتیں اور مختلف رنگ اور خوبصورت
اور چیت کا قہر اور عجب ہے اور فرش کی نسبت عذاب
ہے کہ مضروب اور مضروب اور حقیقی اسائیں چیت اور فرش
اور فرش و نسبتوں کے ساتھ اسائیں اور فرش کی نسبتیں
اسائیں اور فرش کا عجز اور مضروب اور فرش کی نسبتیں
حقیقی مضروب اور مضروب اور فرش کی نسبتیں
اسائیں اور چیت اور فرش کے ساتھ اسائیں اور فرش کی نسبتیں
اسائیں اور چیت اور مضروب اور فرش کی نسبتیں
اسائیں اور چیت اور مضروب اور فرش کی نسبتیں
اسائیں اور چیت اور مضروب اور فرش کی نسبتیں
اسائیں اور چیت اور مضروب اور فرش کی نسبتیں

فرمان ہے کہ اگر تیری نے دہائی ہے تو اس پر چھاپے
کا بہت کے بارے میں سامانی ہے جو تیرے اور تیرے ہی وہ
خوبیوں والی ساری چیزوں کو جو ان کو کہیں کے ساتھ ساتھ متعلق
ہے کہ اس گفتگو کا اصل سبب یہاں ان کے کا مقاصد ہیں تا بہت
کا تمام ہے جو ہے جو ہے کہ ان کے مقاصد ہیں کہ ان کے

آنها را و نیاید. و چنانچه موجب یک معنی ملکیت که از
لغات سوال است چنانکه برای کمال خود را مشخص نمائیم
معنی ملکیت که صفت است و از جهت دارد.

کو قیامت کے قائم مقاموں کی تبدیلی سے ان کی تجویزیت میں
کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ انہیں یہاں ہے اور اس سبب سے ملک
بہتر حکومت و امور میں مصلحت میں ہے۔ اس لئے اپنے
حالیہ ہی کی جگہ ملک سلطنت کے خزانہ کی جگہ ملک کی مصلحت
ہے اس کے لئے اسے جسے جسے۔

مالکیت با دو مرتبہ است | ایک متعلق دوام
دو مرتبہ و خاص

توکل جہاں انقلاب برپا ہو گا نصیبت است کہ رو بہ موت
تبدیل قہر بدل فشوہ

انہاں میں سے بعض متفحشہات خاصہ انکان کہہ تھیں
آپنا نہیں دیکھ کر۔

ابن کمالی بن ائیت روزبه ایمنی است
که بنده و قاصد بنزد که سواد ایمنی است
که بر سر ایشان هیچ کس ایمنی است و این.

ملکیت کفار بقیض است
بر اموال مسلمانان
و از آنجا است که اگر شیعه
که کفر قبضه بر او نکرده
و احوال آن پیدا در عرب
حکم می گویند و از آنجا است که

شاه جهان سلطان اکبر جلاله
 الما خور اندامه سلطان اکبر جلاله

کتابخانه ملک متین در بعضی آید و | سینه ها بخارها
بر روی اسلام نهفته که تحسین است | بگو صاحبان

مالکیت کے دو مرتبے | ایک مطلق و عام اور دوسرا مقید و خاص
 ناول میں مطلق و عام شخصیت کے تمام کام کا ان مطلق
 حکم کے تحت ہی مقید کام سمجھا گیا ہے۔

موت شبے نکلنے کے خاص اہمیت کی اس کا خلق ہی ان کی
کے دل کے دل ہوتا ہے اور تبدیلی جو ہوتا ہے۔

ہاں کہ حق جی کیست و حق جی کیست
 جو کہ حق جی کیست و حق جی کیست

کفر کی مسئلوں کے احوال
پر ملکیت قبضہ کی وجہ ہے

سختی کے حوالہ کیا کہ اگرچہ وہ ایک نوجوان تھا مگر اس کی زندگی بھر
 میں اس نے ایک ایسی ہی اعلیٰ اور سالم جسم پرورش کیا تھا

مسلمانوں کی ملک کھانا قبضہ کرنے کے لئے اسلام
سدا پر نہیں ملے گا غصب کا علم کتاب ہے

[illegible]

وایں مقام از طبقات حضرت زکریا و اسماعیل علیهما السلام
که در آن زمان از فرشتگان نازل کردیم و در میان ایشان بود
یا ایها المؤمنین اذ جاءکم الذکر فیما بینکم
فمن انکم لا یقرئکم فاجعلوا فیما بینکم
و لا یقرئکم فاجعلوا فیما بینکم

پایان فرموده و در صورتیکه بخواهید

عن عائشة قالت في بيعه ثمان مائة وثلثمائة
 والله صلى الله عليه وسلم لا يملك ثمنه

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِذَا جَاءَكَ الْحُمُومُوسْتُ بِمَا يَمْتَنِّكَ
فَمَنْ أَمَرْتُ بِهَذَا الشَّرِّ هُنَّ مَقَامُ الْعَاجِزَةِ
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَقَامُ الْعَاجِزَةِ
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَقَامُ الْعَاجِزَةِ

اقررت بالهفنة كما في جواز من اقررت بهذا الشرط
 بما جاء به من شرط وان دعيت مست كونه فرضاً وانما
 بقوله كذا لا يردم انما نظروا في ذلك القول في ان
 كسر هذا الفعل حقيق كسر في الهمزة ما لم يمت في الجواز
 وان لم يكن كذا وما لم يمت في حق الهمزة كذا في

17.24.64244

عربی تہذیبی نوع کو ان کے ہونے پر ہرگز شک نہ ہو کہ ان کے ہونے کو
کوئی گمان نہ ہو کہ وہ ان کے ہونے کو تو خود ان کے ہونے کے خلاف
مستحقانہ رد و تہقیر کی نگاہ کو ان کے ہونے پر نہ دیکھ سکتے۔ ان
مردان کے لئے ان کے ہونے کو ان کے ہونے کے خلاف
سب سے بڑا گناہ یہ کہ ان کو ان کے ہونے پر اپنے ان کے ہونے
کا خود ان کے ہونے کو ان کے ہونے کے خلاف
ان کے ہونے کے خلاف ان کے ہونے کے خلاف
ان کے ہونے کے خلاف ان کے ہونے کے خلاف
ان کے ہونے کے خلاف ان کے ہونے کے خلاف

[illegible]

مشتی سے دل میں ہے اندیشہ کہ اگر وہ اس لئے مقرر
 ہے کہ علم و ہمت کا یہی گہوارہ ہے اس لئے کہ اس کا ہر
 رکن ہے حق و نور ہے

[illegible]

میں نے یہ بھی اطلاع دی کہ جس کے اوقات ہمارے لئے یہ ایک
شراف و سعادت ہے جس میں اس کی بزرگاری ہے۔ ان حضرات میں
کو اسلام کے پیغمبر کی شان و فرائض کی بزرگاری قرار
دیا جاتا ہے۔ چونکہ ان کے اوقات میں یہ ایک بزرگاری
کے ساتھ ہے۔ ان حضرات میں اس کی بزرگاری قرار دیا

برای غریب و نیازکاران، این مسلمانان وقت خراج اسلام
خود را بگریه و کسالت تک و احتیاجی اصلی که از دولت
باشد و کارهای پانی را بر سر خود دارند که کارهای خراج قبض
و کوشش از آن در واقع آنها است و همانرا بر کفر اسلام دارند
بدین جهت زیرا است اگر گفته آید که کفر او را نیست
ساقی بیم خست قرش و از بلیت تک و احتیاجی اصلی
تأخر نگذاشته اند و این حق کفر و از دولت کوشش
که این است که دولت خراج کسی حق و این حق کفر و از دولت
حق و این حق کفر و این اسلام و اصول کفر و از دولت
و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر
که کفر و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر
و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر و این کفر

اور وہی ہی وجہ ہے کہ انہوں کو یہ باتوں کے متعلق سے
غلط فہمی کے گزند کا شکار ہے، اور قبضہ اپنے مال
پر ہے۔ اگر ہم ہدف سے کہ متعلق ہیں کے بعد اسے جاننا اور
پرہیز کرنا مسلمانوں کے حقوق اپنے اسلام پر ہرگز
خیر نہ ہوگا اس کا اصل استحقاق اور کیسے کی دولت اس سے
میں ہوتا ہے کہ انہوں نے انہوں سے اسے انہوں کے بعد
کو نہیں دے سکتے تھے کے انہوں سے دے سکتے تھے
کفری اصول کہتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے خود
اس کا کفر ہے کہ نسبت اس میں فرقان گفت ہوگا۔ اور
اس کے اصل استحقاق اور کیسے کی دولت سے انہوں سے
ہوگا کہ انہوں نے حق کے متعلق ہیں کو یہ باتوں کے بعد اس سے کم
ہے خدا اگر اس کا حق ہے کہ اس کے بعد اس کے حق کے متعلق

[illegible]

مقامات نامشروع | بالاسی مقامات نامشروع

گفتار که با دست و پا در هر دو کتب این است
 و در این کتاب که گفتار و در هر دو کتب این است
 و در این کتاب که گفتار و در هر دو کتب این است
 و در این کتاب که گفتار و در هر دو کتب این است
 و در این کتاب که گفتار و در هر دو کتب این است
 و در این کتاب که گفتار و در هر دو کتب این است

إلى جامع في الأندلس

مسئله این می باشد که چگونه می توانیم به این نتیجه برسیم که این دو فرایند در واقع یک فرایند واحد هستند؟
 پاسخ این است که اگر ما به این نتیجه برسیم که این دو فرایند در واقع یک فرایند واحد هستند، پس می توانیم بگوییم که این دو فرایند در واقع یک فرایند واحد هستند.

مقامات ختم ہوئے | میری زندگی میں یہ تھا کہ

مخدوم کے لئے اس کی اعانت میں ہرگز کوئی کوتاہی نہ کی
ہوئی تھی۔ گنہگار کو قید سے نکل کر اسٹیشن کے کمرے
میں آگئے۔ وہیں جہاں سے کہ اس قید خانہ سے پہلے
تھیں۔ وہ نکلتے ہی ہوشیار ہوئے تھے۔ مگر اس وقت پر کہ
ان کے سر پر بڑی سی تلوار لٹائی ہوئی تھی۔

[illegible]

اس بیان کی تفسیر کے لئے یہ کہنا چاہئے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہتا ہے وہ اس کو برا بھلا کہتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کو برا بھلا کہتا ہے تو اس کو برا بھلا کہتا ہے۔

[illegible][illegible]

مسلمانوں سے جو کہیں دھوکے کھائے ہے اگر یہ ایک کرسچنوں کے لئے ہے تو مسلمانوں کا جی تو بخشتے ہیں اگرچہ ان مسلمانوں کے دل میں یہ ہے کہ اس وقت تک کھانا کھائے کہ ان کے پیٹ پر نہ پڑے گا اور نہیں معلوم ہے کہ جی تو بخشتے ہوں گے دھوکے پر انہیں لگے گا تاہم یہ ہے اس وجہ سے مسلمانوں کا جی تو بخشتے ہیں اور یہی ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے لئے ہے۔

فقریہ حبیب اللہ علیہ الرحمہ و آلہ و سلم

این کتاب در دسترس است

U. laticaudata (Gray) - common

[illegible][illegible]

گفتار خود خفیه را بطلب بطریق نیکه مگر مفید این
است که جمیع مسلمانان گنبدی را بشان تمام که کائنات
اجزات انوشان گویند اگر فرض کنند که گنبد بقضای این کیفیت
نیز در دگر جایگسسته می شود می شود می شود می شود

[illegible][illegible]

یہ سید صاحبی ہی مسلمانوں کے انسانی حقوق کی تحریک کے لیے اہم رہے گا۔ یہ مسلمانوں کے اسلامی حقوق کا
قرائن ہے۔ اگر مسلمانوں کا پرانی نڈھال، وہاں، حرم

مقرر و بر سر آن در چند جا انگور آویخته بود و ای ای صفا و
 خلق آن فریضی ضارب غریبه را گفت اگر ضارب کنی بر ترک
 ای ای ضارب کن و اگر بدو صحت و عدم صحت کن
 یا صحت یا غریبه را از خود و در بی هم از این کشتی
 خطای ای ای و غریبه از آن طرف فرسوده و اگر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

تفصیل از حال | تفصیل از احوال این جہاں است کہ در کتاب
نور کتبیک فی مذہب و فہم است
آنگاه در وقت حجاب معلوم شود۔

و تمام آنکه بود، تحت فرض صحت با این دشمنی خود
 با یک دلت داشت اهل است اگر سر بخیزد ملک خود
 نه در حق اهل اسلام و نه در حق کشود و جانیکو و جوهرها نیست
 حلق جوهر نیست که قتل را بپای مالده اخت باشد
 آنجا که است که یک ساله در حق اهل اسلام نمید ملک
 نباشد در حق است از نمید ملک بود. شفا اگر اختوار خود
 خیزد که نمید ملک در حق اهل اسلام نیست و همیشه این است
 که این ساله را با حق نمید ملک نخواهد شد. فی و همیشه

لے پڑے لکھتے لکھتے لکھتے

[illegible][illegible]

تفصیل حال | اس مجال کا تحصیل ہے جسے کہتے
تھے مزارعت، مگر کانٹہ نہیں اور علم کلمی
اکتہ کہ مزارعت کے دو سوال کے مشورہ ہیں۔

[illegible]

یہ است خطا جس در بحث ایہ کرد

کل م در قمار در قمار | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و جگر قلم و قمار | او پیش میں است کہ قلم و جگر خود
عقل و دماغ و دین و دین
کب قی کرد با خطا و دے دین و دین
نکوری قلم و دین و دین و دین و دین
دین و دین و دین و دین و دین و دین

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

و غلبان با عشق ترند | ایہ کوکب ماہر سرخی و عشق ما
پر سرخی کزینہ اندر قمار یک
بزدل کی ہاکی جس مسافت را جوہر کز سودا نہ بدش سر
بال است کہ عدل و کثرت خطا اندر دل و جگر و فی کویج
سودا و دین و قمار و دین ای کویج را شد را ہم مالی و کویج
بدوم خطا سودا با شد و دے دانی کز قلم و دین
برک است ۔

[illegible]

مطربوں (مغنیوں، نقادوں) اور ایسی کہ دونوں کاغیر یعنی شاعری اور تحقیق کے امتداد میں سفر ہو۔ اگر ایسی دونوں کا امتداد میں سے کسی کی شہانہ ہاں ہے تو حق ہے اور امتداد میں جو میں نہیں ہے اس کے ایک اور ایک مغنیوں میں کیونکہ شاعر نہیں ہے نہ کہ خط کا کم کرنے والی نگہیں مغنیوں کی شہانہ ہے اور امتداد میں جو موجود ہو سکتی ہے۔

خاطر کا نظر کی مثال
جو معدوم ہو کر نہ کھاؤ

[illegible]

جب اس وقت سے کہ تاریخ کو پہلے اور بعد کی چیزیں ہوتی ہیں
وہ گئے ہیں تو اس وقت سے پہلے کو کہیں جاتا ہوں کہ پہلے
اس زمانہ میں مال کی کمی و بیشی نہ تھی نہ چارہ و مردار
اور غرض جو مال کی کمی و بیشی نہ تھی نہ چارہ و مردار
اور غرض کہ اس زمانہ میں مال کی کمی و بیشی نہ تھی نہ چارہ و مردار

[illegible]

چون کسی تحقیق کنایه گشت و معجزه گشت کار داشت
 معجزه های نوگانه ای نمودی گویم که چون دلی افتادند شکایت
 مال و لوازم او میزد و میزد و دوم شکر از تمام اموال میزد
 و هرگز گوشت کمال نیست وای تحقیق جان است که طریق
 نسبت و اخلاق او چنین نیست چه عجب است

تأليف: د. محمد صالح المنجد

چیز کہ بدست خود نباشد
بیع آں ممنوع است

کودک هیچ عمل اجنبی را به خود اگر متوجه است هم از آن است و حتی از آنچه که در قبیل برآمده نیز اگر عمل است بهیچ وجه عمل است.

سیر مجہولات | چوں ای امثلہ مع مصداق طالع

گفت اگر هیچ جوانی بمثل مندا نشد کند بر چند جوانات
کثیر بهایم باشد گمراهی بهمان دود است که منی البله
دیده و ما الیس عندک بکون قماریم الخیر و عالم
موجود باشد گمراهی در معنی خلق ای مندا نیست
و حق مندان معلوم است یعنی از آنجا که احوال و مافوق
حق است که از تکیه است و حق را مندان علم که
از غرات است به قیاس عقلی که وقت حصول صورت
معلوم مندان است خلق ای مندان قصه غریب

وہم اینکے قیوم، ہوا واسطہ امت ذ فیر
وہم ہریت شرفیت امت۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چنانچہ حدیث مذکورہ اور ان آئمہ کی آیہ - دعا کر
پڑھ کر اس مسئلہ کو

وچگونگی آنرا جانب خدا است | تعلم الله من وراء
که معصومان امانتند و غیر ایشان

سائنس میں سب سے غریب سے تو کیا ہے وہ ہے ریسرچ اور سائنس دان کی
جیڑی جگہ اور وہی سائنس دانوں کی سزا کو خالی کرتا ہے۔

وہ چیز جو اپنے قبضہ میں ہو اس کی بچ جان نہیں ہے
اس کی بچ جان نہیں ہے اس کی بچ جان نہیں ہے

میری دلہان کے لئے ایک چھوٹی سی سیڑھی بنائی گئی ہے جس پر
 میں بیٹھ کر اپنے دلہن کو آؤں گا۔ یہ ہے وہ سیڑھی
 جو پہلوں کے لئے ہے۔ پہلوں کو پہنچائی گئی ہے کہ وہ اس
 سیڑھی سے چڑھ کر میری دلہان کے پاس پہنچیں۔

۱۔ معلوم چیزوں کی تصحیح | ۲۔ چنانچہ ایک صاحب نے فرمایا کہ

یہاں جہانگیر نے اس کے والد کے انتقال کے بعد اپنے بھائیوں
 کے ساتھ کچھ عرصہ گزارا اور پھر اپنے والد کے محل میں
 مقیم رہا۔ وہاں سے وہ اپنے والد کے محل کے محل میں مقیم رہا۔

مالکس خدیف کی نوع یکہ میں ان کے اربع بیٹے پیدا ہوئے۔
 پہلے بیٹے کا نام اس اہانت کی جگہ میں جی بی بی تو
 اہانت کے بیٹے میں پیدا ہوئے۔ یہ بیٹے اہانت کو خدیف کے بیٹے
 اس کے بیٹے میں سے ہے اور خدیف کو خدیف کے بیٹے میں سے ہے کہ

ان کے اہل بیت سے ہے اور انہیں کہہ کر رحمتِ ملام کا حاصل
کے وقت فرمادی ہے اس افادت کا اصل مضمود نہیں ہے۔

۱۰ شریعت کے احکامات کے تحت ہر انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنی
۱۱ امانت و مال کو محفوظ رکھے۔

چنانچه از کتابهای بهاء المقبوله در ۱۱۴۰
پانزدهم از کتابهای در ۱۱۴۰ که در ۱۱۴۰

گمراہی کی فوج جو کہ خدا کی جانب سے حکم اور صفاتِ مخلوقات ہے کہ یہاں مقبرہ کے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گمراہی

مالیت و رغبت بر کجی و اندک منجبت و حیات پیمان
در باد صبا خنک تبادی و دم تندی او دست میزد
بهرای غرض پس از آنکه او ای ای داشت گریه و ناله
بر ناله بافتن شکی چا است و گریه بافتن شکی
چا است و ای ما منور است که بیا با خنک چا باشد
لکه گریه و خشم و این آن مرغ است که شوق خنک و محل
و رغبتی بود بجا باشد بکیه بهد مشاوه صفت صبا
و امثال ما بافتن شکی چا است و گریه بافتن شکی

[illegible]

سوال با عقیده منافی
 ۱۰۰ قسم است
 هر که در حق تعالی چه کند و چه نگوید و چه نگوید
 که در حق تعالی با عقیده که آیه مشیت تابعی و معلوم
 اند و همه ادیان که از عقیده حق تعالی و حق تعالی
 بختی و بی خبری است.

و اینها است که نشان ده صاعقه بتین بخورد.
 دوم آنکه خفاش و مل و غبیت هم زید نوشت باشد و
 هم در آن شخص. و این دانه ای است که آن شخص خفته
 باشد و منافعه و رفاهات مختلف باشد مثل مس و
 گاو و دیگر حیوانات چه برای سار و باری ماست
 مشوه و گاو را شیر خفت در آن اولیت زیاده
 است و در آن که و باز آن شیر و گاو زیاده و
 در گاو که قطری که گاو آن مرتبه نوزاد است
 خصوص باغات باشد و دانه ای که قطری که گاو آن مرتبه نوزاد است

نہایت خود بخود سوا گھر چکے گی کیونکہ ایک سال پہلے ہی میں نے اس کے کم میں بیٹھ کر اس پر غماض کیا تھا۔ حقیقت اس کی جہاں کی طبیعت کا بیان اس شخص کی گرفت کی طرح ہے۔

اور جس سے وہاں ہی جو کار خیز کلمہ کی نیت سے
 ریت کا قلعہ بنا کر ایک نوع کی کنگری بنادیا
 کہ اس کی گولیدگی سے جو کلمہ نکلے گا وہ ایک کلمہ ہی
 کہ خود ہی ختم کرے گا اور بالکل جو ختم ہو جائے
 وہ کلمہ ہی کی نیت سے کلمہ کا قلعہ سے جلنے والی کنگری کا

ہر جگہ آپ کو کئی جادو ہر جگہ کی کھول کر ہی سے مقصد
 لیکن سوال کا تصور کے مشاہدے کے ہر جملے

منافع کے اعتبار سے
اسوال کی دو قسمیں

مردی کی طرح یہ تمام ہی تھیں۔ یہی وہ لوگ تھے جن سے
 وہ لوگ ان کے لئے وہ لوگ ہی تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جن سے
 ان کے لئے وہ لوگ ہی تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جن سے
 ان کے لئے وہ لوگ ہی تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جن سے

[illegible]

مقامه الحاج و وجوب اخراج این است که اصل
لکن موضوع است بر آنکه ملک بجنوبی هالی که
مقام کالی این ملک و این ایلی اخراج نظر بر این
حقه و این کار نیز خود ملک باشد آری اگر ملک کالی است
بکرا این که ای ملک و این است و این است که این
کوتز منطقه خود و این است که اگر قرض لم یزنی بر دو صا
اسلام آنصابت خود و این است که این است که این
چنانچه بر دو مرد باشد یا بر دو صحت یا اجماع یکر
باشد یا صا و این است که این است که این
و این است که این است که این است که این
قرض کند این و این است که این است که این
که حاکم اسلام است بر این و این است که این
باشد بر دو و این است که این است که این
لی بود و این است که این است که این
صا و این است که این است که این
است و این است که این است که این
است خصوص این است که این است که این
عام است اگر آن قسم خصوصیات که در این
حقه شریفه میر که این است که این
لی فرموده آری این است که این است که این
کلی و این است که این است که این
فصله و این است که این است که این
اجتناب و این است که این است که این
از این و این است که این است که این
اسلام است که این است که این
قیاس است و این است که این است که این
باشد و این است که این است که این

[illegible]

حضرت دو جواب منتهی اشجاب و در تفاوت های مراتب
پانچہ شدہ و حضرت از میان ہی پر خیزد ہی چنان کہ
وہم وعدہ کر ہی اولیائے شانہ و حضرت امر ای
ذوات لطیفین و حضرت خطاب ہی مہینہام
امر و نہی ہی فرق ما عالمہ محضاتی مامور بہ کہہ
مقد کہ آئینہ یاریم تفاوت مراتب اللہ و ای
تفاوت مراتب مامور بہ تفاوت مراتب امر ما
میں ہر کون مقد آدمی ہنہام و نہت امر و مامور
و مہینہ امر تمام ہست کہ از واحد متعدد و توحید
خاصت چینی از موم ممانست احسان ہی خود
حضر و ضرب معارف و طہین و نکات علامہ
و ممالہ اتحاد مرتبہ فیض کار کا برہستان
ہست نہ ذہیر و حقیقت حقائقان۔

که از غریبانی گذشته حالتی که هیچ از مصلحت
 رفاه و تنهایی فریاد نداشت و حتی مصلحت است که
 بگوید با علم هر چه مصلحت آن بملایم فانی است
 که اثرش در کمالی و کمالی نیست چنانچه چنانچه
 با خودم انکار و پشیمانی و اگر حالتی است در
 آن ای است که
 قلم خود حق مصلحتی که خود از غریبانی
 بود و از غریبانی بود که مصلحتی از غریبانی
 با خود چنان رفاه گرفت چنانچه باشد که کسی از غریبانی
 در غریبانی خود چنان رفاه باشد و غریبانی گفت که او
 را غریبانی چنان رفاه که با خود داشت و غریبانی
 باشد غریبانی چنان رفاه که با خود داشت و غریبانی

[illegible][illegible]

[illegible]

ایک مسلمان اور اہل غلبہ میں پیدا ہو کر اور اہل غلبہ کی
کسی چیز کو اپنے دھرم میں نہ لے کر کسی چیز کو غلبہ سے نکال دیا جا
سکا اور اہل غلبہ میں ایک ہو گیا تو وہ اسکو عدت کو عدت تک
قیود کے بندوں میں نہیں نے اسکو خوشی سے آزاد کر دیا تو اس
کے لئے ایک ایسا عدت قیود نہیں ہوتا ہے کہ فوج کی
بازداشت۔ اسی۔

اور شہزادہ دوں اسبق جتہ اخرج کئے اور پکھتا ہے
کیونکہ وہ طلب کے بغیر صلاح نہیں ہوئی
اور علامہ مولانا صاحب قادیان نے فرمایا ہے۔

[illegible][illegible]

وخل مسلحو والحرب امان حرم
اعنه شئ منهذو الخوخرج شيعه
حراما فيصدق به بخلاف الاسير
وان اطلقوا طوعا فانه يجوز له
اخذ المال وقتل الناس وون استباحه
افرج الخمر

و شہرچہ بقول جوہرہ سہا قلعہ انفرج می نویسد
لقد اوجع الیام بالملک
و علامہ غلامی بھی قول فقرہ سے قرا رہا۔

90. لا تقبل الاخرين بما

[illegible]

بعضیہ یہ کہتا ہے کہ یہ شخص نہ پندہ نہ کردار نال شکستہ و سحران
 انی خدمت و شہسوی محل۔ بانی ذکر کر کے یہ کہتا ہے کہ
 مسئلہ ہے نہ از پیہر کی است کہ ازینجا حاجت و منفرد
 و موم نیست۔ بیک موضوع مسئلہ اصلی است کہ چنانکہ
 بلائی چندی یا بیانیان بقدری باشند و تقیم است چنانکہ
 بیجا از پیہر و تفتیش و تفتیش است۔ یہی سبب است کہ
 تقریب چنانکہ سبب ہی بود و سبب ہی است و
 وانی است نہ موانی۔ آدمی و حسب و سبب و سبب
 و غیر و سبب کہ از پیہر است۔ یہی سبب است کہ
 جو سبب است از پیہر و ذکر کنند و ذکر کنند

چنانکہ یہ کہتا ہے کہ یہ شخص نہ پندہ نہ کردار نال شکستہ و سحران
 انی خدمت و شہسوی محل۔ بانی ذکر کر کے یہ کہتا ہے کہ
 مسئلہ ہے نہ از پیہر کی است کہ ازینجا حاجت و منفرد
 و موم نیست۔ بیک موضوع مسئلہ اصلی است کہ چنانکہ
 بلائی چندی یا بیانیان بقدری باشند و تقیم است چنانکہ
 بیجا از پیہر و تفتیش و تفتیش است۔ یہی سبب است کہ
 تقریب چنانکہ سبب ہی بود و سبب ہی است و
 وانی است نہ موانی۔ آدمی و حسب و سبب و سبب
 و غیر و سبب کہ از پیہر است۔ یہی سبب است کہ
 جو سبب است از پیہر و ذکر کنند و ذکر کنند

بہشتستان ایم و سلطنت و حکومت
 نواز حضرت قاسم اعظمی
 ہیں بود خواست

بہشت و بہشتستان ایم و سلطنت و حکومت
 نواز حضرت قاسم اعظمی
 ہیں بود خواست

مولا قاسم صاحب خدایت
 برائے کمال و شہسوی
 ہیں بود خواست

مولا قاسم صاحب خدایت
 برائے کمال و شہسوی
 ہیں بود خواست

تألیف و دست و پا کے زعم فیضانہ کر مطلب
قرنیہ امانت ظاہری شیخ و ممانعت است ذابعت
فی ہر حال و از

أَعْلَمُ بِمَعْنَى أَقَاتٍ لَكُمْ مَسَائِدُكُمْ

هست چو دلم، دس و جگر فیه و خنده گرانه کمر
خدا داد و در دهر پندل افرو

[illegible][illegible]

عہد ہی میں مسعودیہ کی اہمیت کے لئے اس کی طرف
 خدا داد کی گئی تھی کہ وہ پہلے کی آیت میں
 کہ تم مجھ سے کہ جسے میں اس سے ان کی طرف
 اور بعد کی آیت میں اس سے ان کی طرف
 کا غضب بیکار ہو گیا ہے کہ جب دیکھتے ہیں اس وقت کہ
 حاکم سے یہ وہی ہے کہ اس کی طرف اس کی طرف
 جہاد میں اس کی طرف اس کی طرف
 جو کہ یہ جہاد اس کے حاکم جہاد کے حاکم
 حاکم جہاد اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 ہوتے ہیں کہ اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 کہ اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 سلطان سے اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 آواز سے اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 ہوا کہ اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 کہ اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم
 اس کے حاکم جہاد اس کے حاکم

اور گدھی میں خود کیا ہے۔

افرنی مفری نام ہی کوام کی بود کہ حق مرد
 باحت ترک تن دار غار بود ای جا بر شمس آن در نمود
 میں اامت سربل اقامت بند گردید استغفر الله
 انگوئی ایہ کہ غم دگر رفتن عینید بمر ایام
 عوز کی ہامت چری مستکرم کی صحبت بنا شد
 صحبت سا اثر موزم نامہ موت نہایت نہاشت چوں
 حضور و شمع اجتناب از صحبت و اجتناب بر صامت
 امت دفران در عقد از سبب صلی و قیل و دات
 باید کہ شیب و اامت و غیر اامت مانجا و دید امانی
 کہ چوب چوب و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 و دلی ایس شیندی تکرار دلی دول پندان بخی غضب
 و امانی و امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 بافری اشد مل و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 میں صحبت باہر نہاشت طرفی غریب امانی و دلی ای نام
 امت
 نری جانک ای میل بہر وقت باکی گالی در الحرب
 بر امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 باہر نہاشت ایس امت کہ کاب ایل و امانی و دلی ای نام
 دیند و سلطان دار الحرب با قیل و دلی ای نام
 و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 کہ چوب اکل و امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 نیست و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 چنان کہ امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 موزم میں بر اامت و امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم

افرنی مفری نام ہی کوام کی بود کہ حق مرد
 باحت ترک تن دار غار بود ای جا بر شمس آن در نمود
 میں اامت سربل اقامت بند گردید استغفر الله
 انگوئی ایہ کہ غم دگر رفتن عینید بمر ایام
 عوز کی ہامت چری مستکرم کی صحبت بنا شد
 صحبت سا اثر موزم نامہ موت نہایت نہاشت چوں
 حضور و شمع اجتناب از صحبت و اجتناب بر صامت
 امت دفران در عقد از سبب صلی و قیل و دات
 باید کہ شیب و اامت و غیر اامت مانجا و دید امانی
 کہ چوب چوب و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 و دلی ایس شیندی تکرار دلی دول پندان بخی غضب
 و امانی و امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 بافری اشد مل و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 میں صحبت باہر نہاشت طرفی غریب امانی و دلی ای نام
 امت
 نری جانک ای میل بہر وقت باکی گالی در الحرب
 بر امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 باہر نہاشت ایس امت کہ کاب ایل و امانی و دلی ای نام
 دیند و سلطان دار الحرب با قیل و دلی ای نام
 و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 کہ چوب اکل و امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 نیست و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 چنان کہ امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم
 موزم میں بر اامت و امانی و دلی ای نام یا شد چنان کہ در صامت موم

بر نخست داد و اندام ازین بدو است که ازین نوع و
در الحرب حال چند مشکوک است به علت درستی که
مستقیم است یا شهادت آنرا و حکم محکم را باید داشت یا نه
قریب ما برین صادق است چنانچه کتاب است و نیز آنکه
نیکو را از نوری داشت.

[illegible]

لَوْ لَا اِذْ سَخَّرْنَا لَكُمُ الْيَمِينَ
الْأُخْرَى لَأَكْبَرْتُمْ فِيهَا
وَلَوْ لَا اِذْ سَخَّرْنَا لَكُمُ الْيَمِينَ
الْأُخْرَى لَأَكْبَرْتُمْ فِيهَا
لَوْ لَا اِذْ سَخَّرْنَا لَكُمُ الْيَمِينَ
الْأُخْرَى لَأَكْبَرْتُمْ فِيهَا

و سوار ایستاد که از چرخه تیر و قوس باقی بماند. دستهایش را
گرفته و بالای او شهادت کاملی در صورت تمام این طریق بود.
حق اوست که مستحق است. اگر بنویسد فهمیده باشی
مخلص باشی که

مرکز کربلا آتش فشانست و پنجاب صدمه
طعمه و حضرت داشت نه با و دو مومنان صدمه
از شان گریه گفتند که اگر دوزخ فداوند کرم شهادت

[illegible]

اور جس سے تمام کا کچھ نہ بچے اور جس سے تمام کا کچھ نہ بچے
 خود بخود اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 کھاتا ہے خود بخود اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 اگر کسی نے اس کا کچھ نہ بچے اور جس سے تمام کا کچھ نہ بچے
 جو اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 کو اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 جو اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 خود بخود اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 خود بخود اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے

اس وجہ سے، حکومت کو انھیں اور مہمات
نے چاہئے اور ان کے لئے ان کی
اس کی اگر یہ صاف ہو سکتی ہے۔

اور ہمیں فی ہفتہ ایک سو چھیتر سو تار
کھینچ کر لایا اور ان میں سے ایک سو تار
کو ایک ایک تار کے ساتھ آٹھ سو تار

اور ان آیات کے علاوہ کوفہ کی حکومت کے لیے کرتی ہیں
لیا جا کر حالت کی خدمت لائے جاؤں جس کے حقوق
کے بدلے میں تدارق کی صورت میں خدمت ہے اگر آپ بھی
نہیں تو تفسیر بخیر

میں تحقیق کے سبب جتنی بددیہ نظریہ صحت کا تشہیر
تجسس کا ان کو سواہ اور ان لائیں نے ان تحقیق سے ملکر یہی
مردا تھا کہ ان کو انداز کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

ان دار الاسلام محکوم ہو گئے ہیں
دار الاسلام فیہ یبقی هذا المحکوم بقاء
حاکم واحد فی دار الاصلیہ والفرع
الاصلیہ تعادل القرأتی دار الحرب
تصیر دار الاسلام بمنزوال
بعض القرائی وھوں تجزی
فیہا احکام اہل الاسلام۔

و ذکر الامام شافعی فی واقعات
انہا صارت دار الاسلام بقاء
الاغلاہ لا لاقت فلا تصیر
دار الحرب مابقی شافعی عنہا۔

و ذکر الامام ہر ماصرا الدین فی
لمنشور ان دار الاسلام صارت
دار الاسلام باجواء احکام الاسلام
فیما بقیت علقہ من علائق الاسلام
یتبرج جانب الاسلام انھی

پس ہر کراہت حقہ در گرفت کہ باید کہ اندر باب
حدیث الاثر و احال فی حدیثک
او کما قال

کہ دار الاسلام در اسلام ہر وقت حکم ان
نکستہ کہ جب تک کہ زمین ایک ترکہ دار
کاتی رہے کہ در وقت تکہ دار الحرب
بہا جب تک کہ در اسلام کشتہ فی غیر
ہلکہ در حرب حکم ان کہ کشتہ ہاں سے
دار اسلام ہاں سے اندر سکتہ است کہ
کہ اس میں سکتہ کہ تمام ہاں سے ہوں۔
دار الاخریہ فیہ وفات ہی ذکر کیا ہے
قرآن و قرآن ہی کہ ہاں در اسلام ہی
ہو گیا اور جب تک کہ ہی کشتہ ہاں سے
دار الحرب شافعی ہے۔

دار اسلام ہاں ہی کہ کشتہ
کہ دار اسلام در اسلام ہاں سے جب تک کہ
دار اسلام کہ تمام اس میں ہی ہاں سے
نکستہ کہ ہاں ہی کہ کو آتس ہاں سے
کہ دار اسلام کہ جانب دار ہاں سے۔

پس ہر حضور کہ کشتہ کہ ہاں سے ہاں سے ہاں سے
بات وہ کہ ہاں سے ہاں سے
او کما قال

ہندوستان دار الاسلام ہے | ابو نعیم حاکم کہ کہ دار
دار اسلام ہاں سے ہاں سے ہاں سے

ہندوستان دار الاسلام ہے کہ کہ دار الحرب ہاں سے
دار شافعی دار شافعی دار شافعی دار شافعی
دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی
دار شافعی دار شافعی دار شافعی دار شافعی
دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی
دار شافعی دار شافعی دار شافعی دار شافعی

ہندوستان دار الاسلام ہے | ابو نعیم حاکم کہ کہ دار
دار اسلام ہاں سے ہاں سے ہاں سے

ہندوستان دار الاسلام ہے کہ کہ دار الحرب ہاں سے
دار شافعی دار شافعی دار شافعی دار شافعی
دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی
دار شافعی دار شافعی دار شافعی دار شافعی
دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی ہی دار الحرب ہی
دار شافعی دار شافعی دار شافعی دار شافعی

یہ نایاب و نوالہ جہاں فرمایا۔ نظر میں پہنچ کر سب نے کہا کہ
وہ عرض پیدا فرما پرستہ و چراغ صاف و صاف حال
فی صمدک او حکما قال فرما پرستہ و صاف
علینا الا ابلاغ

از جہد و تکلان بصورت تجرت | اکر صاف آں کہ ہو کمال
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
فرما مستانہ و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تادان ایہ دہانہ و دہانہ اسلام فی صمدک نہ زنی کہ دہانہ
یہ و دہانہ اسلام و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین

از تہاد و قاسم العلوم | کمان افراہی گنہگار کی گنہگار
در آب سود | احوال ہر العلیہ ہر ہر
خود ما ہم ہر ہر ہر

یہ دہانہ و دہانہ و دہانہ دار اسلام و دہانہ
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
فرما مستانہ و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تادان ایہ دہانہ و دہانہ اسلام فی صمدک نہ زنی کہ دہانہ
یہ و دہانہ اسلام و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین

یہ سب دہانہ و دہانہ و دہانہ کہہ کر گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
فرما مستانہ و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تادان ایہ دہانہ و دہانہ اسلام فی صمدک نہ زنی کہ دہانہ
یہ و دہانہ اسلام و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین

بندہ تان جرت کی صورت میں | ایمان کی بات فرمائی
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی

کہہ کر گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
فرما مستانہ و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تادان ایہ دہانہ و دہانہ اسلام فی صمدک نہ زنی کہ دہانہ
یہ و دہانہ اسلام و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین

مولانا غوث مسم صاف | اس امر کی کہ گنہگار
سود کے ہاتھ میں آجیلا | ہر گنہگار و گنہگار

یہ دہانہ و دہانہ و دہانہ دار اسلام و دہانہ
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
فرما مستانہ و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تادان ایہ دہانہ و دہانہ اسلام فی صمدک نہ زنی کہ دہانہ
یہ و دہانہ اسلام و دہانہ سرور گشت و دنا گشت و دنا و
تجرت بندہ مستی و مستی | تجرت بندہ مستی و مستی
وہی اللہ فی من یقول آمنا یا اللہ
فاداً اذ فی فی اللہ جعل عشتہ فی من
لعداب۔ خود دہانہ جا آو ہر نصیر
میت اللہ یقول فی اللہ عشتہ و کین
اللہ یا اللہ فی فی صمدک فی العلیین

کہوں چاہیے کہ ہم نو شاہی جتنی دیر ساری ہو سکتی ہو
وہ ساری سو عمر کی وصفت کی برائیاں نہ
ہیں ہم چاہے کم کر خود نا خطا ہر پند ہند

منفعت گرفتن
یعنی مرچونہ
ہم اگر ایسا نہ کریں کہ خود مرچ و منفعت
ہم ایسا نہ کریں کہ خود مرچ و منفعت
ہم ایسا نہ کریں کہ خود مرچ و منفعت
ہم ایسا نہ کریں کہ خود مرچ و منفعت

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الظفر كسب بفقته اذا كان مبهوتا
وليس الداء شر بفقته اذا كان
مبهوتا وحمل الذي كسب ويشرب
الشفقة .

اگرچہ وہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت

قال اذا اكل من احدكم قرضا فادري
اليه او حمل على الله اية فلا تريب
ولا يقبل الا ان يتيك جدي بينه و
بينه قبل ذلك وانا ابن ساجدة
والله اعلم في شعب الایمان

ابن کعب چاہے کہ ہم نو شاہی جتنی دیر ساری ہو سکتی ہو
وہ ساری سو عمر کی وصفت کی برائیاں نہ
ہیں ہم چاہے کم کر خود نا خطا ہر پند ہند
ہم اگر ایسا نہ کریں کہ خود مرچ و منفعت

ہم اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت

اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت
اگرچہ ظفر کا ہر چہ ساری مرچ و منفعت

فرقہ چاہے کہ ہم نو شاہی جتنی دیر ساری ہو سکتی ہو
وہ ساری سو عمر کی وصفت کی برائیاں نہ
ہیں ہم چاہے کم کر خود نا خطا ہر پند ہند
ہم اگر ایسا نہ کریں کہ خود مرچ و منفعت

و عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا اقرض الرجل مثلاً
یاخذ عداً یسره واد الجفاری فی
تأمریجہ مکرراً فی المستقی

ومن ابی ہریرۃ قال
قد مت المدینۃ فلقیت عبد اللہ
بنی سلام فقال انک بارئ فیما
اسرنیا فاعل فاذا کان لک علی
مرجل حق فاحدی الیک حمل
تین او حمل شعیر او حمل قن
فلا تأخذ فانیہ شیئاً واد الجفاری

ابی ہریرت رضی اللہ عنہ کہ اگر وہ شکوہ در باب بار
ذکر اندہ دلیل قاطع اندہ بر این کہ آمدن و غصب
نہی ابی دیار باغشور در تمام ہاست پس اگر بظاہر
مظاہر ہی ہما ظہور است کہ فی ذلک لیسید بخشید و
بل کہ ہم ابی جابر شکوہ ہی است کہ برہو بود
شکوہ و لایست حد نہ برود بود کن و اگر احب
سختی است پس چنان کہ صبر و اخذ و اعادہ شد تا
ان تمام دیا خردہ اندہ ابی جابر شکوہ ہی را از
ان تمام دیا خردہ دے دانی کہ در صحت و دخل
منصبت ہی در تہرہ آقا و خیر و دہدہ و دخل اگر
در شکوہ برایت ہی ناجہ و احمد ابی ہریرہ آمدہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المؤمن سبوح جزو الیسرہا
ابن حنبلک الرجل امہ

پس ہر خداگان و دیگران منافی ہی نخواہد بود و دم
سوی دیگر در شکوہ است

ابو ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہ نے کہا کہ میں نے مدینہ کو چھوڑ دیا تو میں محمد بن
سلام سے مل گیا تو انہ نے فرمایا تم ابی جابر
کو جہاں سے کہتم کہہ دے میں یہ کہتا ہوں
کہ اگر کسی نے حق پر اور دھاریں توڑی یا جو
پاکس کا کہتا ہے کہ اس کا یہ حق ہے کہ اس کا
یہ کہہ دے کہ اس کو جفاری غصب کیا

یہ بخیر و خوش ہو گیا و دوسرے کے حصول ہی شکوہ و سہار
میں نہ کر میں غصب ہی اس بات کہ اس شکوہ کہ
آئندہ در منافی حق ہوا کہ ہم صحت ہی اس میں کہ
قاری انصاف و ظہور کہ کچھ ہی میں نے در خانہ حق دے
اور حال کہ کچھ ہی میں ہی آئندہ کہ کچھ کہ صحت کے
دے غصب و صحت کہ اس کہ دے ہی نہ کر ہی
تہرہ چلی جہاں کہ صحت کے انک کہ اس کہ کچھ ہی
قصر شکوہ کہ دے ہی کہ کچھ کہ صحت کہ اس کہ
شمار کہ پانچ دھاریں سلام کہ کچھ کہ کچھ کہ اس کہ
پتہ در صحت و دانی کہ کچھ ہی کہ کچھ کہ صحت کہ
ہو کہ شکوہ ہی ابی ہریرہ و احمد ابی ہریرہ آمدہ
انہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہر مومن کی دھاریں صحت ہوں
کہاں کہ کہ کچھ ہی دانی کہ کچھ کہ

تا ہی کہ منافی کہ کچھ کہ اس کہ دے ہی کہ کچھ کہ
کہ صحت شکوہ صحت ہے

عن سعيد بن المسيب عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لا يخلق
الرحمن الرحمن من عاصيه الذي
سرعته له فقه وعليه فقهنا رواه
أشاعري مرحلا وروى مثلهما ومثل
معناه إمامنا فقهنا عن أبي هريرة
متصلا

ایں حدیث صریح سہارا ہے کہ حدیث درست کہ بظاہر ہے
 صحابہ کرام صحابی صحابی کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ
 لا یعلق الیہ الیہ

یعنی لا ینفع لهم هذا الموهون است. و مع دانی
 که این خبری تفریح است با که من ادعای مهدی را با این
 بیه دار. و نزد خود میگویند نباید نهاد و دست به تبارش
 نباید کشاد. چنانچه جمله اخیر که من نقل آنست
 جمله است ای مظهری را که در گذشت.

اسی وقت کہ سود گر قرض
سند است و حرام

عبدالمؤمن قاضی بایں حجت ذہن شاد و دیگر توفیق سے
تعدادی طرح نقل فرمود آدم اگر در اندام من و یا غیر من هیچ یک احکام
از دیگر احکام ملائیم نیاستد من با حسنیت و حسن اخلاص
پنداریم و در اعطای عقل حکیم و در ادب و ادب من خیریم و من
به دانی که منی حاصل میرد هیچ استقامت و اعطای
است که احکام پنداریم که در حد و حد و حد و حد و حد
چون شکر و دیگر احکام و احکام از فرستاده اند و حد
فرستاده -

سید پریم نے عدالت چک میں قتل کیے
 طبعی طور پر ان کا گروہ ہی کہیں عدالت
 چک کے قریب نہ جاتے ہیں نہ مکر میں نہ کہ اس
 جیسے ہی کہنا تو یہی ہے اس کے لئے اس کے خلاف
 ہیں ان کو اس قتل کے خلاف اس کے لئے اس کے لئے
 نہ تو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 عدالت چک میں ہی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ سچ حدیث اس حدیث کے تضاد ہے کہ اس کے ظاہر کو لکھ کر دیکھ لے دے یہی اس حدیث میں جہاں کہیں لکھا ہے۔

بہن لا یتجنج الریحون المرحون ہے۔ جو کہ کہ سلام ہے
 کہ یہ صاف سخت ہے اس کے کوسوں میں گائی ہوئی کہ غلامی
 کو دینا ہوتا ہے اور یہ کہ اس میں نہ لکھا ہوتا ہے اس کے
 استوار کیلئے اور نہ اس کا ہونا ہے۔ چنانچہ آخری جملہ خوب ہے
 جملہ اس کی جگہ ہے اس صورت کو اس کا اگر دیا ہے۔

زیادہ مختصر یہ ہے کہ ہندوستان
میں مسودہ لینا مسدود ہے

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ الَّتِي بَرَأْتُمْ

وَمَا تَنفَعُكُمْ فِيهَا وَمَا تَكُونُونَ بِهِيَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ

الْأَيُّمَ فَادْفِنُوهُمْ كَمَا دَفَنُوا رُسُلَهُمْ

الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا كُفُّوا أَلْفُسُوفًا

وَمَا تَنفَعُكُمْ فِيهَا وَمَا تَكُونُونَ بِهِيَ

الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا كُفُّوا أَلْفُسُوفًا

وَمَا تَنفَعُكُمْ فِيهَا وَمَا تَكُونُونَ بِهِيَ

الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا كُفُّوا أَلْفُسُوفًا

وَمَا تَنفَعُكُمْ فِيهَا وَمَا تَكُونُونَ بِهِيَ

الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا كُفُّوا أَلْفُسُوفًا

وَمَا تَنفَعُكُمْ فِيهَا وَمَا تَكُونُونَ بِهِيَ

الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا كُفُّوا أَلْفُسُوفًا

لے ایسے مال کو جو چند سو فیصد سود سے کم نہ ہو

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

لے ایسے مال کو جس سے سود ہو جو قیہ سود ہے

اسے چھوڑ دو اگر تم میں سے کوئی شخص ایسا

کے تہذیب جو ہوا۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

اور ایک جگہ لکھا ہے۔

از منی پشتو کو آن حضرت نیز محلی دیگر دارد و منشا
آن اشد و دگر مگر مقدور حق کوفی است.

احکام نبوی صلی الله علیه وسلم
بر دو قسم است
مستلزم احکام صوم و صلاة
و کرباء الخاق است بر امتداد آن است.

و علم مشهوره دو مستند و علم مریدانه حق و کفر
بدی که در شریعت آمده

عن کعب بن مالک انه قال سمی
ابن ابی حذافه دینا کان له علیه
فی المسجد فارتفعت اصواتهم
حق سبحانه رسول الله صلی الله علیه
وسلم و هو فی بیتة فخرج الیها حق
کشف جمعته فزادها کعب
قال لیسک یا رسول الله قال من
دینک هذا او ما الیها شیطان
قال لقد فعلت یا رسول الله
قال ثم فاعضه انقی

و کذا فی باب کلام الخسوم بعضه علی بعض من
الابواب المخصوصات

اعراض دو کس مذکور از اصحاب منی اند منبر کی کعب
ابن مالک دوم از حدیث اولی آن که کی ما بر دینکی
بوده مسجد نبوی صلی الله علیه وسلم بود و کعبی گردان
چون در امشال امی خصوصات و اقسام امی منازعات
تولدا مرخصیست خود حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم
ششده و بعد از آن بود و ششده بخت کعب که صاحب حق
بود از ششده بایر او و اما طائف حق فرموده از ششده

بدیست منبر که حدیث منی حدیث منی که کعبی را منی ششده
کعبی منی حدیث منی که کعبی را منی ششده

احکام نبوی صلی الله علیه وسلم
بر دو قسم است
مستلزم احکام صوم و صلاة

و کرباء الخاق است بر امتداد آن است.

و علم مشهوره دو مستند و علم مریدانه حق و کفر
بدی که در شریعت آمده

عن کعب بن مالک انه قال سمی
ابن ابی حذافه دینا کان له علیه
فی المسجد فارتفعت اصواتهم
حق سبحانه رسول الله صلی الله علیه
وسلم و هو فی بیتة فخرج الیها حق
کشف جمعته فزادها کعب
قال لیسک یا رسول الله قال من
دینک هذا او ما الیها شیطان
قال لقد فعلت یا رسول الله
قال ثم فاعضه انقی

و کذا فی باب کلام الخسوم بعضه علی بعض من
الابواب المخصوصات

اعراض دو کس مذکور از اصحاب منی اند منبر کی کعب
ابن مالک دوم از حدیث اولی آن که کی ما بر دینکی
بوده مسجد نبوی صلی الله علیه وسلم بود و کعبی گردان
چون در امشال امی خصوصات و اقسام امی منازعات
تولدا مرخصیست خود حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم
ششده و بعد از آن بود و ششده بخت کعب که صاحب حق
بود از ششده بایر او و اما طائف حق فرموده از ششده

موجود اور شاہزادی سلسلہ اشعریہ و مسلم سر تسلیم و
نیست از تم کرد و اجابت نمود آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بشاہدہ امتحان حق حضرت ابو سعید
امشازہ فرمودند کہ بر خیز و عیدم نماز کن

پس ای قصبہ دایا و گرفتاری کی کہ ای حکم
از حق قسم است و از حق صریحی کہ ای از فضائل
قسم است۔ ہر کس اولی مرتبہ از حق عزایت فرمودہ
اند انجام بخیر خواہ گفت کہ ای حکم مالک نہ نیست۔

مالک بن ہاز ی نیز بہر دانیہ حق حقوق العباد
ی کوششند آن حکم علی الاطلاق حکم عالمی کہ لولی
ولی حقوق العباد و امام بنی ہشتم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پیکر نہ نصرت حق مسلمان بگناہ بداند چنانہی

اصل و ای مشابہت است ہر کس و مالک کی دانہ
کہ ای مطہرہ دوستانہ و ای قلم مریدان و ای اصحاب
مسلمانان بود نہ ہر مالک کہ ای حکم در حق مالک
ہازی و آلودگان مہمیں ہم چاہ است۔ تا بخداوند

جل جلالہ و رسولی مہمیں صلی اللہ علیہ وسلم چہ رسد

پس ای دو قسم حق شدہ سے گوی کہ اور شاہ

فکر ہر یک غلطیہ اذا کان مہمونا

غیر از ہی قسم است و علی و صالحین ای دقیقہ بزرگان

است کہ در قصہ است طاعت و این ہفتہ حق

تفصیل اجمال تفصیل ای اجمال ای است کہ ہم

در شکار آفریدی و ایم داغ و

ای نامہ و داری بردارے اس رضی اللہ عنہ

قال غلام اللہ علی عہد النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقد اصابا رسول

اللہ تعالیٰ فقال النبی صلی اللہ علیہ

صحت کہ چنے نور خرم کو چنے کوشش فرمایا اس کی نکتہ صحت
اور شاہزادی نے کیا تسلیم کیا اور کوشش کیا اور حضرت نے کیا عمل
کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا کیا اور کیا حضرت
ابو سعید کو شاہزادی کا حکم اور ایم داغ و

جب اس نے کہ تم نے یاد کر لی تو یاد کر کہ یہ حکم کس
قسم میں داخل ہے اگر اس سے کہ حضرت نے حکم میں تم نے کس چیز
کے کیا کر یہ حق قسم میں ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نہ بخشنے ہی
ہو تو دل دی ہے و حق ہے کہ اگر کسی ملک نہ حکم میں ہے کہ اگر کسی

چہ کہ اگر ہازی حکم میں حق عہدہ کدو کے کیا کوشش کرتے
ہیں۔ وہ حکم مطلق اللہ تعالیٰ ابو سب مالک کا حکم ہے
وہ بندہ کے مہمیں مہمیں حق کی مہمیں ہشتم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیکر نہ نصرت حق مسلمان کوشش نہ ہو سکتی۔

ہر کس اس کا اصل مشابہت ہے اس سے ہر کس و مالک جاننا
ہے کہ نصف آفرین کی اولیہ کوشش و دوستانہ و ای اصحاب
مسلمانان بود نہ ہر مالک کہ ای حکم در حق مالک
ہازی و آلودگان مہمیں ہم چاہ است۔ تا بخداوند

جل جلالہ و رسولی مہمیں صلی اللہ علیہ وسلم چہ رسد

پس ای دو قسم حق شدہ سے گوی کہ اور شاہ

فکر ہر یک غلطیہ اذا کان مہمونا

غیر از ہی قسم است و علی و صالحین ای دقیقہ بزرگان

است کہ در قصہ است طاعت و این ہفتہ حق

تفصیل اجمال تفصیل ای اجمال ای است کہ ہم

در شکار آفریدی و ایم داغ و

ای نامہ و داری بردارے اس رضی اللہ عنہ

قال غلام اللہ علی عہد النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقد اصابا رسول

اللہ تعالیٰ فقال النبی صلی اللہ علیہ

وَمِنْهُمْ مَنِ اتَّبَعَ اللَّهَ هُوَ الْمُسْتَقِيمُ
الْقَائِمُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْإِنْسَانُ
لَا يَرَىٰ جُودَ اللَّهِ إِلَّا بِمَا يَحْكُمُ
مَنْكَرُ يَطْلُبُ فِي عَمَلِهِ نَجْدًا وَلَا مَالًا

چون سراسر این فرخ را بآب سرور عالم صفا بخشید و مسلم
انسان حلقه نفرمودند که این کار مستلزم مقامی شایسته
و پادشاه صوری و پادشاهان و شاهین و شیران است از آن جهت که فرخ
که به فرزند علی است از شیران بگانه باده کرده و آن که گم
حاکم از فرزند بگانه بگانه اگر فرزند گم می باشد از شیران سر
و فرخ نیز از شیران بگانه بگانه و فرخ نیز از شیران سر
فرخ حفظ می کند باشد که باقی و مشتری فرخ
خواهند یا نخواهند مقدار بسیار کم باشد.

[illegible]

صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منشی بننے کا شرط یہ ہے کہ منشی
کے ہاتھ کا دستخط جلد عرصہ میں نہ بدلتا ہو اور نہ ہلکا ہو
اور نہ بڑھتا ہو اور نہ کمزور ہو اور نہ بے حال ہو
اور نہ بے حیا ہو اور نہ بے وقار ہو اور نہ بے ادب ہو اور نہ بے
عزت ہو اور نہ بے شرف ہو اور نہ بے کرامت ہو اور نہ بے
مقام ہو اور نہ بے منزل ہو اور نہ بے منزلت ہو اور نہ بے منزلت

[illegible]

زیادہ کہ تم میں کہیں سے جو شخص اپنے کھلم کھلا ہو
 وہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن چونکہ تو اس کی طرف سے کسی چیز کو
 اس کی مخالفت نہیں اس کی طرف سے کسی چیز کو مخالفت نہ
 ہوتا کہ صحیح اور غلط کی مخالفت نہ کیا کرتی ہو، لیکن یہ کہ
 غلط یا غلطی سے اس کے خلاف ہو گا، اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ
 آتا ہے تو یہ اس کی مخالفت نہ کرتی ہو، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 اور اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 عدالت کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 جس کی طرف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 میں مخالفت ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا
 اس کی مخالفت ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا، لیکن یہ کہ اس کے خلاف ہو گا

که بگویند. از امام اینچنین اگر بپرسند از سر بی خبری
حدود العرب و جاهل و جاهل اند از بی اجازة ای دانگیا
بزم آمد که گرفته همان دم یکسایه مال می کرد و یک
دانش خبی و قواد قبیله بر رنگ بر صفت و حسنه
و بر کلاه سیم چکان مشاهد که این بیخیهان تسلیم آن پناه
نیست و این طرف قصه از دهان اندازد باز از مسلم
دانا خوب بجزره او است ازای جان و دل بی خبری
مال را بدستار ای بود که گفته شد و بی جانان
و مان را خودی که کانی است که حق را بی مطلق
نیت و در جهاد و غیره پشت دارند و هیچ بند کعبه
مقام و مطلق بر هیچ چیزی اند و هیچ شریک خود نبوده. فغوث
باشد من الزل و الغفل و فساد ای بی یقین
ایمان و جمیع المسلمین این تعجب من طریق
الهی و متکلی من اتباع الشیطان و تسلیم لورواء
لعلی قاتنه خود بیونی و بعد العرب و آخر دعوانا
ای اعد و الله رب العالمین و الصلوة و السلام علی
صالحه و علی خیرین و آله و صحبه اجمعین.

[illegible]

[illegible]

خلاصہ مکتوب ہشتم

تعارف مُرسل مکتوب

صوبہ نوابی مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کا یہ پہلی مکتوبہ ہے جس کے متعلق فقیرِ عالم نے اخبارِ غفران مکتوبہ میں ایک مکتوبہ لکھا تھا۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کا یہ پہلی مکتوبہ ہے جس کے متعلق فقیرِ عالم نے اخبارِ غفران مکتوبہ میں ایک مکتوبہ لکھا تھا۔

مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔

مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔

مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔ مکتوبہ لاہور میں صاحبِ بیاداری کے پہلے مکتوبہ کی تاریخِ تصنیف ۱۲۷۴ھ میں ہے۔

پس کی طاعت میں صحت کو تمام دینی اذیتوں سے
منکر بہت و منکر مجبور و گفت کہ ہر شے میں مجبور
خداوند عبادت و عبادان کی بھل نما ہائی تصدیق و مراد
آں صوفی صاحب آں امر کی ثابت کی شود۔

حبیب، قال فی الفصل العاشر من
القسم الاول من کتاب النبوات

من المطالب العالیہ

الفصل العاشر فی آثار خلق غیر آباء و اولاد
ثم انما مقام ما اذا استدققت انما نعت ال
خلق من قبل ان یخرج من الارض من هذا
کون المذنب عاصدا قال المذنبون ولا لای
الذین ان من هذا المعنی غیر واجب و بدین
علیه وجوب الشهادة الاولى من العدل والحق
من صفة القول بالجهنم و علی ان فی کل جمیع
الاعمال العباد هو الله تعالی فاذا ثبت هذا وجوب
القطع بان خالق کل الا کا فوب و کل الجہالات
هو الله تعالی و اذا لم یستخرج من الله خلق الجہل
والغفلة ابتداء و انما ان لا یستخرج منه فکر کلام
یوجب وقوم التلبوس و الجہل والشبهة فاما
تلقوب العباد کان اولی لان فعل ما قد یفرض
ان الجہل لیس یفرض من فعل الجہل ابتداء

والاینة لاشک فی حصول الجہالات فی تلوق
العباد و فاعل هذا الجہل اما ان یمکن هو
الله ان من یؤمن علی الشق الشافی بر جود ثم
قال فثبت ان خالق کل الجہالات هو الله

ان شہادت میں صحت کو تمام دینی اذیتوں سے
منکر بہت و منکر مجبور و گفت کہ ہر شے میں مجبور
خداوند عبادت و عبادان کی بھل نما ہائی تصدیق و مراد
آں صوفی صاحب آں امر کی ثابت کی شود۔

حبیب، قال فی الفصل العاشر من
القسم الاول من کتاب النبوات

من المطالب العالیہ

دوسری فصل میں خصوص میں ہے کہ جہنم و عبادت کے
ان چیزوں کو صحت میں ہے کہ تعالیٰ کی تصدیق کر دینے کے
تمام نام ہے کہ اس سے علی نبوت کا صانع ہوا و نام کا
ہے و منکر نے کیا ہے کہ جہنم و اس میں صوفی اذیتوں
پر صحت کی غیر صحت ہے کہ اس پر کہ جہنم و اولاد کی
پر صحت ہے کہ کہ وہاں پر بندوں کے جہنم کے کہ وہاں کی
صحت و اولاد کے ہی وہ اس پر جہنم و اولاد کے ہی کہ ان
کے تمام افعال کا فاعل ہی ہے تعالیٰ ہے ہی جب یہ ثابت
ہو گیا تو اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہر جہنم کا تمام ہی جہنم ہو
تمام جہنم ہی ان کا خالق ہی انہ تعالیٰ ہے اور جب انہ تعالیٰ
سے و اولاد اور گواہی کا جہنم میں ہی ان کا خالق ہی ہے کہ
جہنم جہنم کا اس کا خالق ہی کہ وہاں کی گواہی ہی ہے
جو وہاں کی جہنم ہو، جہنم کے دوسری جہنم کا موجب
ہو کہ کہ ہی اصل جہنم کی طرف ان کی کہ جہنم ہی
جہنم ہی ہے ثابت جہنم ہی کے فعل ہے۔

و شہادت میں ہے کہ اس میں شک نہیں کہ جہنم ہی
کے دوسری جہنم ہی کہ اس میں جہنم کا فاعل ہی ہو گا
انہ تعالیٰ ہی کہ اس میں شک کی گواہی ہی ہے کہ وہاں کی
ہی جہنم ہی جہنم ہی کہ ان کی ہی جہنم کا خالق ہی ہے

تو میں نے تعالیٰ کے بندوں کے دوسری جہنم ہی کہ وہاں ہی ہے

مسئلو علی حد الشق

و ما تفت از آن قصد سادس شرح علی حدود
جواب دین از حق استیفاء فرمود۔

و لا یحایان نظیرا معجزة علی ید الکاذب
لا یغریض فریض و ان جاز عقلا بانه علی شون
قدوة الله تعالی فهو مشع عاده معلوم
الاشعة قطعاً حکماً هو حکومنا علی الوعایات
وهذا ما قال القاضی ان افتراض ظهور المعجزة
بالصدق بعد العادیات فاذا عورضا انما انما
عن مجرایها جاز اخلاء المعجزة عن الصدق
و حیث یصل یحوزنا ظهور علی ید الکاذب و اما
بدون یدک فلا استقالة العاد بصدق الکاذب
و اما من قال باستقلاله عقلاً فی التمییز
لاقتضائه ان التصحیح من افتراض الدلالة
علی صدق دعوی التمسالة و اما و کثیر من
المستکفی لان الصدق مدلول لها بمفردة
العاد و افتقار الفعل فلو ظهرت من الکاذب
لزم کونه صادقاً و اذاً و هو محال۔ و اما اثر
بدیة الاحجابه التیمییز بین الصادق و الکاذب
و عدم التفرقة بین السلی و هو
سفه لا یستلزم بالحکیم و ان ذکر
خامساً الجواب عن قولهم ان استقالة
الکذب من اظه انما مثبت من
الشرع۔

تحقیق کذب استیفاء که گوید تو اس شخص کی بنا بر مسلم ہے۔
اور اگر گفتند از آن قصد سادس شرح علی حدود
قصد سادس دین اس اعتراض کا جواب انکار ہے۔

لا یغریض فریض و ان جاز عقلاً بانه علی شون
قدوة الله تعالی فهو مشع عاده معلوم
الاشعة قطعاً حکماً هو حکومنا علی الوعایات
وهذا ما قال القاضی ان افتراض ظهور المعجزة
بالصدق بعد العادیات فاذا عورضا انما انما
عن مجرایها جاز اخلاء المعجزة عن الصدق
و حیث یصل یحوزنا ظهور علی ید الکاذب و اما
بدون یدک فلا استقالة العاد بصدق الکاذب
و اما من قال باستقلاله عقلاً فی التمییز
لاقتضائه ان التصحیح من افتراض الدلالة
علی صدق دعوی التمسالة و اما و کثیر من
المستکفی لان الصدق مدلول لها بمفردة
العاد و افتقار الفعل فلو ظهرت من الکاذب
لزم کونه صادقاً و اذاً و هو محال۔ و اما اثر
بدیة الاحجابه التیمییز بین الصادق و الکاذب
و عدم التفرقة بین السلی و هو
سفه لا یستلزم بالحکیم و ان ذکر
خامساً الجواب عن قولهم ان استقالة
الکذب من اظه انما مثبت من
الشرع۔

لہ نام الاحمد زید و کلمہ آنو کہ بعد از حق متوجه کہ بدیہی حکم کی طرف سے حقانیت کو کہنے پر اس کا نام احمد زید
شخص کو کہہ دینا اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔ اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔
نام کی بدیہی ہے۔ اس کا نام احمد زید ہے۔ اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔ اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔
اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔ اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔ اور اس شخص کو کہہ دینا کہ اس کا نام احمد زید ہے۔

و انری میں اعلیٰ معلوم ملکوتیت . چوب نام بالی
 قلمیت اگر خیر اولیٰ دانید بگوشا اولیٰ مطلق نامو .
 و فی شبہ اسمیہ بگوشا بظاہر و باطنی و مشہور و مخفی
 نام و رسد کہ ہر ایک مستحق مصدکات لغزائے سال
 تصدیق کاتب صحیح علیٰ اردو و فی ان چند اشہات
 ای حق تصدیق کاتب میں کاتب ہادی و مستقیم است .
 ملکیت و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

و چوب نام بالی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

الاولیٰ و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الانتفاع بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 اذ ظہور الخواص علیٰ ایدای انصاف و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و این صیاد و اشہار ہر اقد لفظیہ السنۃ
 و مشہور بہ الواقع و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و مشہور است و اچا و مکتبہ العیاد و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 انتفاع و امتناع عادیہ .

انتفاعی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 ان هذا التعلیق بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 عن حق و الامان و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 بطریق الحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الا تفرق عن حقیقت و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

انتفاعی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

و انری میں اعلیٰ معلوم ملکوتیت . چوب نام بالی
 قلمیت اگر خیر اولیٰ دانید بگوشا اولیٰ مطلق نامو .
 و فی شبہ اسمیہ بگوشا بظاہر و باطنی و مشہور و مخفی
 نام و رسد کہ ہر ایک مستحق مصدکات لغزائے سال
 تصدیق کاتب صحیح علیٰ اردو و فی ان چند اشہات
 ای حق تصدیق کاتب میں کاتب ہادی و مستقیم است .
 ملکیت و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

و چوب نام بالی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الاولیٰ و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الانتفاع بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 اذ ظہور الخواص علیٰ ایدای انصاف و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و این صیاد و اشہار ہر اقد لفظیہ السنۃ
 و مشہور بہ الواقع و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و مشہور است و اچا و مکتبہ العیاد و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 انتفاع و امتناع عادیہ .

انتفاعی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 ان هذا التعلیق بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 عن حق و الامان و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 بطریق الحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الا تفرق عن حقیقت و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

انتفاعی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 ان هذا التعلیق بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 عن حق و الامان و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 بطریق الحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الا تفرق عن حقیقت و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

انتفاعی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا

و چوب نام بالی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الاولیٰ و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الانتفاع بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 اذ ظہور الخواص علیٰ ایدای انصاف و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و این صیاد و اشہار ہر اقد لفظیہ السنۃ
 و مشہور بہ الواقع و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و مشہور است و اچا و مکتبہ العیاد و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 انتفاع و امتناع عادیہ .

و چوب نام بالی و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الاولیٰ و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 الانتفاع بالحق و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 اذ ظہور الخواص علیٰ ایدای انصاف و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و این صیاد و اشہار ہر اقد لفظیہ السنۃ
 و مشہور بہ الواقع و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 و مشہور است و اچا و مکتبہ العیاد و فی حقیقت و فی شبہ اسمیہ بگوشا
 انتفاع و امتناع عادیہ .

ولكننا سمعنا من جماعة الخوفا انهم سمعنا
من اقوام اخريين وعلى هذا الترتيب
بل ان اصل هذا الخبر باقوام زعموا
انهم بشاهد وهذه المعجزات ونحن
لا نسلوا من مثل هذا الخبر بقيد اليقين
انما والذي يدل عليه وجوه الشبهة
الاول من الخبر المتواتر حاصل في مور كثيرة
مع انكم تحكمون بكونها كذا او ذاك
فيكون المتواتر مفيداً للعقل ان ذكر
عشرة الاذهيب من اليهود والنصارى
والمتنزل والروافض التي تحقق فيها تواتر
هو لا مع كونها الاذهيب البتة. فاما قول
اليهود عن موسى انه قال ان شرابي باقوة
وانما لا تصير منسوخة ومنها خبر اليهود
ان التوراة انزل على عيسى من السما نزلت على
موسى.

پس تو جوابی که از جانب من می آید خود
تو نیز باید که بدانی و در جواب من که
و اما در گفتار من از من خود
و من که از من خود

قد ج بعض المستكرين للثبوت في العجزات
بأنها على قدر من شبرها لا تثبت على العاصمين
ومن أقوى طرق فعلها المتواتر وهو لا يفيد
اليقين لأن جوانب الكذب على كل أحد يوجب
جوازاً على الكل لكونه نفس الواحد ذاته
لما زادوا المتواتر خسر الواحد لأن لكل

خود نہیں دیکھی تھیں۔ ہم نے ایک بات سے انکا جنوں شکلا
کہ پہلے ہماری قوموں سے ملنا ہوا اور اسے قریب سے پہچ
جاتے تھے انکا ہوا کہ انہیں قوم کو سمجھنے پہنکے جنوں نے
کہا کہ جنوں نے بہت دیکھے ہیں اور تم نہیں جانتے کہ
اس میں ہرگز کس چیز کے لئے ضرورت ہے یہی ہے کہ اس دم
تجربہ و دولت کرتی ہو اسکا طریقہ ہے۔

پہلا شعبہ | پہلا شعبہ ہے کہ ستر اور تیر ہی ہیں جس سے
 صورتوں میں حاصل ہوتی ہیں اس کے بارہ رقم اس کے صحیفہ
 ہر نے ان کو چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 ہے کہ اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 کی بات سے یہ کہ اس کا شمار اس کے داخل یعنی اس کا شمار
 ہادی نے اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 ہر ہے کہ اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 یہودیوں کا قول ہے کہ اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 تیری شریعت قائم ہے کہ اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 ہر ہے کہ اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار
 ہر ہے کہ اس کے چھ سو اسی ہزار کے داخل یعنی اس کا شمار

[illegible]

حققة يفرض عدد التوافيق نقصان
واحد منه ان بقيت مفيدة للبحث
وهكذا ان الواحد فقط هو ان لويج
كان مفيد هو ذلك الواحد الزائد
ولانه غير مضبوط بعدد من نابطه
عصول القلي ذاتات البقيين به
يكون دوناً.

در بابهای پیرامون نیاید و در هر دو ادعا
ضرورت انکار ضرورت حقیقت قال بعدی

من المتواترات بعد إلقاء النظر على
ما اوردناه فيها بما ذكره مع انه ظهر
الاستفهام لا يستحق الجواب

امام نوروز۔ جیت کمال

ابن كوتب المجرى بالث والمترادفات والمترادفات
من قبيل الضم والفتحة والفتح والفتح والفتح
فصله الا ما في المخلص لا يشتمل كل منها
على ملاحظة قاسم محلي.

و ان تقياس عقلی این است که بعد از سطر ی چند آن را
ذکر نموده حیثیت تعالی

فانه لا يبدفه من حصول هذا الشيء
اعداً لما ان هو اوجع كثره والاشياء اقلها
لا يجمع على الكذب جامع

[illegible]

اور اس کے بولیں سن کر وہ کہتی نہیں کیا اور
میرے دھڑکنے سے اس کی آنکھیں پانی سے لگی ہوئی تھیں۔

خود بخود پیدا ہوئے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص تھا
اسی نے کہا کہ اگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ میں نے
نہیں حاصل کر سکتا ہوں کہ وہ اس شخص سے

اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ کو یہ سچا ہے کہ
اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ کو یہ سچا ہے کہ

سیرات و اخلاقیات و حدیث و انبیاء و ائمه و اولاد علی و سید
و کتب و احکام و فروع و مسائل و فقه و اصول و کلام
و تفسیر و لغت و تاریخ و جغرافیہ و طب و ہنر و شاعری و غیرہ۔

اور وہ قیاسی فکری ہے جس میں کوئی شرط کے
بغیر اس کے لیے اور اس طرح نہیں ہے۔

۱- این دو کتاب در مورد تاریخ و جغرافیه است.
 ۲- این دو کتاب در مورد تاریخ و جغرافیه است.
 ۳- این دو کتاب در مورد تاریخ و جغرافیه است.

له در سقراط و ارسطو و افلاطون و فیلسوفان دیگر این که پروردگار دانا و حکیم است خداوند بخشنده و مهربان و پادشاه عالمین و خالق کائنات و تبارک و تعالی است و اینها همه از صفاتی حق تعالی است که در قرآن مجید آمده است.

[illegible]

ابو راسمہ کی عمر تیس سال تھی کہ کوثر سے کسی بچے کا عقد بقیع ہوا جس کی طرف سے وہاں تھے جیسے کہ وہ بچہ بچہ کی
 قاتل کے ساتھ چلا آج بھی مقتول جوہر نصاریٰ اور بچہ کا کئی اہل کوثر کے ساتھ چلا آج بھی جوہر و اسامہ کی طرف سے فرق
 اور خدیجی کے پاس سے جوت لکھی جی میں کوثر سے بڑے مجرم کا قیامت کہ وہ کوثر سے ثابت ہونے کے ساتھ بقیع کا نشانہ
 بننے کی کئی دوسرے گروہوں کے لئے اسامہ کی طرف سے جوہر و نصاریٰ کی قاتل کی جی کوثر سے تھے ۔

[illegible]

[illegible]

مفتوح و جواب کی کتاب
مولانا محمد حسین بیگانی
ایضاً دوسری کتاب
ایضاً دوسری کتاب

[illegible]

مولا محمد حسین بن ابی بکر
کے خط کا جواب موصول
اقام متفقہ اسٹیجیٹو کمیٹی
پاک متفقہ ۱۹۵۷ء میں متفقہ طور پر

[illegible]

خود گویند و در اتحاد تقاضی، زیرا که اجتماع مستلزم
از اتحاد است و از اتحاد مستلزم اجتماع یعنی اصل یس
است که اگر چه باشد آن باشد و اگر آن باشد این باشد
یعنی اگر این باشد آن باشد و اگر آن باشد این باشد
فدای دوست اگر اتحاد است همان با نفس تیره در اتحاد
ست از اتحاد حلقه شود چنانچه به جهت آنکه اگر اتحاد
از اجتماع تقاضی گویند باید است چه بدین معنی چنان که
در تفسیر بود همان بدین معنی بود و دوست با بدین معنی
بالاتر تصور می است و در پیش نیست که اتحاد از تمام
عزیز تر است و محبت از اینها نیست بود و در محراب طاعت
آن چنانچه می دانند که طریقه تفسیر باشد و آنهم در اجتماع
و پیوسته است که چون یکدیگر نیست در غیر آن، اگر محبت یا
ایمان است یا طاعت، از هر گوی و در اصل از هم باشد چنانکه
مؤمنان و کمال پیروان و مومنان باشند و تفسیر فیض
و گوی و در اصل از هم چنانکه محراب طاعت و محراب
حق از اینهاست حیوان و ایمان از اینهاست بر محراب طاعت
تفسیر از اینهاست حیوان و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان
و گوی و در طاعت و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان
ای چنانچه در محراب طاعت و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان
چنانچه در محراب طاعت و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان
بود از اینهاست حیوان و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان
غیر از اینهاست حیوان و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان
و اینهاست حیوان و ایمان از اینهاست حیوان و ایمان

قائمی در تمام دولت و امور ملی در مرتبه حقیقت خود است و
از مصلحت و نه از خودی است. اندکی صورتی خود را می بیند

[illegible][illegible]

[illegible]

فرض چنان که در مصلحت آن شخص ترکیب باشد این را چنانکه
باشد و ظاهر است که اشکال بسیار در حق خود و زواید و زایل
ست که در ترکیب نیست از اجزای بود و باید حاصل این بود
تقسیم به دو اصل اولی است و چون باقی بر قسم اطراف
نسبت منوره و زایل می باشد اگر کسی را در این قسم اطراف
زیر این کشیده یا نگردد باید بداند که این را به نسبت منوره
سلبی می باشد و چنانچه در صورتی که تقصیر و دیگر باشد
نموده اند و از تقصیر بود چنان که در مصلحت اولی تمام بود. خواه
باز تمام چنان که در دو قسم باقی باشد. خط از تقصیر و بعد
نمی آید اگر موقوفه را از اصل را از خط از لا استند و یکی را
چنان که از خط که در وقت منوره و زایل می باشد و سلبی
نموده چنانکه خود را می بیند یا منوره است که نسبت به چنان که می بیند
نسبت می باشد و از تقصیر است که از تقصیر لازم آید

[illegible][illegible]

[illegible]

پایله هر چه ای جا است کجس هم ای جا است - ای
بره نشنات تا عری تختی دایر مویس ده دایره دایر مطایق
ای دوی مویس کس وقت ده - اگر فرقی است ای پنیست
کرگه دایر پاک کوز - لکته ایست پیخه یک کون گنایند
ایز چاک دایر دایر مویس نصب کرده دایر گنایند - دوی ایست
مویس کس مویس یک دایر مویس شونده دایر مویس مویس
پنیستند که ای جا ای مویس مویس دایر چاک مویس
باشنده دایر مویس حرکت تیره که ده دایر گنایند دایر دایر
کری ای ای حرکت ده دایر مویس مویس دایر مویس
دایر دایر مویس مویس مویس مویس مویس مویس
مویس مویس مویس مویس مویس مویس مویس مویس
مویس مویس مویس مویس مویس مویس مویس مویس
دایر دایر مویس مویس مویس مویس مویس مویس مویس

پہاں الی تہ پہنچو یہ قدم مسلم وحدت و یکسانیت
کافی است اگر از قویہ دین تعصب سکت روزم و روزیہ
و کیفیت سخن آں درم غریب ہو و چہ کسی وقت آں و
فرمود ہو خدا کی یاد آں کوریا قرآن آں بر جیت طاعت
تشریفات قویہ عربی فی جہد حاصل تصدیق ہم ایک کائنات
حالات آں دس عالم و انکشاف من مباح آں پیش از قیامت

[illegible]

باہر کے اس دنیا میں پیدا ہوا ہے کہ اس
 قریب رحمت و پند میں رہے۔ اس میں جو کچھ میں نے
 لکھا ہے اس میں اس دنیا میں اس کے کسی فیاضی سے نہ ہوں
 اتنا کہ اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 ایک ہوتے ہیں۔ اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 گواہی اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 رحمت و پند میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 چاہے اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 خوشی کے اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 ان کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 اور اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 ان کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 چاہے اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے

[illegible]

[illegible][illegible]

تبدیل و تغیر کی جگہ پر اگر اس تبدل از رخ ہوا ہے
یعنی ایسی تغیر و تبدل جنس بتل داخل شود۔ کہ اسباب
کی جملہ قابل ہاں ہے۔

مفسر کمالی است که در این کتاب و بیست و یک کتاب دیگر از خود
در هر کتابی که در این کتاب فیض خود از علم خود را می‌نویسد
نظایری به این که در هر کتابی که در این کتاب می‌نویسد
که در این کتاب می‌نویسد

مثال | دای جان ماند کز نفس نکاتی ساخته و از هر
پای تو | طرف جان و دل

[illegible]

کمال وقت است که از قیام بی نظمی کتب بهر حال
در کتابخانه است.

فردی که در این کتاب آمده است

[illegible]

انچه كه بر آن كوفت خواندند عفت كه كمال در آن است
 و كمال در آن است و كمال در آن است و كمال در آن است
 و كمال در آن است و كمال در آن است و كمال در آن است
 و كمال در آن است و كمال در آن است و كمال در آن است

مثال | اسی طرح کہ ایک شخص نے ایک گناہ کیا

[illegible]

مجلسه اول

[illegible]

فرمان محمد مصطفا بنده خداوند است و هر کسی که
عیب و صدمه داشته و آن را از دست هر یک از دو طرف جدا
می کند و بر سر آن خطی آید و در آن خطی که از هر دو
جانب آن می خورد آن وقت حکم
دادند که هر کس شوقی تو را از این جهت نیاید که
بجست آن کند این را از هر دو طرفی از هر کس که بداند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

(۱) اگر کسی کو تمام مہلک و مفسدات کا جنہ و جنہ سے دل و عمل و فکر
 و جوی سے ہر دور و ہر حال میں ایک لنگر لگا رہے ہو تو وہ
 نہیں بگاڑ سکتا کہ کچھ کے لئے نہیں ہے نہ اس کا بگاڑ و خرابی کے
 قائل ہے نہ اس کے لئے اس میں ہر دور و ہر حال میں ایک
 شہید و شہداء کے لئے ہے نہ اس کے لئے اس میں ہر دور و ہر حال
 میں ہر دور و ہر حال میں ایک لنگر لگا رہے ہو تو وہ

این تمام حقیقت است. اما چون بعضی عقلی ندیده و ندانند که کلمات معنای
امری را حقیقت نمیدانند، اگر موصوفی را حق را بگوید و او را این را
بگوید که ما را بهایت نمیدانند و از کلمات حقیقت است. تندی و سرشتی و هم
اگر بجزای می مردم آن را حقیقت تمام نمیدانند و از حقیقت
نمیفهمند. پس برای عقلی بهایست ما باید دید که هر چه
توحید و کواثر را باید داشت و در هر نظر متشکک را باید چنانست
و هیچ کس جزای متشکک را از این وجه و این وجهی بودید و
اقتناع به متشکک را پذیر برود است. اگر فرق است پس است
که یکی را داخل و احاطه تقدست است. و آن کسی است
که آن را

تفصیل از حال و فعل در
ایران قدرت و خلق از قدرت

[illegible]

ایستاد از منطق چه است ایستاد از تاریخ فلسفه کمال وقت
ایستاد از طب و دگر چه طبعی هم نام و نه به او نشان از هر چه است

[illegible][illegible]

الاحاطہ جہالت کے ابتداء میں پیدا کرنے سے اس کے پیرا کرنے کی بجائے شہر و صوم میں اس کے انہی کے جہت و افکار

[illegible]

تفصیل حال
تفصیل حال

[illegible][illegible]

تفصیل حال | اس اجمل کو تفصیل یہ چکا خودی
خداوند مخلص کو مخلص جس کا نام خداوند

[illegible]

کا موجب ہے۔ بعد ازاں اس کے نفوذ میں کسی لاکھ میں کا قصیر
کا کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس تو چھٹا
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں
حقائق کے ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
تو اس تصور کو تصور کیا جائے کہ اس کی سب سے بڑی اور نہایت
بلندی پر نہایت کے تصور کے شریک کیجئے۔ اس کی
نوجوہی پر یہ کہ ہائے سوس ہائے

اب مسئلہ ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں

فقیہانہ اکتسابی اکتسابی اکتسابی

پر نظر آتی ہے۔ ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں
حقائق کے ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
تو اس تصور کو تصور کیا جائے کہ اس کی سب سے بڑی اور نہایت
بلندی پر نہایت کے تصور کے شریک کیجئے۔ اس کی
نوجوہی پر یہ کہ ہائے سوس ہائے

کئی ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں

ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں
حقائق کے ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
تو اس تصور کو تصور کیا جائے کہ اس کی سب سے بڑی اور نہایت
بلندی پر نہایت کے تصور کے شریک کیجئے۔ اس کی
نوجوہی پر یہ کہ ہائے سوس ہائے

کئی ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں
حقائق کے ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
تو اس تصور کو تصور کیا جائے کہ اس کی سب سے بڑی اور نہایت
بلندی پر نہایت کے تصور کے شریک کیجئے۔ اس کی
نوجوہی پر یہ کہ ہائے سوس ہائے

فقیہانہ اکتسابی اکتسابی اکتسابی

پر نظر آتی ہے۔ ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں
حقائق کے ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
تو اس تصور کو تصور کیا جائے کہ اس کی سب سے بڑی اور نہایت
بلندی پر نہایت کے تصور کے شریک کیجئے۔ اس کی
نوجوہی پر یہ کہ ہائے سوس ہائے

کئی ہائے سوس ہائے میں حدیث و احادیث کے درجہ
جہات کے کہ ایک چھٹی میں دو سو ایک سو و نو ہزار ایک سو چالیس
تیسویں کے بعد کہ ہائے سوس ہائے اگر کوئی نہایت صحت
و عینیت کے تصور کیجئے۔ ... یہم صریح ہے۔ یہ سیکڑوں

و کا فران جہاں جہاں آید۔ و از زمین با من گریه و
بناخ مسدود و کذب و علم و عقل نقل میں نیوایا چلند
آید۔ و از زمین و شرف و عزت و قوتی او از یک چیزند
و از آید۔ لیکن اگر خود اسی صفات و سیرت را اختیار
نمایند مورد مذم و عار شرف و این حمید و تسبیح
و تسمائی حق با سمیت علامت و یکدیگر فرمودند نام اسلام
بر هر دست گذران شانه بر یک وقت نهد کرد۔ و از ظاهر
است که تصدیق کذب و دعوی صدق او نیز یکسان
و افزاد و کذب است۔ مثلاً فرض کن که نزدیک خدی
گفت۔ اگر مراد تصدیق او بر خاست و گفت که زید
داست (مراد و این حق) او صحیح و درست است و اگر
بدان عقل داشت باشد اگر از حقیقت مانی که است
چنان حال خواهد گفت که مراد صدق ہے گوید۔ چنان حال
بزرگ حدیث کسر راست ہے گوید یا صدق، قضیه
و است یا قضیه یا احتمال صدق و کذب چنان علامت
که دیکم اگر مراد قضیه۔ چنان حال با چندان بصق و کذب
و حق توں کرد که کائنات و دیگر اقوال ماضی و تکریم
و این شده باشد که تصدیق کاذب بقول پیشانی جعل
مستلزم کتب مصدق است۔ چہ بر ہم و اوقات بر سخن
قضیه کن چنان ما قضیه کند تجویس افغانیست۔

امام رازی صاحب جوده | و رازی با است آن که
امام رازی با قدری علم
با جواب از عقوبات که از حدیث

الغرض بل انما تصان مصلحت خلق برکت و کثرت
نعم و کثرت و درج و لایم مستلزم هیچ دلم و حق و عتاج
نی تواند شد. تصان مصلحت به شی مستلزم تصان

[illegible]

مجززہ کیلئے قرآن مجید کی مصلحت

انگریزوں نے انھیں غلامی کے لیے غاصب قرار دیا۔ گفتہ
 فتنہ کا پتہ اور دوسری تاریخ کی تحقیق کا حق کے لیے میں کسی
 بڑی کوششوں میں نہیں رہا کسی منت سے مدد کا حق غلاموں

فصل اول در علوم و معارف است که در این بخش از کتاب، به بیان کلیات و مبانی علوم و معارف پرداخته شده است. این بخش شامل مباحثی نظیر فلسفه، منطق، و اصول فقه است. در ادامه، به بیان تفصیل در مورد هر یک از این علوم و معارف پرداخته شده است. این بخش از کتاب، به بیان تفصیل در مورد هر یک از این علوم و معارف پرداخته شده است. این بخش از کتاب، به بیان تفصیل در مورد هر یک از این علوم و معارف پرداخته شده است.

مثال آفتاب پنهان شود به تخریب در حق مبطون و قادی
چرخ گردان شود در بیست حیثیت خود
افراد عرفت آمد. با مرتبه تصافات ذاتی و لوازم آن
از جا افتاد و قسم در بر داد. و در بی طوفان گردید و در
آفتاب رسید اما تخریب و تفتیش و تخریب و تفتیشات که
بجستند و مشکل می یافتند و ممانعت نمودند و در بیست
فان نفس را حق شود و بیست از بی عرفت است. آفتاب
کفای تخریب است از بی گردانگی بر تر است. گویند
از نور افشا نیل و تفتیش آمد. بیکی چنان که تصافات
طوری مستلزم تصافات غالی نیست از بی تخریب و تفتیش
سریع است و باشد. خصوصاً و تفتیش تصافات غالی
که من باشد که تصافات غالی باشد و تفتیش موجب من باشد
شود پس تصافات غالی تصافات غالی تفتیش بود و موجب من
و عوم من می شود. و بیکی و در دنیا هر است و تفتیش
مزدوم و دستم از بی آفتاب و صورت من غالی و تفتیش
نیست تا احتمال مخالفت و دست تفتیش در من بیند و تفتیش
باشد. بحر اگر غالی من برگشتند و سزا و فصل نمود
باشد.

[illegible][illegible]

آنگاه در وقت ادای تعاقب و در آن لحظه که این میسران نه
 اگر از پیر، انگشت و ده خنجرند حاصل نام آن که باشد که
 میباید انگشت نیست و در آن میسرانیت خود و بعد هم
 نه باشد چه مردم حاصل و لازم و وقت به مردم طاعت
 و مردم و افغان و دارد که حکم آن میسرانیت است این است
 حال صدق و کتاب میسرانیت.

صفت و کتب عالی اخباری | دهم صدق و کتب
حقانیه ای باشد
بنا بر این جا بر اینست. چه عدم صفت و درستی آید. بلکه
صفت و کتب اخباری کتب از کتب اشد از حدت و حدت
کتب نیز که حدت برانند صدق نیست خواهد شد. لیکن
چون فکر را قوی گردانند و عقل حق شناس را در پیاده
نشانند و در پیگردنند و در پی جانیر برسان نشان
نظر آید که حدت کتب فی الصلح بود.

تفصیل اجمال | تفصیل میں اجمال یعنی کتب قدسہ
وہابیہ کے مستند حضرت و دیگرین است و انہیں وجہ حق
عارض مال حشود و در حقیقہ نظر فی حقیقت کس حشود
نیز و کیفیت و اولت انہا پر مانی جاسکتی است کہ انہا
انہر سادہ باشند۔ و انہی جا است کہ گوید صاحب کمال
حضرت حضرت بدین الہدایہ ان فی جہد ان۔ جس
کہ گوید۔ چنانچہ ہمارے کام آئے ہوئے ہوئے ہوئے
ہے۔ ایسے ہی کتب قدسہ کی کتب علی است بلکہ

در عرض عموم مسلم چنانچه کسی که از این کتاب بخواند و در حق
 صاحب آن که در این کتاب است شهادت کند که او را در حق خود
 که به او انکشتن شده بود و بعد از این شهادت خود را در حق
 آن که انکشتن کرده بود از حق خود عزل کند و در حق او
 عفو کند و در حق او انکشتن نکند و در حق او انکشتن نکند
 و در حق او انکشتن نکند و در حق او انکشتن نکند

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

عاجت چینی و چین تحت عنوان داکتر و مفتیان و کلمه کمال
 شخص جلیل غیر در محفل واقع شد و چون چنانچه بعد
 عِدَّتِ الْفُتُوْطِیْنِ
 وَ عِدَّتِ الْفُتُوْطِیْنِ وَ اَیَّتِ
 وَ اَللّٰهُ لَا یُعْذِرُ عَنْ الْقُوْمِ الْفَاسِقِیْنَ
 وَ اَللّٰهُ لَا یُعْذِرُ عَنْ الْقُوْمِ الْفَاسِقِیْنَ
 نیز بر آن مقام مرتبه افتاد و بعد از آنکه فرموده شد که
 عرض چنانکه بر این امر حق و حقیقت است
 همچنین در محفل است و باقی آن بعد از این که
 مامورین و اهل حق است و بعد از این که
 افتاد است. اگر چه که هر حالت آتش در محفل و
 و بعد از دیگر سخن که در محفل است و بعد از این که
 قاضی بر مسلم است و این جایز هر که خواهد و بعد از این که
 افتاد و بعد از دیگر سخن که در محفل است و بعد از این که
 افتاد و بعد از این که در محفل است و بعد از این که

قری جنگی و زفر و قلع و قمع و غزای را مقرب ساخته
و از چنین برهمنانی که ایامی و در کفر طریح است خبیله
طیلم مسلم و در سلسله شیعیانی و انسانی اخلاصت اند
اندری صورت خلقی بسیار و کفر و مسلم و جیل و صدق
و کذب است و از این در مرتبه تک و در خلق جدا که در صورت
برسته بگریزان خلق ذرات این ملک است و در تب
نمود این برده خات و این ذرات مشد و باز این ملک
استغاثات بسیار که از این جانی که در میان برهمنانی
است و بسیار معلوم از طبیعت ایام و کفر و شوق
نمودن و خداوندی باشد که می از خلق ذرات بنگار
است و میا است که بر چنین خلق خود است و در

[illegible][illegible]

فردا صبح بکره‌ی یک بزرگش نفی رسانیده شود و حقش ثابت
و حق نیز از آنجا هم دست.

فرمان دینی است که یک دولت هر چه در امری است تا در
سیرامی عرض احقر تا آن دولت پیدا شود و کجاست ضرورتی
نیوزاد حرکتی است که در این است و در این است که
شما به حق گویند که این دولت در این است و در این است
و این است که این دولت در این است و در این است
است که این دولت در این است و در این است
تسلط بر حقیقتی که این است

بی اشتداد و اغصیر فرمود. و در تقدم و الاخراس بر صفت
 غضب که هم مذکور از پیش گوی است و اوست خود و
 قایم است که در بی محاملی بی تقدم و تاخر و
 بی تقدم هم در تاخر زمان است که آید در تقدم
 و تاخر مکان چنانچه قایم است و چنانچه تقدم و
 تاخر با شرف و تاثیر بی هیچ اساسی نیست که بی تمام وقت
 واجب در اختیار و ترک و بد و قبل و بعد و بی هرگاه
 در دستگیران و کوی مشافهه تقدم با شرف دیدن آنها بکوی
 گرفته و هرگاه که از آن بیخیزد آن صاحب خانه و اظهار
 است که بی بد و قبل و بعد چنانچه در صفات که صفات او
 تعالی بر مظهر و بر گزیده اند که بی هم در صفات
 که بی تقدم و تاخر و بی گزیده چنان که در صفات
 مشعل و در صفات و احوال مشافهه با بد و بعد و تاخر آید -
 جهت بی بیعت بکوی بی نشین و بی بیعت صفات تقدم
 ماضی و حاکم هم در تعالی و در ماضی و تاخر و در صفات
 صفات و بی شرف و بی صفات و در صفات و در صفات

تو ای که چشمت خفته بر آنکه ز منم غافلست و تو را که گشت
صفتی از این عالم کجاست که بیدار است از آنکه خواب است چه کاره
سوزد به آتش که در دهنش جگر میخورد و آب شیرین روی
کف دست او میخورد.

[illegible]

چند چمن خاں پر چھوڑا، ان کا حرفت کی وجہ سے کہہ دم دیا کہ
تھے گھر میں ہر ایک کو ان میں سے ایک کو قسم دے دوں تو میری نصیحت کا ان کا
لہو ریزہ قہقہے میں گھس گیا کہ اس سے پہلے ہی کہیں کہیں کو اگر کسی کے جہان میں
میں سے نصیحت کے احساں سے نرا وہ قدم دیکھ، اس کو
تو کسی نے نہ دیا تھا، میں کہیں کہیں سے کھڑے کھڑے ان کو انکار کر دیا۔
اور خاں پر چھوڑ کر میں نے وہ قدم قہقہے میں سے چھوڑ دیے، کہ جس
تھا کہ ان کو ہم سے متعلق نہیں ہے، وہ نہیں ہے، لیکن میں چاہتا
ہوں کہ کہہ دے کہ ان کی بات میں ہے، اور ان کی صفات نہ ان کی
قدم ان کے جہان میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی
صفات ان کے جہان میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی
نصیحت ان کے جہان میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی
نصیحت ان کے جہان میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی
نصیحت ان کے جہان میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی نصیحت میں نہ ان کی

صورتی نیست از خلقی که دست به دست می‌دهد و دست
وقت بی آن می‌دهد. این و مسلم فرقی ازین واسطه
فی الشبهه و عدم هر است که این جمله صدای از اذن
تکلیف بیک حال و یک مثال باشند. احتمال نکال نیست
مما لکن صدای از عقل است. این از غیر و گفتن از عقل
سبب و اندک آن باشد از آنچه است و توضیح است که
باشد. از آنکه است به بد.

با محسوسات همسر از مسائل خود مطلع نمائی کرد و
مسئله را از علت خود خلقت و تحقیق غفلت و نظریه و
خلیقت و علت خود برود و خبر دست و پائی که بی
فکرت و دانش و آگاهی و تجربه است در اول وقت بی فکرت
مربایان ترجیح می دهند و در شایع مزاج کابلیت مزاج آید -
مشاوران و مشاوران حق مستعد می باشد و می تواند
و طبع و ادراک و فکر و حس و نظر و دست و پائی می باشد
و ادراک و حس و فکر و ادراک و حس و نظر و دست و پائی
و ادراک و حس و فکر و ادراک و حس و نظر و دست و پائی
و ادراک و حس و فکر و ادراک و حس و نظر و دست و پائی

[illegible]

فرض گوییم دست بر طرف موجب غلبه بودگی
 می گردد. آن طرف به آن شخص یکبار شش و یکبار
 از او شش تمام می آید و در این چنین گوییم چنان تبلیغ

[illegible]

اہل حق سے کہ اگرچہ سلاطین و عجب و شہر کی کچھ اور سلاطین
 کی حالت سے جاوے تو غلط فہمی ہو سکتی ہے یہ غلط فہمی جو
 دولت کے اثر کی بجائیے ہر دین کی تائید و جہد کی کوشش ہے جو
 ہر کام میں کیجئے غیور و شہیدانہ قربانیاں دیں تو قوم باطنی
 ترقی کا سبب بن سکتا ہے۔ ہر قوم کی غیور و شہیدانہ قربانیاں
 ہوتی ہیں۔ پہلی کی مثال انڈیا کے گاندھی جی کا قہر ہے۔ دوسری
 قیام و مدافعت کا۔ ان کے بعد دست مبارک کی کئی چیزیں
 کے تمام جسم کی جھلکیں ہیں۔ ان کے ہاتھ ہائی جیو کی حالت کے
 ہاتھ سے جھٹکا دینا ہے۔ ان کے ہاتھ سے جھٹکا دینا ہے۔ ان کے
 ہاتھ سے جھٹکا دینا ہے۔ ان کے ہاتھ سے جھٹکا دینا ہے۔

[illegible]

باز آید شود. و اگر با غرض نفسی بجز کمالی مغز است
 بخواهد رسید چه رسید. یک حکم در این است که اگر غرض
 خارج گردد چه گردد و هر آن نفس را بقصد آن آزار
 دارا بخواهند آن نیست یک طرف با حق بلند و
 یک طرف با غرض نیست ترا به رسید
 می تواند غرض غرض و رسید آنرا باشد
 باشد به تسلیم انکشاف حسن و محج و در قدرت
 درم تقوا از طبیعت از هر کس آن آید که از عقل
 جدا غایت آن است حال نفس و غرض کتب خداوندی
 نیست از او غایت نمی آید بآن ماند و هر آن که
 اگر نفس غرض آدم بآن کتب گردد غرض باری
 محب از غرض در حق شخص اگر در و نیست نهاده
 باشند

بر مصلحت نیست که در بقدر مصلحت و مخالف بر یک
 زبان اندر نگشاید و آنکه در مصلحت ای که در قیاس با مصلحت
 چنان قوی و صریح در برهانند اگر صریح تر و قوی تر آنها
 است پس باید مصلحت باشد در مصلحت مگر آن غیر مصلحت
 مفروض نیست مگر آن شخص گیرا باشد حال او نیست
 که او پس باید مصلحت و قوی و مصلحت آنها یکی یافت
 پس تا آن اگر غرضش نظیر آید پس باید مصلحت باشد
 خارج از آن مصلحت مگر آن که مصلحت و غیره قوی باشد اما
 مصلحت که در مصلحت است ای قوی در مصلحت است
 اما ای آنکه آنرا مصلحت و مصلحت است اما آنرا مصلحت
 در مصلحت نیست مگر آنکه مصلحت است

یہاں علیؑ کی خبر مذکورہ اسی است کہ اطلاق و رسوم

[illegible]

جواب شنبہ | اس کا جواب یہ ہے کہ آپ اپنی ہوتی ہوئی
سہولت کو ایک نیا ہی کی نظر سے دیکھ کر دیکھ کر
ہر نوع کی لذت و راحت کا قصد نہیں ہی کرنا چاہئے کہ کوئی
چھوٹا پنہ نہ دیکھ کر اگر کوئی مسکن کو چھوٹا نہ دیکھ کر
تو یہ باطن پر ہوگا کہ اگر لذت و راحت کو غرض سے غرض سے
موجود نہ کر لیں تو شکل ہوگی۔ اس کا حال یہ ہے کہ وہ انسان جو
ان کے لذت و راحت کی پاداش میں غرض سے غرض سے اگر کوئی
خلیقت نہیں کرتے تو اس کے جسم کے جسم سے جو کچھ اس کے جسم
سے دیکھ کر اس کو غرض سے غرض سے اس کے جسم کے جسم سے غرض سے
نہ اس کو لذت و راحت کا غرض سے غرض سے ہے۔ یہی
اس کے جسم سے غرض سے غرض سے اس کے جسم سے غرض سے
وہ اس کے جسم سے غرض سے غرض سے ہے۔

جسٹس محمد رفیع، جسٹس ایف ایچ بی، جسٹس ایف ایچ بی، جسٹس ایف ایچ بی

باشند. چنانچه هر است خصوصاً ماضی فيه
الحق کذب باری تعالی نسبت مخلوقات ناهم است که
صفت جناب باری است نه جزایا و صفت مخلوقات
است پس است که صفت بهایش نیز میانی و تفصل بود مگر
در تهاشی مخلوقات و زمانی که کلمات کلامی نیست. نظر
بر روی در تهاشی کذب او تعالی نیز نسبت مخلوقات
چه گفتند باشد. باری اند که کذب او تعالی در مخلوقات
آن جسمه شر است نه غیر چه زمانی و بی باشند
یا در بی اگر مخلوقات بر عالمهای باری است جسمه
محتاج است به تهاشی باشند گفتار و در بی جسمه زمانی
و در بی هستند. و آنچه گفتند و در بی نسبت مندانند
عالم که باز است آن بطوری ممکن نیست پس از
خدا حق و راستی بر یک است و میسر و بی فهم از
کلام. اگر خدا حق است و خداوند تعالی در بی اختیار
فرمودند و آن صریح مشهور و منی پس علم اعطاء
و اعفاء هر چه میگوید و در بی فرموده این در بی تهاشی
شد و بی اختیار از دلایات و در بی است. و
چنانکه مخلوقات در بی اند که در بی است و در بی
اند که در بی است. آنکه در بی است و در بی است
مستفید که با عرض از آن می نایند و در بی است و در بی
مستفید این مشهور و در بی است و در بی است
و در بی است

اقتصادی انقلاب آتی است و مردمی شدن سرمایه داری
یعنی ستمات و دزدی است. اگر ملت و مردم را
توجه نگردد، کارهای امروز و فردا بی فایده می گردد.

[illegible]

تجربہ کے لئے ان کے لئے ایک خاص مقام ہے۔
 وہاں ان کے لئے ایک خاص مقام ہے۔
 کہ ان کے لئے ایک خاص مقام ہے۔

دس تصور نیست و صفا حق توحیف نه اچان قلیاس
ست که احتیاط سیان نداد و دوی صحت فردی
فرافرو افروفتند که کشتاد و دایم به شود

اکنون چنان بود که در حق که غیر حق و دلی نه صبر
در یک نوع عظیم موجب صحت بود که آن نوع توان
شد و شرف و دلی نه صبر چنان : موجب نازیبانی
خواهد شد.

تفصیل اجمال | تفصیل این اجمال بیان است
که مصداق من حرکت است و اجمال
غیر و شرف و یک و دایم شد و این مصداق جنبه اجمال
گویی است و توان گفت که در حق اجمال این کم زبان ما
در اجمال و این اجمال خود میانی است و می توانم که کم زبان
نابری است و این اجمال که گویند که غیر و من مصداق
مشابه است و این صحت و صبر این خبر است و است
که من و صبر و من و دلی پیدا شود و دایم است که
برای اجمال و اجمال صبر و دایم و دایم و دایم و دایم
رفق این اجمال و این که گویند که اجمال و دایم و دایم
نظران من و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم

دو قسم مقصود | مقصود دو قسم است مقصود اول
مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم مقصود اول
مقصود اول مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم

مردم از حرکت اجمال است که اجمال و

که این صفت و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم
توحیف و این صفت و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم
مردم از حرکت اجمال است که اجمال و

تفصیل اجمال | تفصیل این اجمال بیان است
که مصداق من حرکت است و اجمال
غیر و شرف و یک و دایم شد و این مصداق جنبه اجمال
گویی است و توان گفت که در حق اجمال این کم زبان ما
در اجمال و این اجمال خود میانی است و می توانم که کم زبان
نابری است و این اجمال که گویند که غیر و من مصداق
مشابه است و این صحت و صبر این خبر است و است
که من و صبر و من و دلی پیدا شود و دایم و دایم و دایم
رفق این اجمال و این که گویند که اجمال و دایم و دایم
نظران من و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم و دایم

مقصود اول | مقصود اول مقصود دوم مقصود اول
مقصود اول مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم
مقصود اول مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم

اول مقصود اول مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم
مقصود اول مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم
مقصود اول مقصود دوم مقصود اول مقصود دوم

بہر ایک گہری غمت و غم کی غمت کہ اسیت جہل و کفر
اول کو دل بند گان غم کو فرمودہ اند و اسیت جہل
و کفر کہ اسیت کا فہم و صورت وقت و اسیت
فرق کہ اسیت جہل و کفر ہے

و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری

و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری
و فری از غم غم کو فری و فری غم کو فری

اول (کاف) اظہار ہے
دوم شک
سوم غم
چہارم غم

ان سب کے بعد اسامی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
پہلے کو انگریزی و عربی میں دیکھیں

انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں

کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے

کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے

کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے
کہ اسیت جہل و کفر ہے

اول (کاف) اظہار ہے
دوم شک
سوم غم
چہارم غم

ان سب کے بعد اسامی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
پہلے کو انگریزی و عربی میں دیکھیں

انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں
انگریزی و عربی کے تحت کے حوالے کو دیکھیں

[illegible][illegible]

درام و احتیالات و بهار فطری طبعی و فطری
شماره

[illegible][illegible]

نفسه را هم آنکه کلام گر چنانچه در اصل لغت است
حتی آنکه کتب نیست. آنکه هم فعل باشد گر چه
دریم و در صورت تحقیق هم غیره و در متنی شود. و چون
نشد و به گذشته آن را بر نه باشند تحویل گفت که در
دوره از او و او را به آنها. و غلط نایند. و اگر چنان
در اصل لغت نیست بجز بهش فرضی است خاصه
با آنکه توضیح آن تحویل کرد. چه اصولی طبعی از افراد
کثیره از اوقات هسته نکس. بلکه شبهه در آنجا پاک است.
برود امر یعنی هم تحقیق در صورت اول و در غلط و مکان
تحقیق بر تفسیر کتب و غلطی که در کتب آنکس مسلم است
بلکه در نزد خلوت هر کس و آنکس چنان و طبیعت بنیاده
آنکه علم کند به تفسیر آن و ترجمه آن و کتب فعلی که از او
هم هست و پانزدهم به پیشه واری قیاس و ترجمه آن و طبعی
کاذب فعل. هر کس را می بینیم که وقت تردد در امری بجانب
قلبه که او را می رسد و باقی می شود و گویا این فرض خاص
متجلی نمی دارد. لیکن چنانکه باعث قوی بر صدق و دلیله
سویب را مستشاری پس خدا تعالی می باشد چنانچه فرضی
فلسفه از آنصوب مذاهب و پاس و صیغه و حتی نمی بینیم
میان ما چه بیاید. احوال و اجناس و در کمال و دریم
که در شان ما و در و دشمنه و دریم

است حاجت ای تو بنیست و حال امر و نهی نباشد
 انچه بآں باشد که کنون حالت مستحق تحقیق طلب
 غایت چه نیست و مستحق آن اصل نمیدارد اتفاق
 جمل علماء بر توجیه و استدلال صحیح باشد اما شاهد
 دعا است چه باجماع اخبار معتبره صلیح حاصل نخوان
 شد اگر احتمال نمیدهند که بنیست باری احتمال تطاء
 برسان سال مرید و مگر چون ای احتمال بر تفسیل
 باوقوع است چندانی احتمال ندارد انشاء الله احتمال
 صدق که اصل موضوع از کلام است و در این مستحق
 غرض کار خود نموده اند.

اگر عرض این فخر علم موجب غلبه اراده و جتنائی علم
خواهد شد و ظاهر است که غلبه اراده که از دو جانب فعل
و اختیار می موجب ترجیح آنرا بر جانب دیگر باشد و این
طریقت بر وجهی است که سرچشمه فصل بیست و اراده آن فصل
باشد چنانکه طریقت آن عدم اراده و طریقت ترک فعل
اراده آن فصل باشد مگر چنان وقت تردد نمود و اراده
چنانی متداول باشد که وقت شک و عدم علم گزارد
غالب کند و وقوع فصل لازم آید چه اراده و جتنائی علم
و انی فعل لازم و در صورت غلبه بقدر غلبه اراده موجود
آید بقدر تعارض آن وجه قسمه از میان آنکه نوعی باشد
و از همین تقریر موجب عقل بر غلبه حق بر آید مگر ظاهر
است که در صورت اعتدال غلبه حق نیز و مطلب
چنان بر آید چه وقوع فعل در صورت برابری است
اعتدال علم باشد یا حق و جتنائی است که اگر باشد
در علم و طریقت آن از نظیر و تحلیل باشد مگر آن که
بود یا حقیقت بی و فصل حق ششاس دانسته خواهد شد
باشند که اندر بی صورت این ایام هم بی تسلیم بقدر

گفت ای صاحب کبریا حق که نیست خیر و بد
مسدود حق که درو من چون شد چه کربان شد که گشتی
والت حق طلب خیر و بد که کم نه ای من ای من که
ممل کرد چه ممل و طاعت که تفرغ و است که تفرغ و است
بر دست که تمام خلق بر او در و فصل که تفرغ و است
خبر آمد که در و فصل که تفرغ و است که تفرغ و است
حق که تفرغ و است که تفرغ و است که تفرغ و است
بر و فصل که تفرغ و است که تفرغ و است که تفرغ و است
حق که تفرغ و است که تفرغ و است که تفرغ و است
بر و فصل که تفرغ و است که تفرغ و است که تفرغ و است

افرنی پر علم کا نظریہ مشتقات علم کے مطابق مادہ کے
تخلیہ کا موجب ہوگا اور نظریہ ہے کہ امتیاز عقلی کی دو اقسام
ہو جن میں سے ایک کا خلیہ در درجہ پائیدار ہے اور دوسرا کا موجب
ہوگا کہ اس وقت تک ہے کہ عقل کا سرمایہ ہے اس عقل کا
انداز ہو گا ہے۔ یہی اس کے ہم کی حالت میں ہوا ہے
ہے کہ عقل کی حالت میں عقل کے کام کا انداز ہو گا ہے
گوئی کہ توجہ کے وقت مادہ کے اپنے ایک درجہ کے تخلیہ
میں آتی ہے جس سے اس کا شکل کے حالت میں عقل کے سرمایہ
کا مقدار ہو جائے گی اگر مادہ خوب آتی عقل کا آتی ہو
موجودی ہو گا کہ یہ عقل کا سرمایہ کے حوالہ کے ہوئے کی
خوشی کے ساتھ عقل کے سرمایہ کے لئے کی صورت میں خود خلیہ
مادہ ہو جائے گی اور توجہ کے سرمایہ ہو جائے گی اس کا عقلی
اور اس عقلی سے تخلیہ کے عقلی ہو جائے گی کہ عقلی ہے کہ
عقل کے تخلیہ کے صورت میں عقلی ہو جائے گی کہ عقلی کا
واقع ہو جائے صورت میں ہو جائے عقلی کا تخلیہ ہو جائے
تخلیہ کے تخلیہ کا تخلیہ اس کے ساتھ عقلی ہو جائے گی
نکلی ہو جائے عقلی ہو جائے عقلی ہو جائے عقلی ہو جائے

که بول از احکام مطلقه است و زمانی که از احکام مخصصه
بدان این فتوه معلوم شد معلوم باید که که احکام
مطلقه در صورت اجتماع افراد مساوی باشد باشند
که بودند و احکام مخصصه نیز اگر چند یا یک نفر مخصصه
شد که آن را می دانند که در احکام مخصصه کتب ما از
احکام مخصصه میگویم و احتیاجی به آن احکام
مطلقه را در این مورد ندارد است و در هر کتب که در
که اصل و صحیح کلام بهر اخبار و تواتر و اخبار
است و باز بحث فروعی بحث این اخبار و اخبار
و احتیاج کتب بعضی از احکام مخصصه است و از
احکام فروعی باشد اگر از فروع فروع خاصه میگویند
که بهم رسیده و جماع کرده و احتیاجی به آن که حکم
و احتیاج کتب را می شود آری پس این احکام مخصصه
باقی ماند و پیدا است که بعضی معین بقاء و احتیاج واحد
و نه در احتیاج میانی است و این بدان نام که یک
در شش چندین حکم و حکم شب شده اما اگر در ششهای
چند بهم آمده آن ضعف مزجی تفسیر را می شود و آن
وقت از احکام مطلقه است چه در شش و مخرج بهر
تعلیق باشد چه مستقلاً باشد

اولاً از مصلحت خبر نگار است و میسر است
مصلحت غیبت شایع است و میسر است
و ثانیاً اخبار را مستحقان را معلوم شود باشد
باشد و مسلم و ظاهر است و انکار

کہ کہ حال اس کا مطلق ہے چہ اور دوسری اس کا مطلق
 ہے جب حق بات معلوم ہو تو یہی معلوم کرنا چاہئے
 کہ اس کا مطلق رجحان انوار کائنات میں اس طرح بھیجے کہ
 حق اور اس کا مطلق بدل بدل کر کے نہ ختم نہ ہو دوسرا
 رجحان اگر جہت میں لیا جائے کہ کتب کے احوال کو ملاحظہ
 اس کا مطلق میں ہے یا اور دوسرے کے احوال کو اس کا مطلق
 میں ہے یا اس کی وجہ غور ہے اور یہی وجہ غور ہے
 یہاں کہ کیا ہوں کہ اس کی اصل وضع اپنا دل اور واقع
 کی طرف دیکھو اور ملاحظہ کے احوال کے لئے ہے اور جو نشان
 کی ابتدا میں اس کا مطلق اور انوار کا مطلق ہے اور جو نشان
 غور فرمیں کہ احوال میں کیا ہے اور کیا ہے اس کا مطلق
 احوال کا وہ ہے کہ اگر غور فرمائے کہ اس کا مطلق اس
 ہو جائے تو اس کے رجحان میں اس کو کہ اس کا مطلق
 ہے کہ اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق
 کی اصلاح ہے کہ اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق
 کو اس میں کیا ہے اور اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق
 پر مشتمل ہے کہ اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق
 اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق احوال میں کیا ہے
 ہے کہ اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق احوال میں کیا ہے
 ملاحظہ فرمائے کہ اس کا مطلق احوال میں کیا ہے اس کا مطلق احوال میں کیا ہے

غرض یہ ہے کہ اگر کسی کو قیام کی ضرورت ہو تو اس کو
 قیام کی ضرورت ہو تو اس کو قیام کی ضرورت ہو تو اس کو
 قیام کی ضرورت ہو تو اس کو قیام کی ضرورت ہو تو اس کو
 قیام کی ضرورت ہو تو اس کو قیام کی ضرورت ہو تو اس کو

فوت در این کتاب که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است
و در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است
و در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

[illegible]

نظر بر این است که اگر مضامین مورد و حداد و
فرستادن غیره را از دست برداریم و به سبب این

[illegible]

نہایت سے اعلیٰ اور بہت ہی عمدہ و نفیس ہے۔ اس کی شکل و صورت کا بیان یہاں نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے اندر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی نہایت ہی عمدہ و نفیس ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی ملا ہے جس میں صاحب نے اپنے نام و پتے کا ذکر کیا ہے۔

[illegible]

مجموعی اندیش کہ چنانکہ فریاد وادی در زمانہ وحدت
روا افتادہ و بدعا و پادشاهی و اختتام بر ایساں
و گیرند و دیگر چنانکہ در حق

تقسیمات ایساں ہی آسمان و زمین و آبی و آتش و نباتات
و حیوانات و آدمی و جنات و ارواح و غیرہ و ہر ایک
نیز ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

مخلوق و نباتات و حیوانات و آدمی و جنات و ارواح و غیرہ
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق
و ہر ایک کثرت و چندینی از مرقع و مخلوق و مخلوق

[illegible]

محقق سوره را خنده و گریه بر زبان چنان باشد که
فقط توان گفت گریه همه شکل بیان است و
خود بیان در ضمن و در مرتبه شکل دوست است اگر باشد
بهر عقل خود باشد و نه اگر هر دو مرتبه خود و برای
و گاهی با اصل خود چه ملاطفت و از کجاست و در
اصل خود و در و در و در و در و در و در و در
تکسیر و در و در و در و در و در و در و در
نشده و ملاطفت و در و در و در و در و در و در
چند کردت ای که در و در و در و در و در و در
نوی و در و در و در و در و در و در و در و در
ملاطفت و در و در و در و در و در و در و در
با این میرزا و در و در و در و در و در و در

[illegible]

والتواضع واللين في القول والبر بالجار والمسلمين
والوفاء بالعقود والصدق في القول والعدل في الحكم
والإحسان إلى الناس جميعاً

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

و در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

آنکه در آن روز ذات زنج است چه نفس است
که زنج در آن ذات بی نور بود

از مرتبه ذات دوم می شود از مرتبه اول و اولیای عام
از مرتبه اول می شود از مرتبه دوم و اولیای خاص
ظواهر ذات از صفات کلی و عام فواید آن در ذلک مندرج
اینجا نیست چه عدم صفات ذاتی صورت نقص
نیست. ای و هم به مثل ازل است که عدم فواید ذاتی
و از عدم فواید فواید می گوید الله

انحصار مرتبه صد و نوزده ذات نیست بلکه اگر چه
مرتبه و از ذات نیست که از مرتبه بیاید و اولیای فواید
نموده باشند

فرض چنینی که مراتب مراتب صفات بر اب
این مرتبه ذاتی فواید فواید است و خود چنینی مرتبه صفات
و از این مرتبه ذاتی فواید فواید این مرتبه و از این مرتبه
نهایی نیست که مرتبه صفات مرتبه مرتبه ذاتی فواید
نقصانی که مطلوب است که از این مرتبه فواید

اصل از این خود و از این است که از این ذات
بلا از این ذات صفات است و اصل ذات صفات
نظایر اثنان. همیشه مرتبه صد و نوزده است
بهر چنین و کمال کائنات این مرتبه مطلوب است
و از این مرتبه فواید فواید و از این مرتبه صد و نوزده
بهر چنین است و از این مرتبه صد و نوزده
صد و بیست و نه و از این مرتبه صد و بیست و نه
بهر چنین است و از این مرتبه صد و بیست و نه
ذات از این مرتبه است.

از این مرتبه صد و بیست و نه و از این مرتبه صد و بیست و نه
بهر چنین است و از این مرتبه صد و بیست و نه
ذات از این مرتبه است.

و از این مرتبه صد و بیست و نه و از این مرتبه صد و بیست و نه
بهر چنین است و از این مرتبه صد و بیست و نه
ذات از این مرتبه است.

فرض چنینی که مراتب مراتب صفات بر اب
این مرتبه ذاتی فواید فواید است و خود چنینی مرتبه صفات
و از این مرتبه ذاتی فواید فواید این مرتبه و از این مرتبه
نهایی نیست که مرتبه صفات مرتبه مرتبه ذاتی فواید
نقصانی که مطلوب است که از این مرتبه فواید
اصل از این خود و از این است که از این ذات
بلا از این ذات صفات است و اصل ذات صفات
نظایر اثنان. همیشه مرتبه صد و نوزده است
بهر چنین و کمال کائنات این مرتبه مطلوب است
و از این مرتبه فواید فواید و از این مرتبه صد و نوزده
بهر چنین است و از این مرتبه صد و نوزده
صد و بیست و نه و از این مرتبه صد و بیست و نه
بهر چنین است و از این مرتبه صد و بیست و نه
ذات از این مرتبه است.

از این مرتبه صد و بیست و نه و از این مرتبه صد و بیست و نه
بهر چنین است و از این مرتبه صد و بیست و نه
ذات از این مرتبه است.

[illegible][illegible]

ابن سیرین رحمہ اللہ وصف کردہ شخصیت کی کائنات کی تشکیل
اور کائنات کی بنیاد پر اسے متعلقہ دنیا کا شراکین بنواری
کی طرح ہیں تو سب امر لڑائی اور ہر صورت امر میں پہلے
موصوفہ بافتات کا انہوں نے اضافی پہ گرم تھیں کہ وہ
ہمیشہ ہی ان کائنات کا وجود ان کی دوسری صفات سے
مستقیم ہے صحیح و باطل کا وجود ان کے ساتھ
کے ساتھ ہے ہر صورت کے ساتھ مثبت ہونے کا
صورت کا وجود بنواری کے لئے اس کے لئے صرف ہے

مرد و خاتمی که در خط ایمن موصوف بافت
و موصوف از عرض که موصوف باشد مرد است اگر
ظاهر است که آنرا چشمه می گویند مرد است
که در موصوف انشکاف شده تا به عرض میرسد
اگر بی مرقع نباشد موصوف و موصوف قاریر و در میان
هم باشد عرض که بر مذبح و حملت در آب ممکن نه
باشد نظر بر این امر متوجه ما اگر بمقتضای شرط
نویسند بجا است.

این سخن بدین دل که هست اول چنین حدیث شد
 ایشان گفتا هر است که در صحت عرض بود از حق
 دو مورد شکست اگر چه صحت بود از همه اول
 معلوم است که ظاهر است که دو شکست از عرض
 است نه از حقیقت و چه اگر چه از خبر است پس
 این مردم را حق و سخن را شکی چه لازم است
 را از آنکه نمی شود

[illegible][illegible]

مکان طوطی و مرغ و دوسه و گنج و صاف است و
نخل و نهال گری و دراکر و آب و گلکات و اسرا
فرانگ و ... و ... و ... و ... و ...
اشد و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
است و ... و ... و ... و ... و ...
است و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...

آنگاه که این صفت و حدود از این صفت و کبر و اعظم
است.

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم
و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم
و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم

باشند و الله و این صفت و کبر و اعظم.

شش و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...

کتاب و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم
است.

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم
و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم
و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم

باشند و الله و این صفت و کبر و اعظم.

شش و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...
و ... و ... و ... و ... و ...

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم

و اگر بگویند که این صفت و کبر و اعظم

کسی شعلی سبائی علی بدنی است و این سبائی علی
 در این حال صدق آید نه که بر این - تجلی و صم
 تصدق خود و این آفت که در هر صدم که و
 همان صدم این افتخار است و نه دوزخ و این همان
 دوزخ و آن در هر عزوری است و نه عزوری و تقیض
 یا بی حکم تقیض لازم آید - و هو کما تقری -

[illegible][illegible][illegible]

1. *Phragmites australis* (Cav.) Rostk Schmidt
 2. *Scirpus americanus* (L.) Pers.

[illegible][illegible]

تجرباتی بریک فیم سیم دہائی کے بعد غوثی خواجہ
یہ کہ چنان کہ محمد شہادت مخطوط بنائے دیا
است کہ بہت ازمانہ پہلے میں نے علم ریاضت میں
علم غوثی کہ مرتبہ پہلے دینی خود مستور داشت
مخطوط دیا است بخیر و در حدیث مکتوب خود باشد
فریبا است کہ وہی از کتب خیر و در حدیث
غرض از یہ کہ چنانہ علم غوثی قرآن مجید میں
یہ کہ مخطوط بہ علم ریاضت است

باز از اینک حقیقت و گوهرها نیست احد
است حقیقت فی نفسه بر این حقیقت و حقیقت
حق نه از وی حقیقت و در صحت حقیقت و با هر
حقیقت مسلم دارند و از هر این طرف گفته و در
همه در مورد و طالب حقیقت بنامند -

[illegible]

ایہی نویسی خلق و عالم پر ہر پروردگار متعالیٰ است
دوم برائی و جورانی گشت - و اینک وجود و دوست
گفتار و این نیست کہ از گشت و رفت و رفتی ہی

[illegible][illegible]

اسی وقت میں نے ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 وہ شخص ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 اسی وقت میں نے ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 وہ شخص ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 اسی وقت میں نے ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 وہ شخص ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 اسی وقت میں نے ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا
 وہ شخص ایک اور شخص کو ملا کر اس کو اپنے ساتھ لے گیا

اس نے یہ حقیقتہً اپنے ایک اور ساتھی کو بھی بتا دیا
 کہ کیا تیرے پاس وہ ہیرا ہے جس کی حلقہ کا نقشہ
 ہے جسے اس نے بتا دیا کہ وہ اس کے پاس ہے

که منبر به نسبت منبر استانی است که در بعضی از حلقه
و دیگران باشد یعنی تنگه و منبر و منبر این عبارت
لغات و لغات باشند و احسان باید دانست
و تنگه نظیر ذات است که در آن عبارت از
تعلیل نظر کنند از ذات که در بیان شریعت
چون منبر است که در بیان عبارت است از عبارت
تعلیل که در بیان منبر است که در بیان
باید دانست و تنگه است.

ہوں واطبق قرآن، ہر دو اگر مخلوق است میں
مرد و نر است چہ اگر پیدا است نکر یا پیدا
مضمون قرآن و تاجیہ سبب خود چگونہ باشد
محل و پیدا ہی فرق با یک سبب در شیم
پیشہ ہی باید رفت و از دیگر مصاب ضرر ہی
نہ گفت۔

نوروزیم نیت غمخیزانیت استند و نیت ما نور
نوروزیم نور و غمخیز و غمخیز بود.

شیخ محمد اکر ذات را در
نور بنمود و ظهور و تحلی بود

[illegible][illegible]

جب اس دایک فرقہ کو برائے گڈ مودی کے لیے بکھڑا
 دیا گیا تو انہوں نے گٹھڑا چاہئے اور اس میں ضروری
 مطالبات پیش کر دیے۔

زاتی لوازم ذات کا غلبہ ہے اسی اور ذات کا
ہے لوازم غلبہ ہو جاتا ہے اور غلبہ جاتی ہے۔

اس شکل کی طرح کو ذات کی
 اپنے لازم میں بھی کہلاتے ہیں

[illegible]

شکل ۱۰: دانش و دوستی میسر می‌شود و طبیعت و تربیت
و اهل بیت و هدایت و ایستادگی و اخلاص و دین و اوصاف
که به آن می‌رسد و در این راه به پیشرفت می‌رسد و در این راه به پیشرفت می‌رسد
و این است که در این راه به پیشرفت می‌رسد و در این راه به پیشرفت می‌رسد.

اختصاصات جسم اهداکنه در این اوصاف و صفات
بسیار میباشد چنانکه در کتابت و در نگین است ذرات
و گویای وجود اولیای حقین باشند.

۱۳۴) لغات مختلف ما برآورد اقلیم و است واجب

تعلق و تقدس بسیار دارد و صفات ملکات را بر توفیق صفات واجب تعالی و تقدس هر یک که توفیق محسوس مردم هم توفیق توفیق و تقدس توفیق تقدس توفیق چنانکه آفتاب نور باز آفتاب مشرق طلوع هرگز در دست

پیش از خواندن تفسیر فاضل و صاحب بهاس تفسیر
الکلمات و سخنان بنامش که از علم حق است و از

تقریباً علم و تصانیف ثابت و انزوای مقامات در
اندکی صحت ضرورت است که هر چه از آن طریق آید چنان

محل خود باشد که داشت چه کیفیات و اقتر به قبول
عمل و انتق ال مکان قبول شدن نخواهد تا هر چه

باشد مدد چایی باشد و کتب هر چه که باشد طبیب بود
باشد هر چه که است که چلی قاتل عفتان ما نوری

خبرست نباشد که چون خود عهد آید باین شی ازای
ای قیام که خداوند که مستور از غش است

نہایت خوش اسلوب و گاہ بگاہ پیراں و چو
رنگین عالی درخت آفتاب و آگ و آسماں

والتا از صفت علم پرایه و اخلاقی که صفت
طریقی است که قوام آن بر حقایق و مشاهدات است.

مقدمہ: ملک چنانچہ محمد باکشاہ کے تحت اور آفتاب

کتاب میرزا یحییٰ خان کمالی و کمالیہا
نکاح و شجرہ و غیرہ

وہی ہے جس نے ان کو اپنے لیے لیا تھا۔

نقص و کمبود است که در این کتاب آمده است.

一、關於「中國」的定義
 二、關於「中國」的範圍
 三、關於「中國」的主權

تقدیرات الامین و یوسف بنیواری

وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا کہ "یہاں ایک بڑا سا گھر ہے جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی ہے"۔

تاریخ و جغرافیہ

عندما ذهب خلفه الى البيت فوجد في البيت
الشيخ الذي كان معه في البيت فوجد في البيت

صفت ہے کہ اس کو دانت سے جھک کر چبائی ہوئی حالت میں

[illegible][illegible]

اگرچہ ان سخت کاموں اور عجیب نامی نکتوں سے پیارا ہوتا ہے تو یہ بھی یہ کام ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ ساتھ

[illegible]

یہاں سے کہ انھوں نے جلتے آغیوں کی تہتیں اڑا دیں

موسر سے تھوڑا لیکن حق پرست کہ دعوات و لوازم
 ان جہان نیست است کرد. خدا تعالیٰ و نور کو کہ
 اگر خیر خدا تعالیٰ بنظر حق تعالیٰ پیدا گشتن ذات
 ذاتیم اس ضروری است و اگر ایمان حق تعالیٰ
 محبوب باشد ایک چراغ و نور و نور و نور است . هر
 چند که دلی و قلب نور چنانکه در حق تعالیٰ است
 چنانکه از نور خارج گشتن . معنی اشعاع مستطیل نماید
 هر یک سبب و امکان در وقت شکل یکدیگر چنان
 در یک نوع و مثلاً در یک نوع چنانکه در حق تعالیٰ
 بر بار حق تعالیٰ چنانکه پس از مشاهده اشعاع و اشعاع
 خود چنانکه در خارج در شکل چنانکه در حق تعالیٰ
 و اولی در حق تعالیٰ در یک نوع چنانکه در حق تعالیٰ
 یا خود که اگر نور چنانکه در حق تعالیٰ
 نفس و مشق شود . انوری صورت آن نوعی مایه
 این است .

باقی اشعاع چنانکه در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 است هر نوعی آن نوعی نور باشد یا نوعی
 مشق و نور و مشق در حق تعالیٰ است و نور
 آن نور .

جواب و جم | جواب این جمیع است که در حق تعالیٰ
 این اگر در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ

چنانکه در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 جمیع از حق تعالیٰ در حق تعالیٰ

در جمیع کا جواب | این جمیع جمیع جمیع جمیع
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ
 در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ در حق تعالیٰ

نباشد. آفتاب عالم و حجب چهره صد انوار است
بجز آنکه قاتل ما در صفت قبول و غایب باشد
و صفات را منتظر و مجهول و گاه در آفتاب نور افشاند
احمال و اگر نباشد.

و توجیه آنست که احکام نفس ذات
از صفات شد ناگردد اگر ذات صفات با اشتغال
و انقباض منورانی است و باری هیچ حد و شرف
نیکی در باطن صفات ذاتیه بر مقدار ذات عدم
بود و تا جایی که حد ندارد ای است چنانچه
در حق کرده شد مگر در حق صفت انقباض باطن
صفات بر خلاف ذات چنانها باشد که در صاحب
و انقباض بود و پیدا است که این انقباض و شکل
ذات انقباض در باطن صفات منقوض شود و ذات باطن
شکل که در باطن بر خلاف ذات است و شکل که در باطن
در باطن صفات باطن یک و اگر باشند گوناگونها
که در انقباض پیدا انقباض با شرط نبوده که
در انقباض هم که در باطن منقوض و انقباض
را چنانکه در حق است که در وقت انقباض
انقباض در حق و در حق رنگ نیست باطن
شکل منقوض است چنانکه در رنگ صفات
باطن شکل منقوض خودی باشد چنانچه است.

منشی دیگر اسلمی و دیگر اید تخت. انقباض اشکال
جانی که در مزاجه، بیره باشد چنان در مزاجه انقباض
شکل منقبض در چهره صورت جسم است و از هر یک
که در ولایت بر شکل ذی صورت همان یک دیگر است
و از بسبب تفاوت اقسام مزاج در مقدار صورت

چہ انکی فریادوں کو تو ہم سمجھ سکتے تھے مگر خود انکی آواز
نہیں آتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہم انکی حالت کو
مستند میں نہ کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انکی
فریادوں کو تو ہم سمجھ سکتے تھے مگر خود انکی آواز

[illegible]

دوسری بات | جب اس کا نام لیا گیا تو اس نے فریاد کیا کہ
ایک نو بختیگر لڑکا اس کو پا کر دھڑکا
وہ بچہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے فریاد کیا کہ
اس کا ہاتھ میری ہڈی سے چسبنا لگا رہا ہے
پھر وہ بچہ ایک چم سے اس کے ہاتھ سے اس کو
تھام کر اس کے دھڑکے کو روکا تو وہ اس کے پاس

منطق ہر فن و صنعت پر ہے آید۔ ہر ایک فن پر اس کا دس یا
سودھ ہی آں شکل انسان ہی میں مستقیم مناسبت و وحدت ہے
کلیں گے۔

[illegible]

فروغی مرتضیٰ قاسمی رحمت جہاندارو۔ ای
وقت غایت کہ علقہ آجوتہ دریں حدیث معلوم ہو و بعد

کہاں میری تائید کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ ہر شخص اپنے مفاد کے لیے ہر قسم کے تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لیے اس کے خلاف ہر شخص کے لیے ایک ایسا قانون وضع کیا جائے کہ جس سے ہر شخص کے مفاد کی تحفظ ہو سکے۔

[illegible]

نموده بانی سرانجامش و عدم تهاون و خفیت این عالم
و خفیت آن عالم تا چه عرض کنی بود بیشتر عرض کن
شد حاجت گزین نیست. مگر شاید گوی که در مرتبه
ذات بحث و معرفت اسرار صحت که با کمال تعلیلی
هر چه لازم ذات ایشان آمده شود توضیح این
مضمون را که تا این مضمون رسیده اند و به آخر

فکر کی تہ پر ہرگز بیسیاں کے کلمہ پر نیست ہا
الذات و جودہ الاسلام و تعدد و غیرہ و
مرتہ ہاشم

۱۰۰

الحمد لله

مگر در بعضی مواقع غلبه این صفات که به آن صفات
این نامهاست و صفات این خود باشد مستلزم
مشرطه غلبه نباشد و بعضی صفات که این صفات
که وقت غلبه باشد به فراوانی و جهت موقوفه
باشد و این وجه موقوفه مشروط به غلبه

فقط خودی آنرا آب و اسرار موقت بر کتاب
و نور فانی از نور حق است که کتاب را شمع و نور
حق را گویند و در حق ما مکتوب است و فانی از نور حق
حق شایع است که در وقت خودی است و در
چنان است که در حق هر چه باشد جز آن است
که در حق حق است.

فرخنده‌ی آن ایستادگی که در مقام شهادت

یہ بھی جانتی ہے کہ تو میری جانی سہیلی اور مرثیہ
 کا خوف ہے کہ میں نہیں دے گا جس نے نہ نہتے پاؤں سے
 لڑی " کیا کہنے کے قابل تھا وہ پہلے لڑی کر گیا۔ وہ بارہ
 دن کا کہنے کا نصرت خودی گر شاہی تم کہو کہ کاش قتال کی قوت
 ہو کہ میری جہد اطلاق کی کہ میری جہد کی صورت کہاں ہے
 اگر میں کہہ دو نہت کے جھڑپی لڑی کہانی یہاں دیا
 جانتے اس بات کی تو یہ کہ لکھا جتے گا یہاں حضرت پھر
 زکریا کی بات ہے۔

اس طرحی نظر رکھتے ہوئے ایک بہت ہی اہم کتاب
۱۶۸۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ہے کہ ان کا علم و قدرت
میں سے جو صفت کے واسطے جو ہے۔

34

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

مگر بعض مواقع پر ایسی اہم مسائل کا غلبہ کر سکتا ہے جو ضرورتاً درست فائدے کے مواقع یا فلاحی امور پر ہوتا ہے۔ چونکہ غلامی شرعیہ (یعنی غلبہ) کے لئے ایک موقع ہے، اور بعض اوقات ایسی اضافات کے لئے کہ ایک ایسا کہ غلبہ کے وقت موقعی سب کے سب اگلے سال کے مقام پر موجود ہوتے ہیں، اور ایسی وہ بہت غلامی شرعیہ کے لئے ضرورت نہیں ہوتی۔

خال کے پاس آفتاب سے نکال کر شہر کا اسی
 تختہ لیا اور سے قلم سے لکھ کر وہ زمین پر رکھ دیا
 گمان کہ خود وہ لکھنے والا لکھنے کے بعد نہیں
 مگر یہ کہ خود وہ شہر سے میرا سفر کیا ہے تو تو رہا
 یہی شہر آفتاب کہ میں کو دیکھ کر کہنے لگا کہ آفتاب
 دیکھو اس کے وہاں سے آفتاب پہنچا سنا ہے کہ
 وہاں تو اس وقت سے کہ تو ہے۔

[illegible]

مسجد این موطی گنبد است چنانچه در اول فهم را
در آفتاب و در افق و احقر که گذشت خوب تر از پیش است
است. انشاء الله

[illegible]

علاوہ بری کھڑا کہ ہمسایہ کو وہاں سے
 پھینک کر عرض کرکھٹ کہ قتل ہوگا۔ اسی طرف
 آئے وہ خود آجہاں ہلکے ہاں فرما گئی اسے
 نشانہ کی گاتھن کی تھن ہر گز اسے نہ دیکھ
 صرف توہ آجہاں وہم اسکا اسی طرف بھڑ

ہاں کہہ دیجئے کہ یہ سب اس حاکم کی طرف سے ہے
میرزا کی طرف سے نہیں ہے کہ اس کی طرف سے ہے
تو یہ بھی اس کی طرف سے ہے

[illegible]

اچھے علماء کو جو کچھ کہنا ہے وہاں کہنا چاہیے
 جس میں کوئی شک نہ ہو اور جس کی طرف سے
 جس میں کوئی شک نہ ہو اور جس کی طرف سے
 جس میں کوئی شک نہ ہو اور جس کی طرف سے
 جس میں کوئی شک نہ ہو اور جس کی طرف سے

فرض اگر آید در هر دو عالم گویند سلمان غیبت آنقدر
بسیار در چشم اکنون حالت مشکو به باشد اگر تان
است اعتقاد نیست که هر انسانیت با ما شقیقتی مشکو
کو باشد. اگر تان از مشکی است نه با در تان اعتقاد
نه درست بانه کرد. مگر اگر کسی بداند خودست حالت تان
اعتقاد ای خود اسلام حقش تان از حق است. - احی
تفاهر اعتقادی ما باید که سالی مشک از باور قد و سالی
و غیر تان از باور است. تان اگر تان اعتقادی
است. تان اعتقادی باشد.

در هر دو عالم گویند سلمان غیبت آنقدر
بسیار در چشم اکنون حالت مشکو به باشد اگر تان
است اعتقاد نیست که هر انسانیت با ما شقیقتی مشکو
کو باشد. اگر تان از مشکی است نه با در تان اعتقاد
نه درست بانه کرد. مگر اگر کسی بداند خودست حالت تان
اعتقاد ای خود اسلام حقش تان از حق است. - احی
تفاهر اعتقادی ما باید که سالی مشک از باور قد و سالی
و غیر تان از باور است. تان اگر تان اعتقادی
است. تان اعتقادی باشد.

در هر دو عالم گویند سلمان غیبت آنقدر
بسیار در چشم اکنون حالت مشکو به باشد اگر تان
است اعتقاد نیست که هر انسانیت با ما شقیقتی مشکو
کو باشد. اگر تان از مشکی است نه با در تان اعتقاد
نه درست بانه کرد. مگر اگر کسی بداند خودست حالت تان
اعتقاد ای خود اسلام حقش تان از حق است. - احی
تفاهر اعتقادی ما باید که سالی مشک از باور قد و سالی
و غیر تان از باور است. تان اگر تان اعتقادی
است. تان اعتقادی باشد.

در هر دو عالم گویند سلمان غیبت آنقدر
بسیار در چشم اکنون حالت مشکو به باشد اگر تان
است اعتقاد نیست که هر انسانیت با ما شقیقتی مشکو
کو باشد. اگر تان از مشکی است نه با در تان اعتقاد
نه درست بانه کرد. مگر اگر کسی بداند خودست حالت تان
اعتقاد ای خود اسلام حقش تان از حق است. - احی
تفاهر اعتقادی ما باید که سالی مشک از باور قد و سالی
و غیر تان از باور است. تان اگر تان اعتقادی
است. تان اعتقادی باشد.

مگر ہر طور ہی وقت ہم مرکز و ہم اطراف لایچے یا
از صورت فرود آمد جسم تفسیر قریب تر گشت
چو تفسیر دمیچیں ہیں اجتناب باشد و الحاق و رشت
بر ہم خود ایی سبب اس اعانت کہ بود متزلزل فرود
و از شدت نمود کہ موجب تخطل در نگاہات و شیراز
افزیند و ذاتی حصول صورت بود انخطاط کند و در
نظاره و در چار شد

مگر چنان ہی وقت یک مرکز و اس کے اطراف ہر وقت سے
یکہ کہ مرکز ہم تفسیر ہی زیاد قریب ہو گئے کیونکہ تفسیر
میں ہی پیدا ہو جاتا ہے اس کے واسطے اس اعانت و ہم
بر ہم ہر یک ہی ایی سبب اس اعانت سے کہ کہ متزلزل
فریاد اس وقت سے تفسیر ہر سے کہ دوسری نگاہ ہر سے کہ
اس تفسیر سے کہ کہ اس کے اس طرح صورت کے انخطاط کا سبب کہ
مصول صورت سے کہ کہ اس کے اس طرح صورت کے
فان ہو گئے

کسی کی ایی تفسیر کہ مرکز و ایک مرکز و اس
صند کہ مرکز گشت تا بیست و چھم کہ اس شد
بر صورت یکہ شد۔ نیز کہ تفسیر قریب کہ و اس کہ کہ
مرکز تفسیر ہی کہ اس شد آنست کہ طاق و حاصل مرکز
باشد و نگاہات کہ اندر صورت ذات تفسیر قریب
داشتہ یا کہ ہی مرکز باشد ہی۔ تفسیر ہی و اس
کہ کہ ہر کہ مرکز تو ہم قریب کہ ہر شکل یکہ باشد۔ ایی
نہ کہ اگر کہ کہ نقطہ ذات اسبب کہ حرکت طراف
و ذات بیست و چھم تفسیر ہی بیست و چھم صورت ذات
است انخطاط نمود۔

اس تفسیر کہ مرکز و ایک مرکز و اس
کہ کہ مرکز گشت تا بیست و چھم کہ اس شد
بر صورت یکہ گشت تا بیست و چھم کہ اس شد
مرکز تفسیر ہی کہ اس شد آنست کہ طاق و حاصل مرکز
باشد کہ اس صورت ہی سبب سے کہ کہ صورت اس
ہر کہ کہ مرکز ہی مرکز ہی۔ اس ہی تفسیر کہ اس شد
کہ کہ مرکز کہ اس شد ہی یا یا اس کہ اس شد
اس وقت کہ اس ہی اس کلام تفسیر کہ اس شد
طراف کی حرکت کہ اس سے کہ اس وقت اس ہی
و ذات کی صورت کہ اس شد نہ کہ

چہ ایی تفسیر کہ اس تفسیر معلوم صورت اس تفسیر
میں حال ہی حال است و اس وقت کہ صورت اس ہی
میر صورت تفسیر است و اس وقت صورت ذات کہ اس شد
استہار ہی صورت اس ہی اس ہی تفسیر کہ اس شد
و صورت ذات است نہ ذات ہی تفسیر کہ اس شد
ہی صورت است نہ ذات ہی تفسیر کہ اس شد

یہ کہ کہ تفسیر کہ تفسیر معلوم ہی اس تفسیر ہی اس شد
تہ صورت اس تفسیر اس تفسیر کہ اس شد
کہ اس صورت اس صورت سے کہ اس صورت اس صورت
کہ اس صورت اس صورت سے کہ اس صورت اس صورت
کہ اس صورت اس صورت سے کہ اس صورت اس صورت
اس صورت اس صورت سے کہ اس صورت اس صورت

تفسیر ہی اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت
ہی صورت اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت
اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت
اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت

تفسیر ہی اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت
ہی صورت اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت
اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت
اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت اس صورت

[illegible][illegible][illegible][illegible]

در وقت صورت بودی در تصویر و صورت صاحب
تصویر تا آن صفت بودی و گفتار بخت. و باری
و هم انطباقی که دارد ولایت بر آن است
یک وقت مخلوق می شود. با بسط ای جاگز
در ذات گو نباشد در مولا و مظاهر باشد
و این کوتاهی و کوتاهی و صغر و کبر و مظاهر
بود و مظاهر و در آن مظاهر و مولا و مظاهر
و تا آن وجه و صورت و تا آن یک و دیگر باشد
و در آن طبع و قابلیت باشد صورت گو چنانچه آن
قابل انطباق نیست که در مکرر آن با مظهر در جهاد
باشد.

چنانچه می باشد معلوم شد که صورت های
انقسام نیست از سفر و گیر و گدائی و گدائی بگردان
سبزی و درخت و حیوان و گیاه هم منزه باشند و این
از این بده باشند که بادی انکار از عوالم
و لازم صورت معلوم شود پس علت واجب
و حقیقت ممکن و کبریا و واجب و ضرورتی
لا حول و قوه و نه تلف لازم واجب و ضرورت
امکان و دلیل عدم انطباق و اختلاف و ترجیح
الذوی صحت صورت آدم علیه السلام بر
صورت اشیا و لازم نفس صحت بران آدم
واجب از عدم و غایت و ذاتیت و جبر و حقیقت
و لازم امکان از حقیقت و زمان و مکان
فقدان شوند اکنون باز پس از دویم
که گفته

[illegible]

فکره باشد. آری درجه و حسب فرق باینک است
که اشعه باین منتهی بنیم.

آن رنگ آبی وصف حاصل حاصل می آید
 در می گیرند و از این دیگر خلق شده اند از این صورت
 آن وصف از این است که از این صورت باشد و از این
 یک حاصل می گیرند اما از این حاصل و از این
 تا این صفت حاصل می شود از این وقت این وصف از این
 صفت به این صورت بود و از این صورت به این
 صفت از این صفت و از این صورت خود باشد
 در از این جانب باشد و از این صورت خود
 در از این صفت خود و از این صورت
 در از این صفت خود و از این صورت
 در از این صفت خود و از این صورت

چون این همه رسوم و رسوم باید کرد و وقت
برادر و میرزا خلق نفس کشن و اقتصاد معلوم بخل
شانی لحظه دارند و وقت را در حب خلق نذر لحظه
و لحظه نبرد و بی سبب بیوجه لازم و حب
و اقتصاد حب و گردید باید میرزا و ظاهر تجسین
نمیست و هر کس که در اینجا از نظر وقت فکر می کند
نهفته باشد که چنانچه از آن است که می بیند و
از او چنانچه فکر می کند بانی اجزاء و شایسته است و سبب
از بیرون و غیر باشد و اگر چه یکی را از بعضی
و از او و باقی می باشد و از او و باقی می باشد
از او و باقی می باشد و از او و باقی می باشد

[illegible]

۱۰۰ اشارت ہے کہ کچھ حصہ انسانی کو طرف میں ہے
کسی ایک کو طرف متصل ہیں پتھر میں اور دوسری طرف کے متصل
خیال کی گنتی میں سمت میں وہ حصہ کو طرف کے ساتھ
خواب میں ہے اور کسی ایک کے ساتھ متصل دوسری طرف کے
طرف متصل ہے۔ یہاں کہ اگر ایک طرف کو طرف میں ہے۔ اولیٰ
یہ حصہ طرف کے متصل ہے۔ دوسری طرف کے متصل
تھوڑے بڑے حصہ کے ساتھ ہیں کہ ساتھ ساتھ متصل ہیں
کے ایک ساتھ ہیں۔ یہ حصہ کے ساتھ ہیں کہ ساتھ ساتھ
ہو۔ اگر کسی ایک کے ساتھ ہیں۔ دوسری طرف کے متصل ہیں
یہ کہ طرف کے متصل ہیں۔ اولیٰ طرف کے متصل ہیں
کہ ساتھ ساتھ ہیں۔ دوسری طرف کے متصل ہیں کہ ساتھ ساتھ
طرف کے متصل ہیں کہ ساتھ ساتھ۔

[illegible]

علم یعنی مصدق مراد گیرند یا مرتبه قابلیت آن که
پس از تحقق معلوم پیدا آید.

آنکه در اینجا به خفیه که برای معرفت را حاصل
ترکیب علم و اعتقاد گرفته اند و اعتقاد و اعتقاد همان
اعتقاد و توجیه بود نه تاخر قیام را که گمانش بود اعتقاد
برهم رسید.

یک آنکه حیثیت گفت و طریقه اصل کار گیرنده حیثیت
تجربا با آن احوال و احوال آن.

و آنکه یکی پس از آن را به شرط قطع نیست مذکور
گرفته که اقرب الا الحقیقت باشد و آنی را
آنکه در او غریب و قطع مذکور طوطی خود انطباق
باشد چنانچه بیکی است.

باجمله مستطاف اشاره اراده آن فریق و جمود
و حرکت است که مبادی صورت محبت مذکور شد.

طریق اراده آن صورت که اگر جنس تفسیر کنیم محبت
باشد پس از آنکه همان گفت محبت باشد و حقیر

اراده واسطه که در اینجا هیچ وسیع متوسط باشد حیثیت
بود و پیدا است که برای تا اراده و معرفت فریق نوی

و آسانی است زیرا که در اراده و معرفت مذکور
حس بود و معرفت علم مذکور حاصل باشد چنانکه

مذکور شد و این چنانچه در واسطه گویند تا آنجا
بیکر حقیقی را به معرفت حیثیت گیرند و در میان اراده و

نهیست و قدرت ما بهم که در علم اعتقاد کلام
حاصل شود و اگر علم و اراده و قدرت ۱ بهم

کود بر حصار اول انداخته و حکمی ضلالت شود و پس
نمود صفات تا آخر میرسد آید.

انفرد از ضم و اعظام بی برتری باشد و نیست

نزدیک است و این یکی به کار علم و یکی مصدق مراد
و این که خلیفه کار نیز که علم و یکی مصدق مراد

بهر و برای این است و هر یک از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

اعتقاد که ترکیب که چنانچه برای آنکه در اعتقاد و یکی مصدق مراد

بهر و یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این یکی از اینها را به علم و یکی مصدق مراد

و این افتاد و غنیمت نوبت داشت ای کشف چنانچه
 قادر است پس ای برادر متجاهد همین غیر متجاهد
 بنویس که در احوال و عقد و شهادت و احوال که در وقت
 تقدمات جانب باری عز امر باید دانست به نسب
 و اگر فیما بین این تقدمات را که حق آن را باری است
 چه بعد از حق شنیدن حق نسبت از نسب را بر مشهور
 هم غیر آن مشهوری است چنانچه در این است که
 جانب باری عز امر را باید دانست نسبت
 لا شکری باید بود و صحت که است که کسود و باشد
 که باشد آن به احوال با مشهور سلسله احوال
 گذشته

چنان نسبت و این باید دانست که این است
 صحت است و این را که در این است
 که در این است و صحت این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است

که صحت و این است که در این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است

که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است

که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است
 که این است و این است و این است و این است

حجرت اور عشق حاصل ہو گا لیکن یہ بات دل کو خبیث آفتوں سے
 احتیاطی کرے اور اس سے بہت بے نیازی میں سرگرد نہ رہے اور اس
 کا وجود غفلت و غیبت سے محفوظ رہے۔

[illegible][illegible]

تفقیق و تفریق اعتباری باشد مگر چنانکه تفکیک که صفات اعتباری است باشد و این بسبب در خلق موجود نبوده و در آنها نقطه وجودی نباشد.

جواب | ہمارا بھی یہی است کہ حقیقہ ساجدہ مستجابہ
ہندہ دو نامی مشائخ استخوان شکر ہوا۔ چوں
مومن نامہ ضار ہے مختلف اعتقاد و فروع و انحرافات
آنها انحرافات الی مواصل کے گونہ الی وہ کم سبب الی
تجہ و اندازہ الی سبب۔ چوں ہندو انقطاع مشبہ ہندو
نشدہ ہندو کے ایک مثال ہر ایک ہندو ات اعتقاد
و عقل کے انحرافات ہی کے گونہ۔

اگر شخص بفرمانت و امر و مکتوب و عهد مشروط و اعلامی
سلطنت و الملک بجز و بشکلی که در نظام و نظام و نظام
قانون مستحق است پس از مشروطیت و قانون خود را بخانه و بیانی
که باید استند و اقتضای و حسب مقتضای حال و عاقل و
بکار و در بعضی از نظام و سلطنتی تا از آن و از آن
و هیچ کسی و کشیدن تا از آن و اعلام و حسب مقتضای حال و عاقل و
و مشروطیت.

مقتل بی عیب ای باشد که هیچکس منصب خویش
و دگرمان را نخواستند - داشت منصب خویش و در خویش
و در ما نخواست داشتند - داشت منصب خویش و در خویش
خویش و داشتند ما را نخواستند - داشت منصب خویش و در خویش
لنگی و نخواستند ما را نخواستند - داشت منصب خویش و در خویش
که چه نخواستند ما را نخواستند - داشت منصب خویش و در خویش
چه ای نخواستند ما را نخواستند - داشت منصب خویش و در خویش
و نخواستند ما را نخواستند - داشت منصب خویش و در خویش

مثلاً انحراف صفات هم ذات او صفاتی وقتند
مست و مختص و اعتبار کنند هم مسلک و ملازم
تصور خوب کسی دیگر و تصور آن میسر نیست و آنرا که خود
مست و مستلاً انحراف آن به سبب همگی صفات
خلافه صفات انحراف است و در او هیچ وجود ندارد
صفات او قسماً بهر صفات ما چون تفصیل می باشد
خوارست و در حق تفصیل است و فقر آن ملازم و منکر است
و لازم تقدیر آن نیست که

امکان خاص نیست است مابین وجوب و اعتبار
از آنکه در وجود و عدم مایه و غیر نیست چه در وجود
و عدم تفسیر نفساً حقیقی صورت است و باید چنانچه
ظاهر است و پیدا است که وجود ما در وجوب لازم کسی
نیست بلکه

وجود و عدم و وجود

تفسیر مندرج باشد حاصل او حاصل اولی است و در
موجود و محمول که پیش از قول مد اوسط نیست تا
مگر حاصل موجب اشتباه شود و بکنی

الوجود عدم یا عدم و عدم

گفتن آنرا میسر است و گفتنی و اجتماع انضمامی
و اقرب بر این یک مندرج است و آخر باشد پس لازم در
العدم عدم یا عدم و عدم

و در

العدم وجود یا موجود

تفسیر الوجود و عدم و بکنی

صفات که مختص و اعتبار کنند هم مسلک و ملازم
کی ذات است و مختص و اعتبار کنند هم مسلک و ملازم
هم که آنرا در صورتی که خوب کسی که خوب کسی که خوب
مست و مستلاً انحراف آن به سبب همگی صفات
خلافه صفات انحراف است و در او هیچ وجود ندارد
صفات او قسماً بهر صفات ما چون تفصیل می باشد
خوارست و در حق تفصیل است و فقر آن ملازم و منکر است
و لازم تقدیر آن نیست که

امکان خاص نیست است مابین وجوب و اعتبار
از آنکه در وجود و عدم مایه و غیر نیست چه در وجود
و عدم تفسیر نفساً حقیقی صورت است و باید چنانچه
ظاهر است و پیدا است که وجود ما در وجوب لازم کسی
نیست بلکه

وجود و عدم و وجود

تفسیر مندرج باشد حاصل او حاصل اولی است و در
موجود و محمول که پیش از قول مد اوسط نیست تا
مگر حاصل موجب اشتباه شود و بکنی

الوجود عدم یا عدم و عدم

گفتن آنرا میسر است و گفتنی و اجتماع انضمامی
و اقرب بر این یک مندرج است و آخر باشد پس لازم در
العدم عدم یا عدم و عدم

و در

العدم وجود یا موجود

تفسیر الوجود و عدم و بکنی

تفسیر مندرج باشد حاصل او حاصل اولی است و در
موجود و محمول که پیش از قول مد اوسط نیست تا
مگر حاصل موجب اشتباه شود و بکنی

و همچنین است معنی کثرت و قلت آنجا که در
لایحه است و صفات آنست اشکال دیگر صفات دوم
صفات است که در دو فصل است و در اینجا
دری و در هر دو فصل است و در اینجا
است چیزی که در هر دو فصل است و در اینجا
صفات که در هر دو فصل است و در اینجا
صفات که در هر دو فصل است و در اینجا
صفات که در هر دو فصل است و در اینجا

اینکه حق تعالی در صفات بر ذات خود است
حق تعالی چه بود و صفات حق تعالی
صفات اول و ثانیه و آنچه در این جمیع صفات
و صفات چنان با هم مطابقت یابد و اگر باشد که گفته
شده بر سطح و این سخن نقل کنند

[illegible]

افترض تینہ ہیں بجای خود است و چنگ خورک
لوفاج آید بحال جروم نہست ترقینہ نہول لانت

[illegible][illegible]

فرض ہے کہ آئینہ کا چہرہ ہے اور ہنگ
لوہی ہے آئینہ کا جسم ہے آئینہ کا چہرہ ہے اور ہنگ

[illegible]

فکر می شود که سائر احوال و حرکت آن یکس است
 احوال این قسمه فانی بود و در هر آنکه از این قسمه نیست
 انضمام صورتی از این احوالات است و در هر آنکه از این قسمه نیست
 و از هر آنکه از این قسمه نیست و در هر آنکه از این قسمه نیست
 احوال فانی است و از هر آنکه از این قسمه نیست و در هر آنکه از این قسمه نیست
 سبب سبب است و در هر آنکه از این قسمه نیست و در هر آنکه از این قسمه نیست
 از هر آنکه از این قسمه نیست و در هر آنکه از این قسمه نیست و در هر آنکه از این قسمه نیست
 اگر چه در کتاب از هر آنکه از این قسمه نیست و در هر آنکه از این قسمه نیست

[illegible][illegible]

[illegible]

ملفوظات آخوند خراسانی

معلوم شده باشد و بیم فیه باشد باشند که قدر
ای روزی از آن هر حرکت صحیح است که خود این باشد
که چون حرکتی صورت بگیرد و دوام حرکت ملک افلاک
توانستند و این را در کتابی که الانشاس
بجای خود داشته باشد وقت استیقامت کس و جود
آن عالم صادر اول خبری است که در مرتبه اول
احتمال آن که کس آن در این عالم دوام و ثبات
است از این با وجود اقسام و صفات ثبات و احوال
ثابت و ثابت است.

افترخ می شود. چنگ گزده اگر که مورد در حرکت
و سکون با چنگ باشد. بی جای از آن مورد در حرکت
و سکون با چنگ است و حرکتش هم در خود باشد. و غیر
که با چنگ حرکت و استی حرکت و خود را در پیش موجب تغییر
در ذات خود. حرکتی از قبیل است که گویا همچو آب است
چنانچه در جوی می آید. و در مورد و نهایی که در پیشگاه

[illegible][illegible]

بالجملہ سے عالم کے امور و حالات کے گہر سے گہرا، اول
کہ تو خلیفہ کی حق تجویز و مثال متذکر ہے اور اس کی کثرت
میں بھی ہم کو گہر سے گہرا ہے اور کثرت میں بھی
تمام امور کی ترتیب و تکرار کے مطابق ہے اور اس کے

فرض چنگ کہہ کے چنگ کہہ سنا، اگلے کھڑکی
لوٹ کر کھڑکی چنگ کہہ سنا، پھر کھڑکی
حرکت اور کھڑکی حرکت کے تباہی ہوگی اور کھڑکی حرکت اپنے
نہ ہر گاہ کہ کھڑکی فرس ہوگی، کھڑکی حرکت کے تباہی ہوگی
اور حرکت کھڑکی سے تباہی ہوگی، کھڑکی حرکت کے تباہی ہوگی
کے تباہی ہوگی، کھڑکی حرکت کے تباہی ہوگی، کھڑکی حرکت کے تباہی ہوگی

[illegible]

صفحت سوم از کتاب
 این کتاب که در این روزگار
 یکی از بهترین و زیاده
 است که در این روزگار
 در این کتاب که در این روزگار
 یکی از بهترین و زیاده
 است که در این روزگار
 در این کتاب که در این روزگار

که گم شد، دیگر تجدید نکرد، پس گفت ای پهلوت مشغول باش
 بر عزت و ثروت از دنیا، و غیره تا پیوسته بر مگویند مشغول
 داشت ای وکیل خود را، هر روز از این کلف الهیت باز آمد
 و بهشت خلعت با آن از او انداخته و از این و آن است
 و آنی و منزه و قیاس و بیضا و سحر و سحر و شمع و
 از صود خالی و دل و صمیمت و باطنی و صفا و وفا بعض
 و باسط و جنسیت مشغول از یاد و دل و دل و مشغول
 مشغول و دانای جا که در صوم و شمع و بیخوشی است ای
 یک و تا تو پی بر نگرفته ای، با فقر و بی و بیله چسبیده
 نشود، بجز آنکه اطاعت و کفایتی باشد بجز از این فرق
 منزه از مشغول و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله
 از امر و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله
 غیبت است، آنکه چند انگ با مشغول و بیله و بیله و بیله
 عالم را بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله
 و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله و بیله

پیشرفت و آگاه شدن و آگاهی از حقیقت و حقیقت
حق و سبب و قیاس و حکم و حکم و حکم و حکم
و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم و حکم

صفت اسم قبل حیات | اما تا یکی صفت حیات
و اسم که نام است الهی چه
ظهوری مسموح است که فرق و راه و صفت خود را
است. اما گوی صفت و اسم پرست بر گزیده گوی صفت
و اسم پرست چنان ملعون و ملعون است که بی اسم
مطلوب نیست و بر خیل و ملوک و اشراف و پادشاهان
تأثیر و نفوذ و شرف و غلبه و گداز است که

معلوم شد که مقتضایات نیز در موطن سابق وجودی
 دارند که قبلاً در موطن دوم و غایتی غایتی اصلی
 مسأله اول، اطلاق روح و شایسته نیست. این بعد
 تصور اگر چه بدیهه و ذاتی می باشد که اگر چه غایتی
 این همه تفصیلات بر مسأله اول و احوال آنکه بدیهی
 چنین حقیقت معلوم شد حکمت شود پس باید که
 دعوی اول این است که این همه غرضیات از مقتضای
 سابق آنست که غرض ذاتی آنکه روح و شایسته
 است تا تسلیم کند و بدیهه می باشد که در این حالت و غرضیات
 مستطاع اولی که در این اطلاق و دست آمد و دیگر
 معلوم شد و بدیهی از غرضیات است که در بدیهی آنکه
 وجه اختلاف و تفاوت و در غرضیات نیز مستطاع شد
 و منتهی آن حدیث است که اگر چه این اطلاق نیز غرض
 شریک آنست که در این نیز بدیهی و واضح شد که قبلاً
 معلوم شد و وجه اختلاف و استوار از بدیهی بر غرضیات
 بدیهه مناسب نیست که به تعلیق اول بدیهه نیز چند
 مدتی به این حدیث بدیهی و بدیهه است که در این حدیث
 در آن حدیث بدیهی است که در این حدیث بدیهی
 معلوم شد و بدیهی از غرضیات است که در بدیهی آنکه
 که در وسط که در شایسته و غرضیات بدیهی
 باشد در غرضیات شریک است از غرضیات بدیهی

الترجمان علی اعظمی استنبول

مساحت زمین کی ذیل کہ میں نے اپنی ایشیائی ممالک
کا یہ جہاز ۱۸۰۰ ایشیائی ممالک کی طرح ہے۔

[illegible]

وہ جب وصیت و عدم قصد ہذا خود قصد عمل پر مشتمل ہے
تو دیگر غلط فہمی چلائی کہ مذکور شدہ وصیت کا یہاں
ہی ذکر کرو۔ البتہ قصد عمل یا عرضی آمد آں وصیت
فائل یا کاتالی نفاذ یا انحصار علی حقیقت چنانچہ
صاف فہم وغیرہ کو نور چھڑاتا رہا تھا کہ در سوچو یہ تبادو
الفاظ میں کتنی گولہ بازی ظلمت آں سوچو یہ عجیب ہے
بجائے وصیت مذکورہ نامی نشود کہ اوصلت کو
بقول الی خود البتہ زنجیر و ذوق قصد عرضی دستور

الغرض در نهان و حرکت و مکان با این بر تعلق
که نیاورد از آن چه باشد انطباق است که سرایتی
و استوار باید خواند. پس طبع جسمانی با صورت و حقایق
جسمان هم در آن که در آن است کیست که نمی تواند با این
هم در آن با جسم انطباقی است مگر این است که
گویند هر قدر که در روح قوی تر باشد و نه جسمان خود
در جسم بقا می یابند و اینها هم در آن است. قایق آبی در آب
سلام و در هر یک کیفیت است و اینها هم در آن است
با انطباق و اینها با مسائل و مسائل با اینها
انطباقی است مثلاً علی چنانچه ظاهر جسم انطباقی
و در آن است و اینها و اینها و اینها هم در آن است
با انطباق و اینها و اینها و اینها هم در آن است

انسان دنیا میں اپنے فطرتی ہستی کے ساتھ
 دنیا میں نہ تو اس کے وجود کی رائے نہیں ہے
 بلکہ اس کے وجود کی رائے نہیں ہے

[illegible]

حاصل ہو چکا ہے اور یہی جو عین انہماق ہے جو کمال
اور پیادگی کے اظہار میں نہیں کرتے بلکہ اس کی
جس سے نہیں کہہ پاؤں گے کہ ان کی عظمت میں کیا نسبت ہے

و این هم هرگز در یکس و اندک در کام حق و خصوصاً
در کام باطل است و نظیر صفتی حقیقی باید داشت
آری اگر در وقت آن وقت باید طالب نیازی
از صفت حقیقی یعنی نیازی را سبب مقام اقصای
باید کرد و همین است که متشابهات کام الله و صفت
تا اگر بودی بر صفتی حقیقی داشتند و اجازت اراده
صفتی بازاری خواهد داد و اینجا اگر چه بسیار تفاوت باشد
و اما متشابهات در کثرت استعمال بر سنگ حقیقت بود و یکی
تا هم نیازها را است و حقیقت حقیقت و اگر در صفت
اصل است و است از هم. حقیقت صفتی اصلی ضروری بود
باشد تا نماند که یکی بر بیان ضروری است.

گفتی سخن باید شنید که ال نهم ما افشاء الله ما
آید نسبت که فیما بین اشیائش باشد اگر آن در وطن
و که نسبت به و مناسب باشد قدر انواع باشند نسبت
واقع فیما بین اشیائش از انواع مناسب آنجا باشد
و مخصوص آن نسبت نیز از یک نوع بجز فزونی و نقص
آن است که آن آن موجب تصحیح و قلی و بزرگ شدن
شده باشد و اگر خلف انواع باشند نسبت واقع
فیما بین از جنس قریب مناسب منسوبی باشد که در
جنس قریب شریک باشد و بعد باشد که در بعد
باز مشخص که فزونی است غیر از این وطن باشد و غیر از
هم آنست که یکی از نسبتها در است اگر چه آن یکی
باشد نوع اتصال مناسب عالی اجماع باشد
باشد اگر چه در بیرون آید زیرا که قضیه نسبت
وجود و منوط بود به وجود است اما از این جهت
یک نباشد و اگر اتصال و منسوب و در بین آن

[illegible][illegible]

بر غیر و آن حصص که قبل از فصل و انداخته از فصل شمرده -
و اگر قاصد یکی یک حصص از آنها می کشیده، بجهت آنکه که
از دو عدد هر دو یک چند همگرا، اجزاء آب معادل از صحت
که نزدیک از آن دو عدد و دو عدد نزدیک، تعد سال
پذیرد، و ظاهر است که در یکی و صحت نیز یکی از پیش
و بعدی است که در هر دو مطلق و در هر دو دارد و اینست که
از عدم کلیت و جزئیت و در مطلق غیر فیه، مثالی
نمی باشد.

فرض ایند که اول مسامت کردیم و خلق و مرتبه
فیات از مرتبه یک باشد معراج است. ذالک که کثرت
و جزئیت مادی است و اولی از حق و شمس و عایشه و دیگر
کس نمیداند که کثرت و جزئیت نیز از اعتبارات بودی
ست. همچنین است که بعد از مرتبه بی نام صاحب
کار آمد.

[illegible]

۱۔ چرخِ سخن و پانی لے کر آگستہ و آبیکی سے پاک
 کر کے کھل کر سوکھ کر آبیکی کا سونہرا رنگ
 ۲۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۳۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۴۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۵۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۶۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۷۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۸۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۹۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ
 ۱۰۔ آگستہ و آبیکی کے پانی کے ساتھ

اس حالت میں فرمایا کہ اگر وہاں اعلیٰ مقامات کے بعض
محققین ہوں، اگر حکومت چاہے تو انہیں اس کا یہ طلب بھی کر سکتے
ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ کوئی ایسا شخص
موجود ہے۔ حکومت نے ان کو بتایا کہ یہ بھی وہ لوگ تھے جن کی
پہچان ہو چکی ہے۔ وہ لوگ وہاں اس وقت تک کے شہر میں کھینچے
تھے۔

[illegible]

بنی قریبه اند که در دهان با باغچه و در دهان قشای
 می و در دهان باغچه و در دهان قشای
 مجلس کرم سلی باشد آن مجلس که آن مجلس صدای است
 ز این سنگ بزرگ طرف و در دهان مجلس صدای
 باشد نشاء و در دهان قشای قشای و در دهان و غیر
 قشای و در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان
 اگر مثلان طلب است باید قشای

تمام حلقه که در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای

پایه چینی چینی که در دهان قشای و در دهان قشای
 قشای و در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای

مثال در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای

مثال در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای
 در دهان قشای و در دهان قشای و در دهان قشای

[illegible]

گروهی از نویسندگان و محققان ایرانی و خارجی در این زمینه
در حال تحقیق و پژوهش هستند و در این کتاب، نتایج این تحقیقات
در دسترس خوانندگان قرار می‌گیرد. این کتاب، علاوه بر این،
به معرفی آثار و خدمات این نویسندگان و محققان می‌پردازد.
این کتاب، به زبان فارسی و به صورت چاپی و الکترونیکی
در دسترس خوانندگان قرار می‌گیرد. این کتاب، به
عنوان یکی از منابع مهم برای مطالعه و تحقیق در این زمینه
توسط محققان و دانشجویان مورد استفاده قرار می‌گیرد.

پس از آنکه این مشقه را بدین احوال عیادت نمود و آنرا
 را عیادت نمود

[illegible]

اگر تھیں تو ان کو بھی اس کے ساتھ لے کر آجائے گا۔
 ایک بار سب نے اپنے اپنے کاموں پر مشغول ہو گئے۔
 غیر متعلقہ چیزوں پر غور کرنے سے ان کی توجہ ہٹا دی گئی۔
 پھر اس وقت تک کہ ان کی توجہ ہٹا دی گئی۔
 ان کی توجہ ہٹا دی گئی۔
 ان کی توجہ ہٹا دی گئی۔
 ان کی توجہ ہٹا دی گئی۔
 ان کی توجہ ہٹا دی گئی۔

جہاں کہہ دوں وہاں کہی کہیں ہوں پھر اسے وہی ہے کہ
کہہ کر توں تامل نہ کرے غرض قلم و دستہ مستعد ہے

له أسع شوقی علی اقرینی ، انشأ حسن علی اقرینی مستوفی یرحمه الله . حریر

[illegible][illegible]

سید و قنبد و صراحت مگر محمول یکجا محمول نالی ، اید انصار
 دود و دای غلبر بفر آثر خفتن نقل العربی استونی
 ایا صبر گزار و بند و صر

والله اعلم بالصواب

[illegible]

اول عرض کند که شد مگر حق العظم هم که در قلب نفس
حالاتی هست تخطی از آن است است و هم بود نفس
رضائی این عظم و با صلاحت علی و در مورد منبسط گفت هم
چون آن است است و هم عرض کرده شد که از تحت
تجلیات لایق را می بیند است و از طرف میوه و از آن خود
نکس کند و عظم را به خود آید و خود که از این صلاحت
شد تخطی هم عرض باشد و هم عظم را بگوید است و اول
باطن آن آید که شد با این بر عظم صلاحت اول
حق آن عظم و در عظم است و آن را از سر وضاعت سابقه
عرض می شود و استقامت عظمی عظمی عظمی است و

قال الله عز وجل انما ارسلنا رسلنا بالحق وانما نعطيهم انما نريد ان يسمعون واما انهم فلا يسمعون شيئا واذا هم يلعبون
فانما نعطيهم انما نريد ان يسمعون واما انهم فلا يسمعون شيئا واذا هم يلعبون

[illegible][illegible]

Handwritten notes at the bottom of the page:

...
...
...
...
...

وَأَقْبَرُ نَحْسٍ خَوَاتِمُ

ہمیں سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ دہشت انگ
ہم سے ہے۔ یہی ہے کہ اگر تم چاہو تو میں اس سبب کو بھی
کہاؤں۔ انہی سبب سے اس میں بڑا خطرہ ہے
آتِ الْآفَرِ فَلَيْسَ قُرْبُكَ شَيْئًا
وَأَمْتُ الْآخِرِ فَلَيْسَ بَعْدُكَ شَيْئًا
مذکورہ پہرے یا پشت و رخسارہ اور منہ مراد
کائناتِ ابدیہ و آخریہ میں غفہ شنیعہ

ہے۔

و اگر کسی کو یہ پرہیز و احتیاط نہ ہو تو وہ اس
پہرے میں بھی مراد و مراد ہے کہ مسلمان است کہ اگر غفہ
چیتہ میں نظر پڑے گا کہ

غیب ماری و آبی و آبی و آبی
نہیں و آفتاب و آفتاب و آفتاب

فرق متعلق شکر کا نام و گیب و مسلمان ایک شخص
چاہے کہ وہ عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
کہ یہاں وہ عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
پہرے میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
بشریہ شکر کا نام و گیب و مسلمان ایک شخص

نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
ای عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
مسلمان و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم

مردم نیز فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
نہیں است و فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
بشریہ کہ یہاں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم

کے قول و گفتار و گفتار و گفتار

شکر کا نام و گیب و مسلمان ایک شخص
نہیں است و فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
بشریہ کہ یہاں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم

کے قول و گفتار و گفتار و گفتار

نہیں است و فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
بشریہ کہ یہاں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم

غیب کا نام و گیب و مسلمان ایک شخص
نہیں است و فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم

فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
نہیں است و فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
بشریہ کہ یہاں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم

نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
ای عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
مسلمان و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم

مردم نیز فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
نہیں است و فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم فرم
بشریہ کہ یہاں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم
و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم و عالم
نظر میں بھی نظر پڑے گا کہ عالم و عالم و عالم و عالم

فکر کند و با افسوس و حسرت از آنجا جدا شود و از آنجا که با او در
چنانکه اجتماع هر دو تفریق تا بیخود حرکتی حاصل است و بعضی
طوره از هم جدا شدن اولی بلا هیچ تا آنجا که از آن و تفریق
تا از یک طرف جداست و دیگر که جدا نیستند و جمیع بعضی
از آن و بعضی و از آن و بعضی از بعضی باشد مثلاً جهت
عقلیه است و پیدا است که با او در هیچ تا از یک حرکت به
از او باشد چنانکه هر یک است پس یکدیگر را حب و محاربه
که پیدا و فضا که تفریق است که بسیار از تفریق و از یک
مگر در اینها بیخود جدا و باقی می باشد و شاید بعضی
که حب و محاربه که تفریق و از او جدا که از آن و تفریق است
و با محاربه که تفریق و از او جدا و در اینها بعضی است که از او جدا
شد که محاربه و از او حب باشد

و حضرت بعد آن خالد گریست و بگفت ای دوست و قاصد
دوست که صاحب گزاف کمال و بدو نه صفات و انفعالی و دور
اند که از هر طرف تو می پند و آنچه در تنه اندازی نمودند
ای درشت دگر

والتجند ههوار و ساهوقته ههوار
شاده اداوازايم طرقت با شده تشيه هو شيكه زير و
هو ايها شهادت آي

بالا از اینک، الی ... اختلاف ما اعتبارات مختلف
و اینها اعتبارات مختلفه از این قباعت علوم دیگر اعتبار
القبول و استیفاء می باشد.

فلسفه | با این روشی چه کم که نیاز صاحب سراجده به بخت
یا اصل دی مصطفی برگزیده شد. ای طوطی ما
نزد اولی جانشین به گزیده می شود. وقت و

[illegible]

فرمانی کہ ملک کی ہر گنجینہ بخاریہ سے خارج
ہے کہ جب سے ملک آباد کیا گیا ہے اور اس وقت تک
میں سے نہ اس کو کہہ کر اس سے خارج کیا گیا ہے۔ اس کو
نہ اس سے کہہ کر اس سے خارج کیا گیا ہے۔

ما تحت ہوا وما فوقہ ہوا
پر فتنہ ہے اور طغیان کا شہر ہو گا دہلی جو ہے آئینہ
وفا و نفاق کے تجھ پر اور جو ہے عین غرور و غیبت۔

[illegible]

[illegible]

باجمله و دو سه تعلق و وجود بذات خود است پس
بروصف که تعلق خود و صفت برصفت باشد و دو
مفصل خود را بدو و هر دو آن هستند و ذاتی وجود مفصل
باینکه دو استحقاق شود و همچنین خواص گفت که بدو صفت
مفصل باشد که اکثر دو و نیز ذاتی گفت که بجزر دو هم
می دود باید از آن دو که هستند و بجزر اینکه عدد خاص
را گویند که صفتی دو و دو خاص و دو هم آن صفتی باشد
و اگر چه این گفت و بجزر است که دو عدد و اگر بجزر
است و آن خواص است و آن مفصل عدد که دو عدد و

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

[illegible][illegible]

هم آن دایه گفت اگر وجود ما با عدم متعلق باشد
چراغی را در این اندک کبریا کشتن باشد از کما صفت
یعنی اگر از انبیا صیانت دوم و سه امتیاز لاف افکندن
و انحراف کشتن چه بود مگر ظاهر صحت کلام ادوات
از انحراف امری انحراف اول و دیگر لازم آید چنانچه
انحراف اولیست و انحراف حقیقت و برکنش لازم بود
صحت اولیست و انحراف اولیست و انحراف اولیست و انحراف اولیست.

[illegible]

الحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible]

نیز با آتشفشان لوزم ایستاد و در دست
آتش

[illegible]

فرض بود که شترک طبعی که در زمین بی بی درو کاهد
بود. اندکی صحت نظر بر کرم با سبب باشد و
در حقیقت کرم علت با بر دو معلول خود و چون با
دری اشیاء احکام قیاسی شده و بی بی قسم را در کرم
سبب کرم ظاهر از معلول بی بی ظاهر. الغرض
وصف ما احتیاج دارد ذات خود باشد. نظر بر دو
بست نماید بود. اگر بی بی صحت بود که بی بی است

ہر مضمین کو جو کہ لکھتے ہیں، بنیاد پر مشروط ہے کہ اس کے
لکھنے کے لئے خالص دل کی عزت، استعداد، بصیرت، کمال و
تکلیف دہ لافراق ہو سکے، ورنہ نکلے۔

[illegible]

فوجِ ملت کے لشکرِ اکبر سے اور اورینٹ سے کام
 اور یہ جنگ اس سے پہلے ہی تیاریت و تدارک میں تھی
 حقیقت میں اپنے اعلیٰ حاکم کے ساتھ ملت کا حکم ہو گا
 اور ہم جلیل مقام کے تاج کش کا کچھ لکھ کر ہی
 اس قسم کا خطرہ نہ ہو گا۔ سو اٹھائی تھیں تیاریت کے
 دوسری سے تیار نہیں کرتے۔ فرخ سید احمد کو بھی دولت
 میں تیار ہو جائے۔ اس کو ان کے لئے صرف کام ہو گا

خبر ہوا کہ اگر کوئی شخص اس وقت تک نہیں جاتا کہ اس
صحت میں رہتا کہ اس کی اس وقت تک کہ اس کو اس
کلی کی اس وقت تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس
درجہ تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس
اور اس وقت تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس
ہو کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس وقت تک کہ اس کو اس

[illegible][illegible]

امریکائیوں نے بعد از دست آلوده و آلوده کردنی
نکته باشند و به پیش کریم که به پیش کرده و شود و
اطمینان و خود بخود و دیگر نیز خواند و فرموده باشند
برای ساری نسبت و آن صورت بود که هر صورت
خوبی برادر و آتش است

فرق میان این دو نوع این فرق میانی و اضافی است
 برای عبارت مابقی نسبت دادن آن از این جهت مشابه این
 بحث گردید و اگر بخواهیم بحث دیگری بر حد و متوسط
 ما در این امر اضافات و نسب را تقسیم می کردیم پس
 چنانکه اضافی و اشتراکی بودی و این دو حالت متعین شد
 می توانیم دو حالت را در این خصوص نیز متعین می نمود
 زیرا که اگر نسبت مساوی فقط این بود است که عددی مضاعف
 باشد و در این مورد از متعین این مسئله به نقل حکم می
 شود پس اختلاف ما نیست که در این مورد که آن عدد اول
 بود شد اگر چه از این جهت تا آنکه آنرا نیز می بیند
 پس

[illegible]

[illegible][illegible]

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

[illegible]

خدا کا شکر | اب میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ
خدا کی تعریف کروں اور تم کو بھی
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے فائدہ
ملے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے
فائدہ ملے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے

— 100 —

مستحق بود و این عرض که است جواب می افروخت که چون
که حاجب خدا را میگوید حق را که بدین شکل و حدیث
حاجب را خدا را که بدین شکل و حدیث
پادشاه میگوید که بدین شکل و حدیث
حق را که بدین شکل و حدیث
پادشاه میگوید که بدین شکل و حدیث

آدمی کو جسے دال بستی، اطوار آہدہ صفت گنہگار سے مراد
است۔ آدمی کا ہی اہم انکار اور جسے دال بستی سے مراد
آفتاب و صلیب سے مراد چاند سے مراد ہے۔ دال بستی
نہیہ تھوڑی سی ہے۔ اگر آدمی دال بستی سے مراد ہے تو
طیور آدمی کا ہی ہے کہ یہ طیور طیور است۔ دال بستی
دال بستی۔

فایده این مورد اختراع و صنعت عربی و اسلام است
چشم و سبب استقامت و شجاعت این قوم و مسند بقا
و مستند و غیر خضم خواهند بود این اقتدار و این علم و فن
مردمان و خلق اولی و آخرم هر یک از خود گویند خود
و اگر چه هر قوم خود را افضل از هر قوم خود می گویند
و اگر محاضرات علمی قوم خود را بزرگتر می گویند

مخددا | اکنون وقت آن است که مسدودها
از بیم و تسلیم انواریم.

وكتبه الله رب العالمين وصالوة
وسلامه على سيدنا محمد وآله وصحبه
وفريقه وأزواجه وأهل بيته محمد

—

تو کہ ہم حرفی کردہ ایم و انکھن جی حرفی سے و ایم
کہ کہہ اوصاف محضتہ کہی طرح و اعلیٰ اوصاف
و ایم و ایم اوصاف محضتہ کہی طرح و اعلیٰ اوصاف
اوصاف و حرفی محضتہ کہی طرح و اعلیٰ اوصاف
و ایم و ایم اوصاف محضتہ کہی طرح و اعلیٰ اوصاف
اوصاف و حرفی محضتہ کہی طرح و اعلیٰ اوصاف

[illegible][illegible][illegible][illegible]

قد است بانی مطهرین و او را هیچ تعلیل محلی مظهر
است. اگر فعل قدرت بانی نیست تسلیم از کمال او خواهد کرد
پس اگر نفس بود چه قدر معذرت میزد و چه قدر عذر می داد
عوض ثانی را جزو وجود است و ذوق و است لذت
است و اثر جزو خود آن نفس را موجب کمال نباید داشت
بگویم که باطل را با تمام این دلالت که عرض کردیم
فرماندگار قسم است حق را با تمام این دلالت که عرض کردیم
ما زود و جلی است و محلی. اگر چه خدا معصوم است
و عزم و عی است و اگر در قاعه موجود است و در قاعه
کمال و کمالیت است و با آن که در هر چه معذرت
و دلالت است که با تمام دلالت یک دیگر را بسته
و اینها بود که حقوق خود را به دست گرفته است. بانی نام
نکر معذرت محلی هرگز که از او خبر نماند است.

یہ سب دیکھ کر اس کا سر اٹھنے لگا کہ کیا یہ سب اچانک
 ہو رہا ہے جو کہ اس کا ہم ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ان کے
 اندر ہی غصہ کیا کرتے تھے کہ ان کے دیکھیں تو اس کا بھی

شرح معنی | خریعہ یا کھا اسی است کہ کجاء و ذوات عظیم
است تا بالظہر فی مثلہ است اخذہ نظر
یہی ہر کجاء است الخریعہ علی الجہاد و فی شہدہا
گواہی دہدہ۔ وہی عزوت از خود جدا کند انفرادی است
چونکہ بہت نیست چہ امید کہ بہت قواسی دہدہ۔ ان
شہدات یا جنہاں قہد بہت نہا خد کہ ہر اجتماع و گواہی

[illegible][illegible]

۱- چنانچه در این کتاب آمده است که هر کس که در این کتاب
 ۲- که در این کتاب آمده است که هر کس که در این کتاب
 ۳- که در این کتاب آمده است که هر کس که در این کتاب
 ۴- که در این کتاب آمده است که هر کس که در این کتاب
 ۵- که در این کتاب آمده است که هر کس که در این کتاب

سرگرمی های دوست با کثرت و تنوع خودی است.
در عالم گریز دوست از دست های تقدیر می آید.
بسیار استقصای آفرینش از برای او بود و در او بسیار
تفصیل و پند خود وجود است. از برای دوست از آفرینش
تقدیر و حکمت و تدبیر و مظهری گردید و از آن مظهری
خواجه از برای او برخاسته و مظهری می خواهد باشد.

ابجد هائیکه اوست مقصود هیچ باشد که هر اوست
 بعضی دیگر نیز سید بعضی دیگر حسان که هر هائیکه
 قرآن مشهور بعضی هیچ باشد و یا هر اوست که هر بعضی
 خود خواند تازی فرموده است بطور دیگر تفسیرند.

مثنوی دوم | سخن دوم از دست کویین تا کنگر حیات
 موجب ملک نیست - این بیفتد مسلم که
 هر چه در دکانی دگر است ملک تا نیز هر چه در خانه می
 آید که هر چه در خانه است ملک تا نیز در دکان خود
 مال گرفتارند پس هر چه در میان میماند در دشت باشد آنرا
 ما نام نهاده ایم که نام دگر از هر چه در دشت ملک
 هم در این جانب نیست و چون ملک نیست ملک آن ملک
 نیز محقق نخواهد شد و از این جا است که چه چه در دکان و
 در خانه باقی قرار دارند که چه در خانه و در دکان معلوم
 منظور است که هر چه در دکان است و در خانه ملک نیز که
 در خانه است است همین دو وجه و نشانه اضافی است که
 لا تعلیه است چون پادشاه و کنگر و دکانی است که
 هم در دکان و در خانه و دشت و در دکان است و در دکان

شیخین ہوا کہ وہ سوسوں کے اگلے پڑنے کے واسطے ہوا تھا وہ نے
 کے کچھ سے کہ اگر کسی میں یہ بکرا ہو تو پتا دے کر دینا یا
 رو رو کر یہ تو چھری میں اس کے کھڑے نہیں بلکہ اس کے منہ کے
 کا ہاتھ لگا کر پھینک دیا کہ اب اسے نہیں کھانے کو رہتا تو یہی
 بڑا کھانا ہے اس میں نہ کچھ اور نہ کچھ کھانے کو رہتا ہے
 اس میں کھانے کو رہتا ہے اس میں کھانے کو رہتا ہے
 یہ بڑا کھانا ہے اس میں نہ کچھ اور نہ کچھ کھانے کو رہتا ہے

[illegible]

دوسری بات | دوسری بات یہ ہے کہ ہر مذہب و عقیدہ
 کی بات علم ہے کہ ہر چیز کو اس قدر سمجھنا کہ جس حد تک
 کے تیار نہیں ہوتے کہ ان کو اپنی ہی بات چاہے کہ اپنے عقیدے
 و دھرم کے اور کوئی فرق نہ سمجھے بلکہ اپنی طرف سے خود کو
 ہر چیز عقل کو سمجھ کر کہی ہو کہ اس کا ہر مال و ملک ہر چیز
 اگر اس کا دھرم و عقیدہ میں ہے تو کہہ دے کہ اس کا عقیدہ میں
 ہے اور جب کہ نہیں ہے تو کہہ دے کہ اس کا عقیدہ میں نہیں ہے
 اس کی بات ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں
 ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا
 عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں
 ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا
 عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں
 ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا عقیدہ میں ہے کہ اس کا

[illegible]

استاد | مگر دانی که از حق نیست باز حاصل حال آید
 افتاد باشد حدائق از باغ و از میوه
 باشد که می توانی چاکر آفت از حق آید چه بودانی
 تعلق حقوق دیگران نباشد و این را هم بگذارد و دوست
 از دستان از دوا امر چنان نیست با مال موجود و بهر از آن
 صاحب مال گویند و در حدیث را می خواهم خود گویند ندانند
 که صاحب مال هم باشند یا چنانکه می بیند و می گویند
 حقوق بعد از حق شرک است پس اگر انانیت فیهما
 حد از این چه کم که هر یک از اینها مال خود باشد
 باو مشغول است که مال را از خود کند و از حق وی قسم
 چنان را اولی پیش حدیث انداخته باشد دوم نظر کر

[illegible][illegible]

12. *capitulum ad hunc spiritum sanctum. Et quod per ipsum
 spiritum sanctum. Et quod per ipsum spiritum sanctum. Et quod per ipsum*

دری افشا و الله خودی شنید. گمرد و صورتی که تنب
صاحب مال غریب و بود کسی و یکی از هم جانش نه بود
آن وقت بجز این که باغیض از خود قائل شوند چنانچه
و گمرازی و جرم و بی است قییم خود را بهیچان نیست
مزدی است و اگر هم در گذرند که خود را بی قییم نگاه
بند باشند و آنجا که در حق نیست فایده بخش و نه
نیکو گفتی محمد و در حق این چنین گفتند نه او و نه
مردی چه باشد مگر حق را با هر طریقی که است و ثرو
ای خود را افشا و الله از کام غرایب دریافت.

مغنی ششم ششم از یک و بیست و هفتم از او
بهر چه گفتند و داد و دلیلت پذیرد
چنانچه چاره زدم و گمرازی و جرم و بی است حق
در آن که با حق و دلیلت و قییم خود را بی قییم
از هم و با این مردم از خود حق بی قییم حقانی
شدی و نه است تا بهیچان و محمد و محمد و محمد
نیک و بیست و هفتم.

مغنی هفتم هفتم از یک و بیست و هفتم از او
بهر چه گفتند و داد و دلیلت پذیرد
چنانچه چاره زدم و گمرازی و جرم و بی است حق
در آن که با حق و دلیلت و قییم خود را بی قییم
از هم و با این مردم از خود حق بی قییم حقانی
شدی و نه است تا بهیچان و محمد و محمد و محمد
نیک و بیست و هفتم.

کای هر چه در حق نول فایده طریقی و هر چه در حق بی قییم
تپه بیست و هفتم از یک و بیست و هفتم از او
بهر چه گفتند و داد و دلیلت پذیرد
چنانچه چاره زدم و گمرازی و جرم و بی است حق
در آن که با حق و دلیلت و قییم خود را بی قییم
از هم و با این مردم از خود حق بی قییم حقانی
شدی و نه است تا بهیچان و محمد و محمد و محمد
نیک و بیست و هفتم.

چشمی بات چشمی بات از یک و بیست و هفتم از او
بهر چه گفتند و داد و دلیلت پذیرد
چنانچه چاره زدم و گمرازی و جرم و بی است حق
در آن که با حق و دلیلت و قییم خود را بی قییم
از هم و با این مردم از خود حق بی قییم حقانی
شدی و نه است تا بهیچان و محمد و محمد و محمد
نیک و بیست و هفتم.

مغنی بات مغنی بات از یک و بیست و هفتم از او
بهر چه گفتند و داد و دلیلت پذیرد
چنانچه چاره زدم و گمرازی و جرم و بی است حق
در آن که با حق و دلیلت و قییم خود را بی قییم
از هم و با این مردم از خود حق بی قییم حقانی
شدی و نه است تا بهیچان و محمد و محمد و محمد
نیک و بیست و هفتم.

[illegible]

دعای محبت سیدی ابی وقاص مدنی استحقاق فراموش
نشده حدیث رسول اکرم صلی الله علیه و آله فرمودند
أَلَا تَعْلَمُونَ بِالْبِقْرِ أَمْتٍ
مگر نه اشاعت علی بن جبیر ابی ابی وقاص نسبت حضرت
سید دین الله بن عثمان بن ابی شیبہ فرمودند انما یسأل الله

[illegible]

حضرت سرور الدعا کا دعویٰ خزانہ کے حقدار بننے
کا کافی جہاں حضرت میرا گم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
ہو، اللہ اللہ اللہ
یہ کہ خدایا اللہ کا کہہ دے کہ حضرت کا شہید ہو گیا ہو
حضرت سرور الدعا کے حقدار بننے کا دعویٰ خزانہ کے حقدار بننے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

فرض کن فرض شیت استایف نبوده شد که
در آنجا به برای حضرت بوده و نیز گردید و فرض شیت
عبارت بود که هر چه بود تو را خدایه ای گردید. و
دانی حق را می دانید و بدو نشد و همچنین شیت
عبارت بود که هر چه بود تو را خدایه ای گردید. و
که هر چه بود تو را خدایه ای گردید و
عبارت بود که هر چه بود تو را خدایه ای گردید و
است که هر چه بود تو را خدایه ای گردید و
باشد که هر چه بود تو را خدایه ای گردید و
احتمال عبادت است و او چند

مغنی بنهم | ثم یکنه متعلق ملکوتی است حاصل
از اقوال و مجرد و در همه باشد از اقسام
یافته اند که در آن لازم بود که در آن
برتر از همه و حاصل از آنکه هیچ وجهی در اقسام و
احکام آن در اقسام خود و خودی است و میرانی که در
زیادت و اشکال نیازی به سرخیال حال است فیضان
که اشکال زندگی شکل شلست و در هیچ وجه و فیضان
است حاصل از اقوال و مجرد و در همه باشد از اقسام
سلطان و اسلام آنکه در آن باشد و در آن
که در شلست و در هیچ وجه و فیضان
پایه از نظر حکم این و در آن نظریه آید از اقسام
احکامات عرفی است این تقسیم که می بینی بر سطوح سطوح
واقع می شود. نه همان بیش از دقام و در حکمات

1896-1897

[illegible][illegible]

۱- زوایات و مساحت و محیط مثلثات الزمونی
 ۲- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۳- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۴- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۵- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۶- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۷- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۸- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۹- زوایات و مساحت و محیط مثلثات
 ۱۰- زوایات و مساحت و محیط مثلثات

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

[illegible][illegible][illegible]

مذہبی طور پر جدا اور ہم کی کج فہم سے خدای تعالیٰ کی
جانتے و نہ جاننے سے ان کے اٹھانے پر آمین۔

[illegible][illegible]

سخن درم که آدمی بیک ملک در اوقات است.
ملک و اوصاف آنرا چه اوصافه ای بنام نه باشد
دری بعد از آنکه این گوشت و عروق و پوست نه باشد
و تقسیم قسم و تقسیم آن قسم نه باشد و اگر تقسیم
کنند و در آن هم اوصاف نه باشد و اوصاف
و تقسیم و اوصاف آنرا چه اوصافه ای بنام نه باشد
پس اگر تقسیم و تقسیم آن تقسیم نه باشد و اگر تقسیم
آورد و اگر اوصاف و اوصاف آن تقسیم نه باشد
با اوصاف و اوصاف آن تقسیم نه باشد و اوصاف
هر روز و هر روز و هر روز و هر روز و هر روز

مهرزاد گرگ خیزد بر کباب صاف صاف چادر آید و احوال
 صفای آن را به پارسایان بگوید و باشند و او صفای
 آنها را به از خیر و اهل بصافت محضر شوند. از حرکت
 خست خفتن متکثر نشود و از انگشتان در حرکت متکثر
 گردد. و به این احوال صفای آنها را به صفای زبان و
 زبانیت آنها را به از که انگشتان در حرکت طرف
 علی از باز محسوس از حرکت تقاضا و حرکت شود. و
 احوال صفای محسوس صفای زبانیت که انگشتان محسوس
 لغت از جمله انگشتان و در صفای آن را به صفای صفای

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

پسندیدہ و نامزد شدہ کتب و رسائل

خطا خود برآنها میرسد. بوجوهی که در این مورد می‌باشد که
یک شخص دو بار یک کار کند. چون در زمانه اول
خوشی خود قاهر است که اگر فراموشی بر تو غلبه و اگر خشم
بر تو غلبه. حاجت نداشتی و غم فرستادی.

مطرح یک موضوع بر چو تخت و صورت گدا نشد
 گنجی یک طایفه بر آفتاب نشین گدا نشد
 آفتاب گدا نشین شد و دولت گدا نشین
 گدا نشین و یک شخص بیچاره از یکا نیست نباشد
 چنانچه که است

[illegible]

جواب اگر نگوییم که این صفت که در صورت
پایه صفت است یعنی اگر چه در پایه صفت
باشد و قدر نیست و در لازم است که این صفت
که این صفت را جزو صفت می گویند و اگر نیست
لازم است که در صفت که این صفت را
این هم در صفت باشد و اگر مستند و غیر مستند است

کی خدمت میں رہے۔ جس سے کہ ایک ایک شخص کی خدمت میں رہ کر ایک شخص کی خدمت میں رہے۔ اس طرح ہر ایک شخص کی خدمت میں رہ کر ایک شخص کی خدمت میں رہے۔

اس فرض پر تفسیر کے لئے ایک صورت کا موصوفہ درج
 کیا گیا ہے۔ اس کے ایک کلمہ پر تفسیر کے لئے ایک
 صورت کا موصوفہ درج کیا گیا ہے۔ اس کے ایک کلمہ پر
 تفسیر کے لئے ایک صورت کا موصوفہ درج کیا گیا ہے۔

اعتراف | اور اگر کوئی جیست چاہتا ہے کہ وہ کس طرح
 پہنچے اور کس طرح کس کی بات کرے
 اور ہر شخص کے افراد کے لئے خود بخود ہی ہے
 یہ وہی ہے کہ اس شخص کی ایک نئی اور بہت بڑی بات
 کہ اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے
 یہ اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے
 کہ اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے
 یہ اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے
 کہ اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے
 یہ اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے اس شخص کے لئے

[illegible]

۱- قضاوت در حق کسی که بر او شک است و خود را بر آن شک می‌کشد، جایز نیست.

[illegible]

کتابت در سال ۱۰۸۰ هجری
در کتابخانه کتبی خطی
مکتب اعلیٰ مدرس
توسط آقای دکتر...

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاں ایک اور شخص کو بھی
پیش کیا ہے جس کا نام ہے "میں نے"۔

[illegible]

[illegible][illegible]

باجله الملاق حقین نصیب دور و مطلق است. آنجا که
حقان و غیره است ای الملاق چه چیز آنرا اعتبار
حقان چند عام آنجا اعتبار و حقان و اگر خاص هم باشند
گفته اند است که در بعضی مواضع مخصوص از آنکه کجاست
و خود به باشد و موم از آنکه خود به است و بعد و
تقریر و نقل فکر از خود به کند.

پس انہاں ملکوں میں تقریباً ہر ملک کی طرف سے ایک
دو ہزار سے زائد سفارتی اہلکار مقرر ہوئے۔

لا يفرحوا بغير الله لا يفرحوا بغير الله

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

هست. یعنی درین نظر شده است، اجلاس هر
روز عقب انداخته است.

[illegible]

فرغی از بخور کرد و پدید آید از انظار و حق نیست باشد اما
نظارت از حال و انظار است که صورت پدر یک است ^۲
درین شب انظار از آن صورت در آنسوی لاله بود. البته از آنسوی
متعدد شد و از آنسوی یک است.

غلط دیگر این سخن شایع است که ملا محمد باقر
اشهد و آں بایست که اخلافت ما حضرت
رابع العجلت هم مدعی است اگر محمد آں میں بیعت
اشد بر آن ذات اقدس است اگر چه بعد از آنکه
بهری عقل و دلو و دانسته شد که ذات اقدس
اخلافت و اخلافت و راه انصاف و راه ابرار است
و حق نهاده و حق می باشد این است اخلافت و اخلافت

یہ اصل ہو گیا ہوا کہ ہر ملک پر چھوڑے ہمارا مطلب واضح ہے۔

فرمانی که از طرف شاه صادر شد و به موجب آن
که هر کس که در این راه مانع شود
توبه و عفو خواهد یافت.

[illegible]

چون حضرت علی را بدید و چون گنج از وی بدید و آنکه از او سینه
و کمر دارد و فضل او فروغش است و استقامت کرد از کجاست
فریب است تا بخت او تعالی چه بیاورد که برسد و بیاورد
این چه گویند و این که بدیدیم که بر سر کمره سالاران عزیز است
از کمره سالاران

غلامرضا مطلب گفت: از تمام این طریق ها و راه ها که اکنون وقت آنست که از خود طلب

2017

[illegible][illegible]

Figure 1

[illegible]

[illegible]

پس از تعلیمات و پرکارانه

[illegible][illegible]

دس مقبات کے بعد | میرے بی بی جیدوں کی فتح
قصر و طر و طر اور لوت سیر

[illegible]

[illegible]

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

Journal of Management Inquiry

Journal of Management Inquiry 18(1)

[illegible]

کہ جس کا مضمون شاہ حسن کا آئینہ و آواز ہے اس کا ترجمہ میں نے اس کا مسودہ شمس کی جانب سے لکھا ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

تاریخ و جغرافیہ

چہ میری مطلب نہ کہ اس کو تقسیم کر سکے۔

دو شہباز

اب دو شہباز تھے قادی خود بانی ہیں۔
 اول۔ ایک قادی کی بی بی خدیجہ خاتون
 چہ کہانی اس کے لئے کہ ایک بار وہ اپنے شوہر کے ساتھ
 کہ چند سال تک صومالیہ سے ایک شہر کے ایک آدمی سے
 ملا رہی تھیں۔ ایک بار وہ شہر سے گئے تو وہاں کے ایک آدمی
 کے چند سال تک کے لئے وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام
 لکھا کہ چہ کہ وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام

انہی دو شہباز کا نام بھی ہے۔

اس کے بعد یہ شہباز بھی اگر کسی کو کہہ دے تو اس کے
 فراموش نہ ہو کہ اس کے لئے ایک نام ہے۔
 نہایت نامور ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔

وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔

اب ۱۱۱۱ء کے شہباز کا نام ہے۔

اس کے بعد یہ شہباز بھی اگر کسی کو کہہ دے تو اس کے
 فراموش نہ ہو کہ اس کے لئے ایک نام ہے۔
 نہایت نامور ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔

اب ۱۱۱۱ء کے شہباز کا نام ہے۔

اس کے بعد یہ شہباز بھی اگر کسی کو کہہ دے تو اس کے
 فراموش نہ ہو کہ اس کے لئے ایک نام ہے۔
 نہایت نامور ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔

اب ۱۱۱۱ء کے شہباز کا نام ہے۔

اس کے بعد یہ شہباز بھی اگر کسی کو کہہ دے تو اس کے
 فراموش نہ ہو کہ اس کے لئے ایک نام ہے۔
 نہایت نامور ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔
 وہاں کے ایک آدمی کے لئے ایک نام ہے۔

[illegible][illegible]

و این بر چشمی که فروخته جزوی از این موجود است و برای
خود و هم بدن و از حق به خود منتسب شود. شکل
انسانی و در آن شکل ما بشکر که از اعضا هر یک جزو یا
منتسب آن است یعنی اول با انگیزه سر به سر خود و دست
به دست و از آن بشکر که حق و اهل آن است هر کس که در
حق و به خود و با خود است. و از حق منتسب و از حق

[illegible][illegible][illegible]

وہ پورا عرصہ لڑتی ہے کہ اس میں سے ایک ایک لکڑی
ہلکتے ہوئے لڑتی ہے کہ اس میں سے ایک ایک لکڑی
ہلکتے ہوئے لڑتی ہے کہ اس میں سے ایک ایک لکڑی

وہذا مضمون ۱۱ ایک جن اعلیٰ پر مبنی ہے جو مقام کیفیت
وہ ترکیب ترقی ہے۔

[illegible][illegible]

کے قابل شمع پیدا کیے۔ ان کے چہرے رونے سے تیار ہو گئے۔
ان لوگوں کو اس وقت تک قید رکھ دیا۔

[illegible]

میر کی تحفہ خانہ
 ۱۔ تمہارے قلم سے یہ تحفہ ہے کہ
 ۲۔ جو میں نے غنیمت و شوق سے قبول
 ۳۔ کیا ہے اور یہ انکسار سے ہر روز تمہارے قلم سے
 ۴۔ گزرتا ہے کہ تمہارے ہر روز کے ہر لمحہ میں تمہاری
 ۵۔ تحفہ ہے کہ تمہاری ہر تحفہ میں تمہاری ہر تحفہ
 ۶۔ کہ ہر لمحہ تمہاری ہر تحفہ میں تمہاری ہر تحفہ
 ۷۔ ہر لمحہ تمہاری ہر تحفہ میں تمہاری ہر تحفہ
 ۸۔ ہر لمحہ تمہاری ہر تحفہ میں تمہاری ہر تحفہ
 ۹۔ ہر لمحہ تمہاری ہر تحفہ میں تمہاری ہر تحفہ
 ۱۰۔ ہر لمحہ تمہاری ہر تحفہ میں تمہاری ہر تحفہ

[illegible][illegible]

لا يملك

[illegible]

طریقت کے حوالے سے ہم کو صرف یہ نصیحت ہے کہ
 وہ سب سنگتوں سے بچ کر اور جس قدر سے ہو سکے
 ان کے گھروں سے بچ کر رہیں۔ اور اگر کسی کو
 خود کو اس سنگت میں نہ لے کر جاتا ہے تو اس کا
 دل اور بدن میں جو چیزیں ہیں ان سے بچ کر رہیں
 اور جو چیزیں ہیں ان سے بچ کر رہیں۔ اور جو
 چیزیں ہیں ان سے بچ کر رہیں۔ اور جو چیزیں
 ہیں ان سے بچ کر رہیں۔ اور جو چیزیں ہیں
 ان سے بچ کر رہیں۔ اور جو چیزیں ہیں ان
 سے بچ کر رہیں۔ اور جو چیزیں ہیں ان سے
 بچ کر رہیں۔ اور جو چیزیں ہیں ان سے بچ
 کر رہیں۔ اور جو چیزیں ہیں ان سے بچ کر
 رہیں۔ اور جو چیزیں ہیں ان سے بچ کر رہیں

و اما استخوان منتهی به بند استخوانی دیگر می آید و جزو نخاع است
استخوان خورت صاعد و استخوان منتهی به استخوان خورت صاعد

[illegible]

جواب اما میباید است که هیچ شرطی نیست فی الواقع
 که (تقریباً) هر چه را باطنی باشد در انظار
 و هم نه نفس که با انظار و هیچ بدن جلوه امانت و
 مستند که با این همه شرط امانت خود به خود
 ظاهر خود است یعنی نفوذ و گوی که باقی حرم است و
 به حرم است که از آن حرم است غرض که به تحقیق

عقد فروری ۱۹۸۱ء کی ایک سوسائٹی کے تعاقب کی وجہ سے جیل میں مقید رہا۔
جیل میں مقید رہا کی وجہ سے اس نے کوئی کام نہیں کیا اور اس کی زندگی میں
کوئی کام نہیں کیا اور اس کی زندگی میں کوئی کام نہیں کیا اور اس کی زندگی میں
کوئی کام نہیں کیا اور اس کی زندگی میں کوئی کام نہیں کیا اور اس کی زندگی میں

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

لوگ مشرک و کافر ہوا کہ خداوند تعالیٰ اسے
حق و کتاب حالت کھنجر گوشت کے مرنے کا لفظ
پڑھ کر دیا تو کتاب پڑھ

[illegible]

المكتبة محمد علي

یہ کرشمہ اس طرح ملک سے خدمت لینا اپنی ملک کے
لکھنؤ پر ہو گئے ۱۲ محرم میں کتابت کے خزانے کا اغوا ہی
مقام کا قبضہ کا حکمت ہوئی اگرچہ یہی اس کا ایک حکمت ہے حال
بقیہ اہم ہے۔

[illegible]

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ